تاریخ جلسۂ قیصری

جو اعلیٰ حضرت ملکۂ معظمہ کے خطاب قیصر ہند اختیار کرنے کی تقریب سے
یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دہلی مین منعقد ہوا

مع

واقعات تاریخی اور احوال رؤساے ہند ماضی وحال

مصنفہٗ

جناب جے ٹال بائز ویلر صاحب مصنف تاریخ ہند وغیرہ

جسکو

لالہ پیارے لال صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقۂ انبالہ نے ترجمہ کیا

حسب الحکم

جناب معلیٰ القاب نواب وائسراے وگورنر جنرل ہند

لاہور کے سرکاری مطبع مین بابو چندر ناتھ متر
کیوریٹر کے اہتمام سے چھاپی گئی۔
۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء

اِس سلطنت کے گورنرون ۔منتظمون ۔راجاؤن ۔نوابون ۔رئیسون ۔امیرون اور رعایا کی اطلاع کے لیے مین بحیثیتِ وایسراے وگورنر جنرلِ ہند ایکٹ منسلکہ کو جسے برطانیۂ کلان وآئرلینڈ کی شاہی پارلیمنٹ نے بتاریخ ۲۷ ماہِ اپریل ۱۸۷۶ع نافذ کیا مع اشتہارِ شاہی مورخہ ۲۸ ۔ ماہِ اپریل ۱۸۷۶ع و ۳۹ سنہ جلوسِ حضرتِ ملکۂ معظّمہ دام اقبالہا مصدّرۂ دربارِ مقامِ وِنڈسر کے جن کو جناب دبیرِ کبیر وزیرِ ہند نے اپنے مراسلۂ نمبری ۷۰ مورخہ ۱۳ ۔جولائی ۱۸۷۶ع کے ہمراہ اِس گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے ۔مشتہر کرتا ہون *

معہذا مین اب اپنی مہر و دستخط سے ازروے اشتہارِ ہٰذا عام اعلان کرتا ہون کہ میرا ارادہ ہے کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو شہرِ دہلی مین ایک جلسۂ شاہی منعقد کرون اور اُس جلسہ مین ملکۂ معظّمہ کی کُل ہندوستانی رعایا پر حضورِ ممدوحہ کے وہ عاطفت آمیز خیالات ظاہر کرون جنکی وجہ سے حضورِ ممدوحہ نے اپنے شاہی خطاب والقاب پر ایک خطاب اور بڑھایا ہے ۔اور جسکے اضافہ کرنے کا خاص منشا یہ ہے کہ ملکۂ معظّمہ کو اپنی سلطنت کے اُن بڑے مضافات کی طرف جو توجّہ اور ہند کے والیان اور رعایا کی وفاداری اور محبّت پر جو اعتماد ہے اُسکا اظہار ہو *

میری تجویز ہے کہ اس جلسہ مین ملکۂ معظّمہ دام اقبالہا کے ممالکِ محروسۂ ہند کے ہر حصّہ سے

گورنرون اور لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون اور نیز اُن والیانِ ملک اور رئیسون اور امیرون کو بلاؤن جنکی ذات مین سلف کی قدامت اور حال کی خوش اقبالی دونو جاگزین ہین اور جو اس بڑی سلطنت کی رونق اور استحکام مین بڑے لائق و فائق طور سے مُمِدّ و مُعاون ہین *

مین باجلاسِ کونسل عنقریب ایسے حکم جاری کرونگا جو اس موقع کی تاریخی عظمت و شان کے شایان ہون اور نیز ملکۂ معظّمہ دام اقبالُہا کی کُل رعایاے ہند کے دل مین جو اُمنگ پیدا ہوگی کہ اپنی شاہنشاہِ عالیجاہ سے جو اُن کو دلی محبّت ہے اُسکو عام خوشیان منانے اور خیر خواہی کے خاص اظہارون اور تقریبون سے ظاہر کرین اُس کے بھی وہ حکم حسبِ حال ہون *

مورخہ ۱۸ - اگست ۱۸۷۶ء مقام شملہ

دستخطِ لارڈ لٹن

منسلکات

نمبر ۱ باب دس ۳۹ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا

ایکٹ متضمن اس امر کے کہ سلطنتِ متحدہ اور اُس کے مضافات کے شاہی تاج سے جو شاہی خطاب اور القاب متعلق ہیں اُن میں جناب ملکہ معظمہ کو اضافہ کرنیکا اختیار ہو - ۲۷ - اپریل سنہ ۱۸۷۶ء

(یہ قانون جناب دبیر کبیر فریر ہند کے مراسلۂ جبینۂ وضع قوانین نمبری ۲۸ مورخہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۷۶ء کے ہمراہ موصول ہوا)

چونکہ باب ۶۷ - ایکٹ متضمن اتحادِ برطانیۂ کلان و آئرلینڈ میں جو سنہ ۴۰ جلوسِ بادشاہِ مرحوم جارج سوم میں نافذ ہوا تھا - یہ قرار پایا تھا کہ سلطنتِ متحدہ اور اُسکے مضافات کے تاجِ شاہی کے جو بادشاہی خطاب والقاب ہیں وہ اِس اتحاد کے بعد وہ خطاب والقاب ہونگے جو بادشاہِ عالی جناب اپنے شاہی اشتہار مثبتۂ مہرِ کلانِ سلطنتِ متحدہ کے بموجب مقرر فرمائے ؛

اور چونکہ ایکٹِ مذکور اور اشتہارِ شاہی مثبتۂ مہرِ کلان مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۱ء کے بموجب ملکہ معظمہ کے خطاب اور القابِ موجودہ یہ ہیں - وکٹوریا بفضلِ خدا سلطنتِ متحدہ برطانیہ کلان و آئرلینڈ کی ملکہ حامی دین ؛

اور چونکہ حسبِ منشاے ایکٹ متضمنِ حسنِ انتظامِ ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ باب ۱۰۶ یہ حکم ہوا تھا کہ ہند کی عنانِ حکومت جو اُس وقت تک ملکہ معظمہ کی طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد تھی ملکہ معظمہ کے دستِ مبارک میں آجائے اور اُس وقت سے ہند کی حکومت ملکہ معظمہ کی ذاتِ خاص اور حضورِ ممدوحہ کے نام سے عمل میں آئے اور چونکہ یہ امر قرینِ مصلحت ہے کہ جو حکومت اس طرح منتقل ہوئی اُس کا اظہار ملکہ معظمہ کے خطاب والقاب میں ایک اور خطاب ولقب زیادہ کرنے کے ذریعہ سے کیا جائے ؛

اِس لئے حضور ملکہ معظمہ کی بارگاہِ اعلےٰ سے بہ صلاح و رضامندی عمایدِ دینی و دنیوی و وکلاے رعایا جو اس پارلیمنٹ موجودہ میں مجتمع ہیں اور اُن سب کے حکم سے حسبِ ذیل

حکم نافذ ہوتا ہے ÷

جائز ہے کہ جنابِ عطوفت مآب ملکۂ معظمہ حسبِ مذکورۂ بالا حکومتِ ہند کے انتقال کی تصدیق مین اُس خطاب والقاب پر جو سلطنتِ متحدہ اور اسکے مضافات کے بادشاہی تاج سے فی الحال متعلق ہے کوئی اور خطاب اور لقب جو حضور ملکۂ معظمہ کو مناسب معلوم ہو اپنے بادشاہی اشتہار مثبتۂ مہرِ کلانِ سلطنتِ متحدہ کے ذریعہ سے زیادہ فرمائین ÷

نمبر ۲

مُراسلۂ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۳ - جولائی ۱۸۷۶ء مقام انڈیا آفس لندن

ملکۂ معظمہ کے وزیرِ اموراتِ ہند کی طرف سے

بنامِ

گورنمنٹِ ہند

مین مُراسلۂ ہذا کے ہمراہ آپ کی گورنمنٹ کی اطلاع کے لیے ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کے اُس اشتہار کی نقل بھیجتا ہون جس سے اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے کہ حضورِ ملکۂ معظمہ دام اقبالہا نے لقبِ شاہنشاہِ ہند اختیار کیا -

(۲) ملکۂ معظمہ کا یہ امر حضورِ ممدوحہ کے اُن عنایت آمیز خیالات کا ایک باضابطہ اور پُر زور و شور اظہار ہے جو جنابِ ممدوحہ کو ہند کے والیان و رعایا کی طرف ہمیشہ رہے ہین اور حضورِ ممدوحہ کی نظرِ مبارک مین اُس اظہار کے لیے یہ موقع بہت مناسب تھا - مین یہ چاہتا ہون کہ بادشاہی خطاب والقاب پر جو نیا خطاب اور لقب اب زیادہ ہوا ہے اُس کو آپ ملکۂ معظمہ کی کُل سلطنتِ ہند مین ایسے طور پر مشتہر کرین جو جنابِ ممدوحہ کے کریمانہ منشا کے موافق ہو ÷

دستخطِ لارڈ سالسبری

ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے

اشتہار

ملکۂ وکٹوریا

چونکہ پارلیمنٹ کے اجلاسِ حال مین ایک ایکٹ متضمن اس امر کے کہ سلطنتِ متحدہ اور اُسکے مضافات کے شاہی تاج سے جو شاہی خطاب و القاب متعلق ہین اُن مین ملکۂ معظمہ کو اضافہ کرنے کا اختیار ہو۔ نافذ ہوا ہے اور ایکٹِ مذکور مین یہ درج ہے کہ جو قانون برطانیۂ کلان اور آئرلینڈ کے متحد ہونے کے باب مین صادر ہوا تھا اُس مین یہ حکم تھا کہ اس اتحاد کے بعد سلطنتِ متحدہ اور اُسکے مضافات کے بادشاہی تاج کے شاہی خطاب و القاب وہ متصور ہونگے جو بادشاہِ عالیجناب اپنے شاہی اشتہار مثبتۂ مہرِ کلان سلطنتِ متحدہ سے مقرر فرمائے اور نیز یہ بھی درج ہے کہ قانونِ مذکور اور اشتہارِ بادشاہی مثبتۂ مہرِ کلان مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء کی رو سے ہمارے خطاب و القاب فی الحال یہ ہین۔ وکٹوریا بفضلِ خدا سلطنتِ متحدۂ برطانیۂ کلان و آئرلینڈ کی ملکہ حامیٔ دین۔ اور یہ بھی درج ہے کہ ایکٹ متضمن حسنِ انتظامِ ہند کی رو سے یہ حکم صادر ہوا تھا کہ ہند کی حکومت جو اُسوقت تک ہماری طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد تھی ہماری ذات سے متعلق ہو جائے اور اُسوقت سے ہند کی حکومت ہماری ذاتِ خاص اور ہمارے نام سے عمل مین آئے اور یہ امر قرینِ مصلحت ہے کہ ہند کی حکومت جو اِس طرح منتقل ہوئی اُس کی تصدیق اس طرح کی جائے کہ ہمارے خطاب و القاب پر ایک اور خطاب و لقب زیادہ کر دیا جائے اور ایکٹِ مذکور مین ان کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ ہمکو جائز ہے کہ حسبِ مذکورۂ بالا ہند کی حکومت منتقل ہونیکی تصدیق کے لئے سلطنتِ متحدہ اور اُسکے مضافات کے شاہی تاج کے خطاب و القاب موجودہ پر اپنے بادشاہی اشتہار مثبتۂ مہرِ کلانِ سلطنتِ متحدہ کے ذریعہ سے کوئی اور لقب جو ہمکو مناسب معلوم ہو زیادہ کرین ہمنے اپنی پریوی کونسل کی صلاح و مشورہ سے یہ امر مقرر کرنا اور مشتہر کرنا مناسب سمجھا اور اس اشتہار کی رو سے

ہم بصلاح و مشورۂ مذکورۂ بالا یہ مقرر کرتے اور مشتہر کرتے ہین کہ آیندہ جس قدر بسہولت ممکن ہو ہر موقع اور ہر وثیقہ
پر جس مین ہمارے خطاب اور القاب لکھے جاتے ہین بہ استثناے ہر ایک ایسی سند و فرمان و شقہ و التمغا
و حکمنامہ و پروانۂ تقرر آور آور وثیقون کے جن کا اثر سلطنتِ متحدہ کے باہر نہو سلطنت متحدہ اور اُسکے مضافات کے
بادشاہی تاج کے خطاب و القابِ موجودہ پر یہ خطاب و لقب زیادہ کیا جائیگا - لاطینی زبان مین یہ الفاظ -
انڈیا امپریٹرکس اور انگریزی زبان مین امپریس آف انڈیا یعنی ہند کی شاہنشاہ - علاوہ اس کے ہماری یہ بھی
مرضی اور خوشی ہے کہ یہ خطاب اور لقب جو اب زیادہ کیا گیا ہے فرمانون - سندون - شقون - التمغاؤن -
حکمنامون اور پروانجاتِ تقرر اور ایسے ہی اور وثیقجات مین جو ابھی خاص طور سے مستثنے کیے گئے ہین درج کیا جائے -

اور نیز ہماری یہ بھی مرضی اور خوشی ہے کہ سونے - چاندی اور تانبے کے جس قدر سکّے سلطنتِ متحدہ
مین اب رائج اور جائز ہین اور نیز سونے - چاندی اور تانبے کے جس قدر سکّے ہمارے حکم سے مثل سکّہاے
حال آیندہ ضرب کیئے جائینگے - باوصف اس امر کے کہ حسبِ مذکورۂ بالا ہمارا خطاب و القاب زیادہ ہو گیا
ہے سلطنتِ متحدۂ مذکورہ کے رائج و جائز سکّے تصوّر و تسلیم کیے جائینگے - اور نیز یہ کہ سلطنتِ متحدۂ مذکورہ
کے مضافات مین سے جس کسی مضافات کے لیے جو سکّے ضرب کیئے جائین اور وہان جاری کیئے جائین اور
ہمارے اشتہار کی رو سے اُن مقامات کے رائج اور جائز سکّے قرار دیے جائین خواہ اُنپر ہمارا خطاب ہو
یا القاب ہون یا اُن کا کوئی حصّہ یا حصّے ہون اور نیز جس قدر سکّے اس اشتہار کے بموجب آیندہ
ضرب کیئے جائینگے اور جاری کیئے جائینگے اگرچہ ہمارا خطاب اور لقب حسبِ مذکورۂ بالا زیادہ کیا
گیا ہے تاہم وہ اپنے اپنے مقام کے رائج و جائز سکّے رہینگے تاوقتیکہ ہماری مرضی اُسکی بنسبت کچھ
اور ظاہر کیجائے ❊

مصدّرۂ دربارِ مقامِ ونڈسر مورّخۂ ۲۸ - اپریل سنہ ۳۹ جلوس ❊

خدا ملکہ کو محفوظ رکھے

دربارِ شاہنشاہی جو دہلی مین منعقد ہوا تھا اُس سے غرض یہ تھی کہ اعلیحضرت ملکۂ معظمہ نے جو خطاب
قیصرِ ہند اختیار کیا ہے اُسکا اعلان شان و شکوہ کے ساتھ ہو جائے - اگر جشن اور خوشی کے عالم مین لوگونکو
اِس تقریب کی عظمت و شان کا خیال نہ آیا ہو تو کچھ تعجب نہین مگر یہ تقریب ایسی نہین ہے کہ ہم
کی تاریخ مین ہمیشہ کو یادگار رہے - جن ملکی تغیرات کے سبب ہند مین انگریزی سلطنت قائم
ہوئی ہے وہ بالطبع اسی امر کے مقتضی تھے کہ یہ دربار منعقد ہو - مسلمانون کی سلطنت کے زوال
کے بعد عظیم الشان ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے شاہانِ برطانیہ کیطرف سے اس ملک مین ایک
نئی سلطنت قائم کی اور پھر اس امانت سے دست بردار ہوئی - اٹھارہ برس گزرے کہ جزائر برطانیہ
کی ملکہ نے اپنی مشرقی مقبوضات کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ مین لی اور جلسۂ قیصریہ دہلی سے اس بات
کی پختگی ہو گئی - جناب ملکۂ معظمہ یون تو پہلے بھی حقیقت مین شاہنشاہِ ہند تھین مگر اب

اُنہون نے **قیصرِہند** کا لقب بھی اختیار کرلیا +

اس قسم کا جلسہ ہند مین کوئی نئی بات نہین ہے - یہ رسم یہان قدیم سے چلی آتی ہے
جب کبھی کوئی نئی سلطنت قائم ہوئی ہے - یا کوئی نیا سلطانِ اعظم تختِ سلطنت پر متمکن
ہوا ہے - تو اس ملک کے سارے راجہ اور فرمانروا اسیطرح جمع ہوئے ہین - ایسے جلسون کا
حال ہندوؤن کی دو پرانی اور مشہور رزمیّہ نظمون یعنی رامائن[۱] اور مہابھارت مین مذکور اور
اُنکی کیفیت ساری ہند مین آجتک مشہور ہو - راجپوتون کے زمانہ مین ایسے جلسونکو راجسیو جگ
اور اَشو میدھ جگ کہتے تھے - اور مسلمانون کے عہد مین اُنکا نام دربار یا جشن تھا +

قلمرو ہند مین دہلی سے بڑھکر کوئی ایسی جگہ نہین ہے جہان ہند کی شاہنشاہی
کا جشن کرنا موزون ہو - یہ شہر ایسے مقام کے قریب واقع ہے کہ اُس سے قدیمتر ہند
بھر مین شاید ہی کوئی مقام ہو - ہند کی تاریخ مین کوئی زمانہ ایسا نہین گزرا جس کے ساتھ
اس شہر کو ایک خاص علاقہ نرہا ہو خواہ راجپوتونکا عہدِ سلطنت لو - خواہ مسلمانون کا - اور
خواہ مرہٹون کا - ہرایک کے ذکر کے ساتھ اسکا تذکرہ ضرور آئیگا - اس کے کوچون اور بازارون
کی بنیاد تاریخی زمانہ کی آب وگل سے پڑی ہے - اور اُنکی حکایتین صفحۂ تاریخ پر موجود ہین -
اُس کے گرد نہایت قدیم زمانہ کے آثار نظر آتے ہین - اور ایک ایسے دارالخلافہ کے کھنڈر
پائے جاتے ہین جسکو پرانے سے پرانے شہر کے ساتھ ہمعصری کا دعویٰ ہے - اُس کے نواح مین پتھر
اور مٹی کے ڈھیرون تلے شہرِ اندرپرست کی خاک دبی ہوئی ہے - راجہ اور امیر اور وہ
انبوہِ کثیر جسکا یہ مسکن تھا سب خاکستر ہوگئے مگر اُنکے افسانے آجتک مہابھارت مین باقی ہین -
دہلی اور اُس کے نواح کی سرزمین شہرِ اندرپرست کا یادگار رہے اور اندرپرست اور

۱؎ یہ امر ابھی فیصلہ طلب ہو کہ رامائن پہلے لکھی گئی یا مہابھارت - ہندو رامائن کو مہابھارت سے قدیمتر جانتے ہین ۱۲

دہلی کے افسانے ہند کی تاریخ سے قیامت تک وابستہ ہین +

دہلی کے جلسہ قیصری کی رویداد لکھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہند کی گزشتہ تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے - اور بعض اُن بڑے بڑے واقعات کا حال لکھا جائے جو اُن رئیسون کے خاندانون سے متعلق ہین جو اِس جلسہ مین شریک ہوئے تھے +

ط۱

تین شہرونکی نسبت دہلی ہونیکی روایت ہو +

اوّل - اندرپرستا جو حضرت مسیح سے تقریباً پندرہ سو برس پہلے دہلی دروازہ اور مقبرۂ ہمایون کے بابین تعمیر ہوا تھا +

دوم - وسطی زمانہ کی دہلی جو ۱۰۵۲ء کے قریب لوہے کی لاٹھ اور قطب صاحب کی منار کے قریب بسائی گئی +

سوم - یہ دہلی جو اب موجود ہو - اسکو شاہجہان بادشاہ نے سترھوین صدی کے اوائل مین آباد کیا اور اپنے نام پر اسکا نام جہان آباد رکھا +

ان تینون شہرون مین سے ہر ایک شہر کا ذکر اپنے اپنے موقع پر اس کتاب مین آئیگا - مگر ایک فرانسیسی سیاح جو سترھوین صدی کے اندر اس ملک مین آیا تھا اُس نے جو کیفیت ان شہرونکی لکھی ہو وہ سننے کے قابل ہو - وہ کہتا ہو کہ دہلی نام کے تین شہر برابر برابر ہین - پہلا شہر جو بالکل ویران ہوگیا اور اب اُسکے صرف کسیقدر کھنڈر باقی ہین بہت بڑا شہر تھا - راجہ پورس جو سکندر اعظم جیسے بادشاہ سے معرکہ آرا ہوا تھا یہانکے عالم اس شہر کو اُسکی راجدھانی بتاتے ہین - یہ شہر باقی دو شہرونکی نسبت جو پیچھے بنے ہین جمنا کے منبع سے قریب تھا - یہانکے لوگ کہتے ہین کہ اُسکے باون دروازے تھے اور اب بھی اُسکے کھنڈرون سے تھوڑے فاصلہ پر پتھر کا ایک پُل ہو وہان سے دوسری دہلی تک ایک سڑک بنائی گئی ہو جو ہمایون کے مقبرہ سے ہوکر جاتی ہے اور اُسکے دونو طرف خوشنما درخت لگے ہوئے ہین +

دوسری دہلی وہ ہو جسکو مغلون نے فتح کیا - اس شہر مین افغان بادشاہونکی بڑی بڑی عالیشان مقبرے اور عمارتین تھین جنکے باعث یہ شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا تھا لیکن اورنگ زیب کے باپ شاہجہان نے جہان آباد بسانیکے واسطے اُسکو مسمار کرا دیا - ہمایون کے مقبرہ کیطرف پتھر کی ایک لاٹھ ہو اور اُسپر ایسے حروف کندہ ہین جنکو کوئی پڑہ نہین سکتا اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ بہت قدیم ہے +

تیسرا شہر دوسرے شہر کے کھنڈرون سے ملا ہوا ہو - جب شاہجہان نے یہ چاہا کہ اپنے نام سے ایک نیا شہر آباد کرے تو اُس نے دوسری دہلی کو ڈھاکر اُسکے مصالح سے یہ نیا شہر بنایا اور جہان آباد اُسکا نام رکھا - یہ شہر جمنا کے کنارے ایک کھلے ہوئے میدان مین واقع ہو - اُسکے قلعہ کا دَور ڈیڑہ میل کا ہے - قلعہ کے گرد ایک عمدہ فصیل ہو جس مین دس دس گز کے بعد برج بنے ہوئے ہین - کھائی پانی سے بھری رہتی ہے - اُسکے کنارہ پر سنگین پشتہ ہو اور گرد خوشنما باغ ہین - یہ قلعہ بادشاہ کا محل ہو +

جتنے رئیس اس عظیم الشان دربار مین آئے تھے اُن مین سے ایک بھی ایسا نہوگا جسکے بزرگ تاریخ ہند کے کسی نہ کسی زمانہ مین اس تماشاگاہ مین جلوہ افروز نہ ہوئے ہون۔ ان مین سے بعض کو یہ دعوے ہی کہ ہم اُن سورماؤن کی اولاد مین جو راماین اور مہابھارت کے معرکون مین صف آرا ہوئے تھے اور قدیم زمانہ کے راجسو اور اسومیدہ جگون مین شریک تھے۔ بعض کے باپ دادا ممکن ہے کہ اُس زمانہ مین برسرِ اقبال و حکومت ہون جب سورا اور صیدا کے تاجر پرانی تراش کے جہاز لیکر مشرقی سمندرون مین تجارت کے لئے آتے جاتے تھے۔ یا جب سکندرِ اعظم اور اُسکے ہمراہی یونانی پنجاب پر چڑھکر آئے تھے۔ یا جب رومی تاجرون کے جہازون کی ہند کے بندرون مین آمدورفت تھی۔ بعض کے بزرگون نے راجپوتون یا مسلمانون یا مرہٹون کے عہدِ سلطنت مین نام پاکر جاہ و اقتدار حاصل کیا۔ پس ان رئیسونکو اُس زمانہ کی تاریخ سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہی جس مین اس ملک کے اندر سلطنتِ انگلشیہ کا آغاز اور عروج ہوا ہے۔ اور اس سبب سے ان رئیسون کے خاندانون کے افسانے انگریزون کی تاریخ سے مل جل گئے ہین۔ دنیا مین جہان جہان انگریزی زبان بولی جاتی ہے آیندہ وہانکے لوگونکو لازم ہے کہ ہند کی تاریخ کے بڑے بڑے واقعات کو اندرپرست کی بنا سے لیکر ۱۸۷۷ء کے جلسۂ قیصریہ تک شوق سے پڑہین اور اُن سے واقفیت حاصل کرین ؀

سلطنتِ انگلشیہ کے قائم ہونے سے پہلے ہند کی تاریخ مین تین بڑی سلطنتون کے عروج و زوال کا ذکر ہے۔ پہلے راجپوت۔ دوم مسلمان۔ سوم مرہٹے۔ ان مین سے ہر ایک کے اقتدار کا آفتاب باری باری سے سارے ہند پر چمکا ہے۔ اور جب زوال آیا ہے تو اُسی سلطنتِ عظمی کی ٹوٹ کر کئی چھوٹی چھوٹی ریاستین بنگئی ہین۔ اور ان ریاستون نے نئی سلطنت کی اطاعت قبول کی ہے۔ ہند کے اکثر رئیس ان مٹی ہوئی سلطنتون کے یادگار ہین ؀

پہلا باب

راجپوتون کا عہد - سنہ قبلِ مسیحی سے

راجپوت ہند کی سب سے پرانی قوم ہے - یہ لوگ اُن قدیم چھتریون کی اولاد مین سے ہین جنھون نے راماین و مہابھارت کے معرکون مین دادِ شجاعت دی تھی - انکے بزرگون نے ہند کو اُس زمانہ مین فتح کیا تھا جب تاریخ کا پتا بھی نہ تھا - یہ لوگ بڑے بڑے رئیس و سپہدار تھے اور راج کا دستور انھون نے اسطرح رکھا تھا کہ جب کوئی لڑائی پیش آتی تھی تو ہر ایک رئیس وا میر سپاہ و لشکر سے اپنے آقا کی مدد کرتا تھا اور اس خدمت کے عوض جو ریاست اسکو ملی ہوئی تھی اُسکی آمدنی سے اپنا اور اپنی فوج کا گذارہ کیا کرتا تھا قدیم زمانہ مین شمالی ہندوستان یعنی اندرپرست قنوج - اُجدھیا - اور پاٹلی پتر[۱] مین انکی راجدھانیان تھین پچھلے زمانہ مین جنوبی ہندوستان یعنی اُس علاقہ مین جا بسے جسکو اب راجپوتانہ یا راج استھان کہتے ہین ؞

راجپوتون کے دو بڑے خاندان ہین مگر انکی اصل حقیقت پر جھوٹے افسانون نے ایسا پردہ ڈالا ہے کہ صحیح حال معلوم نہین ہوسکتا - یہ خاندان سورج بنسی اور چندر بنسی کے نام سے مشہور ہین - سورج بنسیون نے ہندوستان کے وسط مین قنوج اور اجدھیا مین اپنی سلطنتین قائم کین - انکا ذکر رام چندر جی کی حکایات کے ساتھ آتا ہے - چندر بنسیون نے مغربی اور مشرقی ہندوستان مین اندرپرست اور پاٹلی پتر مین راج قائم کئے - ان کے کارنامے کرشن اور پانڈون کی افسانون کے ساتھ مذکور ہوتے ہین[۲] ؞

---

[۱] یہ قدیم دار السلطنتین اُن مقامات مین یا اُنکے قریب واقع تھین جہان اب دہلی قنوج - اجدھیا اور پٹنہ آباد ہین - اِنکے سوا پریاگ بھی جسکو الہ آباد کہتے ہین اور جو گنگا اور جمنا کے مقام اتصال پر واقع ہے ایک ریاست کا مشہور دار الخلافہ تھا ۱۲

[۲] پرانون مین رام اور کرشن کی پرستش مذہب مین داخل کی گئی ہے اور ہندو انکو وشنو کا اوتار سمجھتے ہین ۱۲

قدیم راجپوت اُس زمانہ کے سورما تھے جسکو ہندوؤن کی تاریخ مین زمانہ شجاعت سمجھنا چاہیئے - وہ
گھوڑون اور ہاتھیون پر سوار ہوتے تھے - رتھون مین بیٹھتے تھے - گوشت کھاتے اور شراب
پیتے تھے - جوئے مین بڑی بڑی بازیان لگاتے تھے حسین عورتون کے واسطے نبرد آزمائیان کرتے
تھے - اور جنگ کے سارے فنون سے ماہر تھے +

راجپوتون کے زمانہ کی قدیم تاریخ سنسکرت کی دو رزمیہ نظمون یعنی رامائن اور مہابھارت مین
درج ہے - ان مین سے ہر ایک نظم کا قصہ جدا جدا ہی - چونکہ یہ دونو قصے اُس زمانہ کے قومی تبرکات
ہین اسواسطے انکا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی +

رامائن کی حکایت سورج بنسی راجپوتون سے متعلق ہی جنکا دار الخلافہ اجودھیا تھا - یہ حکایت اسطرح پر ہے
کہ اجودھیا کے راجہ کے ہان پہلی بی بی سے ایک بیٹا رام چندر تھا اور دوسری بی بی سے جو پہلی سے
عمر مین چھوٹی تھی ایک بیٹا بھرت تھا - چھوٹی بی بی کو راجہ بہت چاہتا تھا - دل و جان سے اُسپر
عاشق تھا - اُس نے راجہ کو سمجھایا کہ رام چندر جی کو جلا وطن کر دے - اور بھرت کو وارث تخت بنائے
اسیواسطے رامائن کے افسانہ کو رام چندر کا بنوباس کہتے ہین +

رام کی شادی سیتا سے ہوئی تھی - یہ بڑی حسین عورت تھی اور رام کے ہاتھ اسطرح آئی تھی کہ رام
نے ایک بڑی دھنش یعنی کمان کے دو ٹکڑے کر ڈالے تھے اور اس کمان کو کوئی اَور نہ کھینچ سکتا تھا -
جب رام چندر کو بنوباس ہوا تو سیتا اُنکے ساتھ گئی - دونو میان بی بی دکھن کو سدھارے -
رستہ مین کئی رشیون اور منیون یعنی گوشہ نشین برہمنون کی منڈھیون پر انکا گذر ہوا اور اُنہون
نے انکی خاطر تواضع کی طرح طرح کے راچھس یعنی دیوون سے بھی انکا مقابلہ ہوا - راچھسونکا راجہ راون
سیتا پر عاشق ہوگیا - اور اُسکو اُڑا کر لنکا کے اندر اپنے محل مین لے گیا - اُس نے ہرچند سیتا کو اپنی رانی
بنانا چاہا مگر وہ پتی برتا راضی نہوئی اور ہمیشہ اپنے خاوند کی وفاداری مین ثابت قدم رہی - رام کو
سیتا کی جدائی سے نہایت قلق ہوا - اُنکو معلوم ہوگیا تھا کہ سیتا کو راون لے گیا ہے - آخر
دیوتا اُنکے مددگار بنے اور بندر اور ریچھون کے اوتار لیکر زمین پر آئے - اُنہون نے سیتا کے

قید خانہ کا پتا لگایا۔ اور ہند اور لنکا کے مابین جو سمندر ہی اسپر کوہ ہمالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ پھر اُنہون نے راون کو لنکا مین محصور کیا۔ انجام کار راون رامچندر جی کے ہاتھ سے مارا گیا اور سیتا پھر اپنے خاوند سے ملی۔ اِس لڑائی کے بعد رام اور سیتا اجدھیا کو آئے اور پھر رام اجدھیا مین راج کرتے رہی ❊

راماین کی کہانی مین شاعری کو بھی دخل دیا گیا ہے۔ جس عورت کو دشمن پکڑ کر لے گیا ہو اُسکو پھر اپنی گھر مین رکھنا ہندوؤنکے نزدیک بُرا ہی۔ اسواسطے شاعر نے سیتا کی عفّت و عصمت کی شہادت آگ سے دلوائی ہے یعنی لکھا ہی کہ چتا تیار کی گئی اور سیتا نے آگ کے دیوتا کا آواہن کیا یعنی اپنی پاکدامنی کی شہادت کیلئے اُسکو بلایا پھر آپ جلتی آگ مین ہو بیٹھی۔ اور دیوتا سی اپنی پاکدامنی کی شہادت چاہی۔ اگنی نے بیٹی کی طرح اُسکو اپنی آغوش مین لیا اور اپنی زانو پر بٹھائے ہوئی آگ کے شعلون مین سے نکل آیا۔ سیتا کو رام کے حوالہ کیا اور شہادت دی کہ سیتا ستونتی ہی ❊

رامچندر جی کے راج کی سارے جہان مین دھوم ہوگئی تھی۔ کہتے ہین کہ سارا ہندوستان اُنکے زیر نگین تھا اور اُنہون نے ہند کے سارے راجاؤنکو بلا کر جشن شاہنشاہی مین گھوڑے کی قربانی کی تھی۔ ہندوؤنکے ہان اس قسم کی قربانی کا ہونا اور ماتحت راجاؤنکا اُس مین بلایا جانا قدیم سے چلا آتا ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہوتا تھا کہ جو رئیس اُس مین شریک ہین وہ سب قربانی کرنیوالے کے تابع ہین۔ اس قربانی کو اُنکے ہان اشومیدھ جگ کہتے ہین ❊

مہابھارت مین چندربنسی راجاؤن کا تذکرہ ہے۔ دہلی سے تقریبا ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہستناپور نام ایک شہر آباد تھا۔ وہان ایک خاندان کے راجہ راج کرتے تھے۔ پھر اس خاندان کی دو شاخین ہوگئین۔ ایک شاخ کا نام پانڈو اور دوسری کا کورو تھا۔ ان دونو مین سخت عداوت پیدا ہوگئی۔ پانڈو نے ہستناپور سے نکلکر دہلی کے نواح مین جو جنگل پڑا تھا اُسکو صاف کیا اور دہلی دروازہ اور ہمایون کے مقبرہ کے بیچ مین ایک قلعہ تعمیر کرکے اندرپست اُسکا نام رکھا۔

جس جگہہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا اب اُس مقام کو اندرپت[1] کہتے ہین اور عوام مین پرانا قلعہ مشہور ہی ؛
انجامِ کار کوروون اور پانڈوون مین ایک معرکۂ عظیم ہوا - دہلی سے پچاس یا ساٹھ میل کے فاصل
پر میدانِ کُرُک چھتر مین یہ لڑائی آکر پڑی - مہابھارت مین لکھا ہی کہ ہند کے سارے راجہ اس لڑائی مین
شریک تھے - اٹھارہ دن تک ہنگامۂ کارزار گرم رہا - اِس لڑائی کا نقش یہانکے لوگونکے دلون پر
ایسا بیٹھا ہی کہ کبھی نہ مٹیگا - یہ لڑائی زمین کے لئے تھی اور اُس مین بہت کچھ وحشیانہ حرکتین وقوع
مین آئین - کوروون اور پانڈوون کی عداوتِ قلبی کی آگ نے قرابت اور رشتہ داری کے سارے خیالا
پر پانی پھیر دیا - ایک شب کہ نمونۂ روزِ قیامت تھی مبارز اسطرح میدان مین لڑے کہ ایک ایک ہاتھ
مین مشعل روشن اور ایک ایک مین تیغ عدو افگن تھی - آخر میدان پانڈوون کے ہاتھ رہا - اُسکے
سارے دشمن تہِ تیغ ہوئے اور پھر پانڈو بڑے مشہور اور معروف راجہ ہوگئے ؛

پچھلے زمانہ مین اس جنگِ عظیم کی حکایت مذہبی تمثیل کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُسکے بیان مین
شاعری کو یہانتک دخل دیا گیا ہے کہ جو لوگ لڑائی مین کام آئے تھے اُنکی روحونکا آپس مین ملن
بیان کیا گیا ہی - ہم بھی اس تصویر کا خاکہ اس نظر سے ناظرین کے سامنے کھینچتے ہین کہ اُنکو معلوم
ہو جائے کہ ہندوؤنکی قوتِ متخیلہ کہانتک کام کرتی ہی - لکھا ہی کہ جن عورتون کے خاوند لڑائی مین
مارے گئے تھے وہ بیچاریان گنگا کے کنارہ پر بیٹھی ہوئی بلاپ کر رہی تھین - بیاس رشی اُنکے پاس
آئے اور شام کے وقت ہر ایک مقتول مبارز کا نام لیکر پکارا - ہر ایک جس کرّ و فر کے ساتھ کُرک چھتر
کے میدان مین آیا تھا اُسی شان و شکوہ کے ساتھ اُسکی روح گنگا مین سے نکل آئی - گھوڑون
ہاتھیون اور رتھونکی آواز سے آسمان گونج اُٹھا - سبکی باہمی عداوت جاتی رہی اور گنگا کے کنار
پر وہ سب رشتہ دارونکی طرح ملے جلے پھرتے رہے - بیوائین اپنے خاوندون سے ملین - ساری
رات خوب ہنسی خوشی سے کٹی - صبح کا ہونا تھا کہ سب روحین غائب ہوگئین اور بیواؤن نے

---

[1] جنرل کننگہم صاحب اندرپت کی بنا اور مہابھارت کی جنگ کی تاریخ پندرھوین صدی قبلِ مسیح قرار دیتے ہین ؛

گنگا مین ڈوبکر اپنے خاوندون سے عالم ارواح مین مواصلت حاصل کی +

مہابھارت مین لکھا ہی کہ پانڈؤن نے ساری ہند کو فتح کیا اور رامچندر جی کی طرح اُنھون نے بھی سب پر اپنا تسلط ثابت کرنیکے لئے اشومیدہ جگ رچایا اور اُس مین ہند کے سارے راجہ شریک ہوئے +

ان افسانون کو تاریخی حکایات نہین کہہ سکتے - یہ اُس زمانہ کی روایتین ہین جس مین صفحۂ تاریخ بالکل صاف تھا - ہند کی تاریخ مین جو واقعات بودہ مذہب کے آغاز سے پہلے کے ہین اُنکی زمانہ کا کچھ پتا نہین ملتا +

پانچوین صدی قبل مسیح کے قریب گوتم بدھ نے ہند مین ایک نئے مذہب کی تلقین شروع کی - یہ شخص مذہب برہمنی کا مخالف تھا - اسکی سکشا یعنی نصیحت یہ تھی کہ دھرم یعنی نیکی اور دیا یعنی رحم یہ دونو چیزین قربانی یعنی جگ سے بہتر ہین - بدھ اگرچہ درویش تہا مگر اُس نے ایک دنیا کو ہلا ڈالا - اُسکے تذکرہ سے ہند کی تاریخ کا صرف اتنا ہی حال کھلتا ہے کہ اُسکے زمانہ مین اس ملک مین بہت سی ریاستین تھین اور اُنکے راجہ مہابھارت اور راماین کے مبارزون کی طرح آپس مین لڑتے جھگڑتے تھے +

چوتھی صدی قبل مسیح مین سکندر اعظم ہند پر حملہ آور ہوا - وہ پنجاب مین دریای بیاس تک برابر چلا آیا مگر ستلج تک نہ پہنچ سکا - ہندو تو اُسکو نہ روک سکے مگر برسات کی ہوا اور بارشش نے اُسکی فوج کا مُنہہ پھیر دیا - دہلی کی زیارت اُسکو نصیب نہوئی اور نہ اُس نے اُس سلطنت کا کچھ حال سنا جسکی راجدھانی دہلی کے قریب تھی - بہار کی ایک وسیع سلطنت کا حال البتہ اُسکے کانون تک پہنچا تھا اور اُسنے چاہا تھا کہ ہندوستان[1] مین آگے بڑھکر یونانیون کی ایک سلطنت قائم کرے - مگر اہل مقدونیہ نے جو اُسکے ساتھ تھے آگے بڑھنے سے انکار کیا کیونکہ وہ سفر کرتے کرتے تھک گئے تھے - اور وطن سے جدا ہوئے اُنکو ایک عرصہ

---

[1] قلمرو ہند پنجاب کے سوا اکثر تین حصون مین تقسیم کیجاتی ہی - ایک کو ہندوستان کہتے ہین - دوسرے کو دکن اور تیسرے کو جزیرہ نما - ہندوستان مین دریا نربدا کے شمال کا سارا ملک شامل ہی - دکن مین وہ قطعہ داخل ہی جو دریاے نربدا اور کرشنا کے بابین واقع ہی - لفظ جزیرہ نما کے معنی معین نہین ہین - پہلے تو اسکی حدود مقرر تہین مگر اب بعض اوقات کل ہند کو بھی جزیرہ نما کہدیتے ہین - لیکن درحقیقت اُس سے صرف وہی علاقہ مراد ہی جو دریاے کرشنا کے جنوب مین واقع ہی +

گزر گیا تھا - سکندر نے ہند سے واپس جانیکے تھوڑے ہی عرصہ بعد دنیا سے رحلت کی ☆

اُسکی وفات کی چندسال بعد مگس تھینیز نام یونانیونکا ایک ایلچی شہر پاٹلی پتر مین جسکو اب پٹنہ کہتی ہین آیا اور کئی برس تک وہان رہا - وہ اس شہر کی کیفیت اس طرح تحریر کرتا ہے - شہر بہت وسیع ہی - گنگا کی کنارہ کنارہ دس میل تک چلا گیا ہے - اور دو میل چوڑا ہے - اُسکے گرد کاٹھہ کی فصیل ہی[١] جسمین تیر چھوڑنیکے لئی رندے بنے ہوئی ہین اور شہر کے گرد ایک کھائی بھی ہی - شہر مین مختلف ذاتون کے لوگ آباد ہین - ہر ایک پیشہ ایک ہی ذات مین موروثی چلا آتا ہی - شہر مین جو بات نظر آتی ہی ہندو ہی کی نظر آتی ہی - لوگ ہاتھی گھوڑون پر سوار ہوکر اور رتھون مین بیٹھکر نکلتے ہین - اور بہت سا جلوس اُنکے ساتھ ہوتا ہی سپاہی تیر کمان ڈھال تلوار اور برچھیان لیکر نکلتے ہین - برہمن تلک دھاری جوگی سنیاسی ہر قسم کے فقیر یہان موجود ہین - بازارون مین بہت سی کاریگر دکانون مین بیٹھے کام کر رہے ہین - دکانون مین ہر قسم کا قدرتی و مصنوعی اسباب چنا ہوا ہی - بعض بعض تہوارونکی دن ہاتھی اور رتھ نکلتی ہین - لوگ عمدہ عمدہ پوشاکین پہنے سونے چاندی کے گہنے اور برتن لئی اُنکے ساتھ ہوتے ہین - بعض لوگ سواریون کے ساتھ عجیب عجیب قسم کے جانور بھی لیکر نکلتے ہین مثلاً گوہ ہندار بیل - پلنگ - شیر اور مختلف قسم کے پرند ☆

مگس تھینیز کی یہان سے جانیکے کچھہ عرصہ بعد راجہ اشوک پاٹلی پتر کا فرمانروا ہوا - اُسکی سلطنت بہت وسیع تھی سارا ہندوستان اور پنجاب اور افغانستان اُسکے زیر نگین تھا - یہ راجہ ابتدا مین برہمنون کے دیوتاؤن کی پرستش کرتا تھا اور ہر روز اُسکے ہان ہزارہا چرند و پرند کی قربانی ہوتی تھی - بعد ازان اُس نے اپنا مذہب بدل ڈالا اور گوتم بدھ کا پیرو ہوگیا - اس نئی مذہب

---

[١] حال مین شہر پٹنہ کی اندر جو زمین کھودی گئی تو نہایت پرانے زمانہ کی اینٹ کی فصیل کے آثار پائی گئے - یہ فصیل بلند نہین ہی ایک مضبوط کٹ گھر کا ایستہ معلوم ہوتی ہی ☆

کی اشاعت مین جو دیا دھرم کہلاتا تھا اُس نے بہت کوشش کی +

اشوک نے اپنے فرمانون کے سبب بڑی شہرت پائی ہے - اُسکے فرمان پہاڑ و نکے پتھرون اور مینارون پہ جابجا کھدے ہوئے ہین - ان مین دیا دھرم کا ثواب بتایا گیا ہے اور لوگونکو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ ماباپ کی سعادتمندانہ خدمت کرو - رشتہ دارون اور دوستون کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور سلوک کرو - برہمنون اور بُدھ مذہب کے درویشون کا ادب کرو اور اُن کو دان دو - آقاؤن کی تعظیم اور اُنکے حکم کی بجا آوری ملحوظ رکھو - کفایت شعاری اور پرہیزگاری اختیار کرو - کسیکی غیبت نکرو - اور بُرا بھلا نہ کہو - نوکرون اور متوسلون پہ مہربانی رکھو - اور جتنی خدا کی مخلوق ہے سب پہ دَیا کرتے رہو +

اشوک نے جانورون کے ذبح کرنیکی ممانعت کردی تھی اور عموماً حکم دیدیا تھا کہ نہ کھانے کیواسطے کوئی جانور ذبح کیا جائے اور نہ برہمن جگ مین چڑھانیکے واسطے بلدان کرے - اُس نے اپنی قلمرو مین جابجا شفاخانے مقرر کئے جنمین انسان اور حیوان دونو کا معالجہ اور خبرگیری ہوتی تھی - اُس نے اپنی رعایا کی تعلیم اخلاق کیواسطے خاص لوگ مامور کئے تھے - اشوک دنیا سے گزر گیا مگر اُسکا نام اور اُسکی ہدایتین آجتک باقی ہین - دیکھو ہندوؤن مین جو لوگ اشراف ہین وہ خدا کی مخلوق پر اتنا ترس کھاتے ہین کہ کسی اَور قوم کے آدمی نہین کھاتے - اور یہ لوگ اپنے رشتہ دارون ہمسایون اور دوستون کے ساتھ بھی بہت مروت سے پیش آتے ہین +

جس زمانہ مین اشوک ہند کا راجہ تھا اُس زمانہ مین وسط ایشیا مین غیر ملک کے لوگ فرمانروا تھے فرنگی مؤرخون نے اُنکو یونانی باختری لکھا ہے - وجہ اس کی یہ ہے کہ جب سکندر نے ہند سے مراجعت کی تھی تو باختر یعنی بلخ مین چلتے وقت اپنی فوج کا ایک دستہ چھوڑ گیا تھا - سکندر کی وفات کے بعد اُسکی وسیع سلطنت اُسکے جرنیلون مین بٹ گئی - اور بلخ شام کے حاکم سیلوکس کے حصہ مین آیا - وہان اُسکی اولاد مدت تک حکومت کرتی رہی - اور اُن لوگون نے وہین کی عورتون سے نکاح کرکے یونان سے رفتہ رفتہ اپنا تعلق قطع کر دیا - مسیح سے پہلے جو زمانہ گزرا ہے اُس مین یہ لوگ حکمران تھے -

مصنوعی اور مذہبی چیزون پر اپنا نقش یادگار چھوڑ گئے ہین - اور وہ نقش آجتک باقی ہے
بودہ مذہب کی مندرون کے جو کھنڈر موجود ہین اُن مین یونانیون کے ہاتھ کے ترشے
بُت پائے جاتے ہین - اور اُنکے وقت کی جو سکے دستیاب ہوئے ہین اُنپر یونانی دیوتا
کی مورتین اور یونانی زبان کے حروف منقوش ہین ٭

باختر مین یونانیون کے بعد ایک اَور قوم کے بادشاہ ہوئے جنکا نام ہندی سکوتھین کہ
ہے مگر اصل مین یہ لوگ ہندی نہ تھے - انہون نے پہلی صدی مسیحی مین عروج پایا تھا اور دریا
جیحون سے لیکر دریای سون تک سلطنت قائم کی تھی - انکی صورتین اور خط و خال انکے سکون
عیان ہوتے ہین - انکے چہرون سے ٹپکتا ہے کہ یہ لوگ بڑے عقیل اور صاحب ہمت تھے - تار
مین انکا ذکر اب کرکے ہونے لگا ہے - پورا پورا حال ابھی تک معلوم نہین ہوا مگر تحقیق
شروع ہوگئی ہے ٭

ساتوین صدی مسیحی مین چین سے ایک زائر ہیون ٹھسانگ نام ہند مین وارد ہوا - اُس نے اس
ملک کی پوری پوری کیفیت لکھی ہے اور اُسکا سفرنامہ اب تک موجود ہے - اُس زمانہ مین ہند بہت
سی چھوٹی چھوٹی ریاستون پر منقسم تھا اور اُنمین سے بہت سی ریاستونکو ایک راجہ شیل آدت نا
زیر کرکے اپنا باج گزار بنا لیا تھا - اس راجہ کو ہم اُس زمانہ کا مہاراج ادھراج یدھسٹر کہہ سکتے
ہین ٭

شیل آدت نے ایک جگ یعنی جشن شاہنشاہی رچایا تھا - اس مین ہیون ٹھسانگ موجود
تھا - یہ جشن نہایت عجیب جشن تھا - اسکی نظیر دنیا کی تاریخ مین شاید ہی کوئی پائی جا
بودہ مذہب نے دیا دھرم کا ثواب لوگونکے دلونپر ایسا منقوش کر دیا تھا کہ وہ خیرات کو

لہ پانچوین صدی مسیحی کے قریب چین کا ایک اور زائر فاہیان نام ہندوستان مین آیا اور اُس نے اس ملک مین سفر کیا مگر اُس نے جو حال ہند کا
لکھا ہے وہ اسقدر مکمل نہین جیسا ہیون ٹھسانگ کا بیان ہے ٭

ساری گناہونکا کفّارہ جاننے لگی تھی - اس جگ کے رچانے سے شیل آدت کی صرف یہ غرض تھی کہ اُسکی سلطنت کے سارے راجہ اُسکو اپنا مال وخزانہ غریبون کے تئین دیتے ہوے دیکھین - اس خیرات مین مذہب یا قوم کی تمیز نہ تھی شیل آدت نے اپنا سارا خزانہ برہمنون بودھون اور ہر درجہ کے منگتون کو بُن کردیا - پانچ لاکھہ آدمی کے قریب اس موقع پر جمع تھے - پچھتّر دن تک شیل آدت کی طرف سے اُن کی دعوت ہوتی رہی - اخیر دن راجہ نے یہ کیا کہ جو پوشاک اور زیور ایام جشن مین اُس نے زیب تن کیے تھے وہ سب اُتار کر غریبون کو دیدیے ✤

ہیون ٹھسانگ مدت تک مقام نلندا مین ایک بڑی وسیع دھرم سالا کے اندر رہا - اس دھرم سالا کے آثار آجتک موجود ہین - اُس زمانہ مین یہ دھرم سالا بُدھ مذہب والونکی یونیورسٹی (بیت العلوم) تھی - اس مذہب کے دس ہزار سادھو اور اُن کے نئے چیلے اُس مین رہتے تھے - جابجا درخت اور پھول لگے ہوئے تھے - فوّارے جاری تھے - بیچمین برج اور گنبد اور بالاخانے بنے ہوئے تھے - چومنزلے مکانون کی چھہ بڑی بڑی قطارین تھین - اور سو کمرے درس و تدریس کے لئے معیّن تھے - پڑھنا پڑھانا اوڑھنا بچھونا سب چیزین یہانکے رہنے والون کے لئے مفت تھین - کل مذہبی کتابون کی تعلیم ہوتی تھی - اور سادھ سب قسم کے علوم او رخاصکر طب اور حساب سیکھتے تھے ✤

ساتوین صدی مین ہند کا بھی ویسا ہی حال ہوگا جیسا کہ انگلستان کا اُس زمانہ مین تھا جسکو زمانہ تاریکی کہتے ہین یعنی راجہ اور ٹھاکرون مین ہمیشہ جنگ رہتی تھی - پاٹھ شالائین اور دھرم سالائین ہر جگہ بڑھتی جاتی تھین - شہرونکے باہر آبادی سے دور یونیورسٹیان بنی ہوئی تھین - انھی مین علم کا چرچا رہتا تھا - پہلے دونون مذہب کے لوگ یعنی برہمنون اور بودھون مین مذہبی مباحثے اور تکرارین رہتی تھین - برہمن ہندؤنکے سارے دیوتاؤنکی پرستش کرتے تھے - اور بودھ اُس دھرم کے سوا جسکو گوتم بُدھ اور اُسکے مریدون مین آکر اوتار لیا تھا کسی دیوتا کو نہین مانتے تھے ✤

ہیون ٹھسانگ نے اندرپرست کی زیارت نہین کی - یہ شہر اُس زمانہ سے پہلے ہی تاراج
ہوگا - لیکن لوہے کی پُرانی لاٹھ جو قطب کی مُنار کے پاس ابتک موجود ہے اُسوقت بھی ضرور قائم
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ لاٹھ چوتھی[1] صدی مسیحی مین بنی تھی - اور اگر یہ قیاس صحیح ہے تو اس
اس کی عمر پندرہ سو برس کی ہے - راجپوتون کی سلطنت اسکے سامنے مٹی - مسلمانون
بادشاہی کا خاتمہ اسکے روبرو ہوا - مرہٹونکی حکومت اسکے سامنے خاک مین ملی - مگر یہ ابتک
ویسی کی ویسی کھڑی ہے - اُسپر جو عبارت کندہ ہی اُسکے سوا اَور کوئی شے ایسی نہین جس سے
حقیقت دریافت ہو - اُسکو راجہ دھاوا کے جَش کی بھجا یعنی اُسکی شہرت کا بازو کہتے ہین -
حروف اُسپر کندہ ہین اُن کو اُن زخمون سے تعبیر کرتے ہین جو راجہ کی تیغ نے اُسکے دشمنو
پر لگائے تھے - اب اُس کے نام اور جَش کی حقیقت صرف یہ حرف ہی باقی ہین - اس راجہ
وَہلک نام ایک قوم کو جو دریاے سندھ کے کنارے پر رہتی تھی مغلوب کیا تھا - اُس کا
مدت تک اچل رہا - اور کوئی اُسکے مقابلہ مین نہ آیا - یہ راجہ وشنو تھا - یعنی وشن دیو
پرستش کرتا تھا[2] *

اگرچہ لوہے کی لاٹھ سے ہند کے قدیم حالات کچھ معلوم نہین ہوتے مگر پھر بھی وہ اُس
کا ایک عجیب یادگار ہے - یہ لاٹھ ڈھلے ہوئے لوہے کی ہی اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ج
زمانہ مین وہ بنی ہے اُس زمانہ کے لوگ لوہے کا ڈھالنا جانتے تھے - وہ ۲۲ فٹ زمین
اونچی ہے اور چند فٹ زمین کے نیچے ہے - روایت ہی کہ یہ زمین کے اِس سرے سے اُس سرے
گڑی ہوئی تھی اور سانپون کے راجہ شیشناگ تک جسکے پھن پر زمین ٹھیری ہوئی ہی پہنچ گئی تھی

---

[1] جنرنیل کننگ ہم صاحب بہادر اس لاٹھ کو چوتھی صدی مسیحی کی بنی ہوئی بتاتے ہین *

[2] دہلی اور لوہے کی لاٹھ کی حقیقت جو یہان لکھی گئی ہے وہ جنرنیل کننگ ہم کی تحریر کے موافق لکھی گئی ہی - قوم وَہلک
کا حال اسکے سوا کہ اُسکا نام لوہے کی لاٹھ پر کندہ ہی اَور کچھ معلوم نہین *

ایک بد اعتقاد راجہ نے اُسکو کُھدوایا تو اُسکی جڑ کو سانپ کے لہو سے تر پایا - راجہ نے پھر اُسکو وہین گڑوا دیا مگر اب وہ ذرا ڈھیلی رہی - اسواسطے شہر جو اُسکے گرد بسایا گیا تھا اُسکا نام ڈھلّی پڑگیا اور پھر یہ لفظ رفتہ رفتہ دِلّی بن گیا - اب یہ لاٹھ پہاڑ کی طرح مضبوط جمی ہوئی ہے - جب نادر شاہ نے سنہ ۱۷۳۹ء مین ہند پر حملہ کیا تو اس لاٹھ کو ہلانا چاہا چنانچہ اُسپر ایک توپ کا گولا مارا مگر وہ ذرا نہ ہلی - گولے سے جو گڑھا اُس مین پڑگیا ہے وہ آجتک موجود ہے - حال مین جو کھود کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس لاٹھ کو نہایت منبوطی سے ایک بہت بڑے پتھر مین لگایا ہے اور وہی اسکو ہلنے نہین دیتا ❊

دوسری دلّی کو سنہ ۱۰۵۰ء کے قریب راجہ انندپال نے لوہے کی لاٹھ اور قطب کی منار کے گرد آباد کیا تھا - یہ راجہ تُمر راجپوتون مین سے پہلا راجہ ہوا ہے - اس شہر کی تاریخ اس سے پہلے کہ مسلمان ٹڈّی دَل کی طرح پنجاب مین آنے لگے اور شہر کے دروازون پر آگرے کچھ معلوم نہین ❊

دوسرا باب

مسلمانون کا عہد

سنہ ۱۰۰۰ع سے سنہ ۱۷۵۰ع تک

مسلمانون نے پنجاب اور ہند مین جو فتوحات حاصل کین اُنکے تذکرہ مین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے کچھ نصیحت پیدا ہو - اس قوم کا پہلا مشہور ظفرمند و منصور محمود غزنوی ہوا ہے جسکا زمانہ گیارہوین صدی کا اوائل ہے - اُس نے مندرون کو لوٹا - بتونکو توڑا - اور بہت سے ہندوؤنکو غلام بنا کر اپنے ساتھ لے گیا - انگلستان کے ایک شاعر ٹامس مور نام نے اپنی ایک کتاب مین اُسکا حال نظم کیا ہے - اور یہ اُسکا ترجمہ ہے

نظم

اے ملکِ زرنگار قدم ہے وہ کونسا — حملے سے جسکے ہے ترے ارکان مین لرزا

ایوان ترے وہ اور ستوندار سایبان — معبد وہ جو پہاڑونکی غارون مین ہین نہان

مندر اور اُنکی مورتین راجہ اور اُنکے تخت — حملے سے اُسکے آگے پڑا اسپ پہ وقتِ سخت

پتلا غضب کا کونسا ہے وہ ستم شعار — غزنی کا بادشہ ہے وہ اے ملکِ زرنگار

آتا ہے لوٹتا ہوا اِس رزمگاہ مین — بکھرے پڑے ہین تاج بہت اُسکی راہ مین

کتنے جو اُسکے ساتھ شکاری ہین بیشمار — اُنکے گلون مین ہین وہ جواہرنگار ہار

بیرحم لیگیا ہے جنھین لوٹ مار کر — مقتول رانیون کے گلے سے اُتار کر

کرتا ہے قتل رانیونکو وہ گھرونکے بیچ — اور بیگنہ پوجاریون کو مندرونکے بیچ

معبد جو زرنگار تھے اُن سب کو کرکے خاک — چارون طرف سے بند کیا اُس نے آب پاک

محمود نے ہند پر صرف حملہ ہی کیا یہان اپنا کوئی دار الخلافہ نہین بنایا مگر اُسکے بعد جو اَور
کئی مسلمان بادشاہ اس ملک پر حملہ آور ہوئے اُنہون نے دہلی کو اپنا تختگاہ مقرر کیا۔
ان لوگون نے یہان کی رعایا کو زبردستی مسلمان کرنے مین سعی کی۔ اور ہندوستان اور
دکن پر اپنا تسلُّط بٹھایا۔ چند پُشت بعد اُنکی سلطنت کے کئی حصّے ہوگئے۔ اور ہر ایک حصہ کا
ایک علحدہ بادشاہ بنا۔ ان مین سے ایک یا دو سلطان ایسے ہوئے ہین کہ دہلی وسطی اور
اُسکے اردگرد کی عمارتین اُنکے نامون کے ساتھ منسوب ہین چنانچہ قطب الدین کے نام سے
قطب کی لاٹھ مشہور ہے۔ یہ سلطان اصل مین غلام تھا۔ جس طرح حضرت یوسف نے فرعون
کے دربار مین اقتدار پایا تھا اُسیطرح سلاطین اسلام کے دربار مین اُسنے بھی منصب عالی
حاصل کیا اور انجام کار دہلی وسطی مین تخت نشین ہوا۔ اسکے بعد دہلی مین اَور بھی کئی غلام بادشاہ
ہوئے مگر یہ اُن سب مین اول تھا۔ اس نے اپنی فتوحات کی شہرت کے واسطے قطب کی لاٹھ بنانی
شروع کی اور اسکے جانشینون نے اس کام کو پورا کیا۔ یہ منار دنیا کے سب منارون سے بلند تر[1]
ہے ٭

چودھوین صدی مین دہلی وسطی پر ایک عجیب حادثہ آکر پڑا۔ ادھر تو مسلمانون کی سلطنت
کا عین عالمِ عروج تھا اور اُدھر اُنکے برخلاف ہندوؤنکے ہان کھچڑی پک رہی تھی۔ یکایک
یہ کھچڑی پک پکا کر تیار ہوگئی یعنی دہلی مین ہندوؤنکی ایک بغاوت سی برپا ہوئی اور پانچ
مہینے تک ایک ہندو جو مسلمان ہوگیا تھا دہلی پر قابض رہا۔ انجام کار پنجاب کے مسلمان صوبہ دار
نے دہلی پر اپنا تسلط کر لیا۔ اور وہان تخت نشین ہوکر خاندان تغلق کا بانی ہوا[2] ٭

---

[1] شمس الدین اور علاء الدین بھی اپنے زمانہ مین مشہور تھے۔ اُنکے نام گو اب فراموش ہوگئے ہین مگر دہلی کے آس پاس
اب بھی کئی عمدہ عمارتین ایسی موجود ہین جو اُنکی یادگار ہین ٭

[2] چودھوین صدی کی اس بغاوت اور اُنیسوین صدی کے غدر مین ایک عجیب مشابہت پائی جاتی ہے ٭

اس خاندان کے بادشاہون نے دہلی مین رہنا پسند نہین کیا بلکہ اُنہون نے قطب کی
لاٹھ سے پانچ میل پر اپنا ایک نیا دار الخلافہ تغلق آباد نام آباد کیا - اس قلعہ کے کھنڈر آجتک زبان
حال سے اُس زمانہ کے مفسدون کی خبر دیتے ہین یعنی یہ شہر فساد و بغاوت کے دفع کرنیکے لیئے
بنایا گیا تھا اسلیئے اُسکے چارون طرف سپاہیون کی آمد و رفت کے واسطے چور رستے بنے ہوئے ہین
اُسکی عمارتونکے ڈھیر - بازار - گرٹگج - اور چور رستے تو ابتک موجود ہین مگر وہ لوگ موجود نہین -
اب یہ قلعہ اوجڑ پڑا ہے ؁

تحقیق معلوم نہین ہوا کہ مسلمانون کے عہد مین ہندوؤنکی کیا حالت رہی مگر مسلمانون
کی تاریخ ایسی نہین ہے کہ اُسپر اُنکا فخر کرنا بیجا ہو - اُنکے عہدِ سلطنت کے عالیشان یادگار
ہند کے ہر حصہ مین پائے جاتے ہین - اُن کے علوم کی کتابین یوروپ کی یونیورسٹیون
مین لوگ پڑھتے ہین اور اُنکی قدر کرتے ہین - اُنکی حکومت شخصی تھی مگر پابندی شریعت کی قید
لگی ہوئی تھی - قاضی - عامل - اور خود سلطان - سب کو یہ دعوی تھا کہ ہم قرآن کے موافق
عدل و انصاف کرتے ہین ؁

ہندوستانِ خاص اور دکن پر تو مسلمانونکا تسلط ہوگیا مگر وہ جزیرہ نما کو فتح نکرسکے -
وہانکے ہندو بڑے مضبوط تھے - اُنہون نے وجے نگر مین جو کسی زمانہ مین بڑا مشہور شہر تھا
اپنی ایک سلطنت قائم کرلی تھی جس مین دریاے کرشنا کے جنوب کا کُل علاقہ شامل تھا - کئی
سو برس تک وجے نگر کے راجہ مسلمانونکا مقابلہ کرتے رہے - بعض اوقات تو ایسی صورتین پیش
آئین کہ مسلمانون نے اُنکے ملک پر حملہ کرکے وہانکے لوگونکو قتل کیا یا غلام بنا کر لیگئے - اور
بعض اوقات راجاؤن کو مجبور ہوکر خراج دینا پڑا - مگر جس طرح ہندوستان اور دکن مین مسلمانون
نے اپنی سلطنت قائم کی تھی اُسطرح جزیرہ نما مین قائم نکرسکے ؁

سولھوین صدی عیسوی مین دکن کی سلطنتِ اسلامیہ چار پانچ چھوٹی چھوٹی ریاستون مین
منقسم ہوگئی - جب مسلمانون کی سلطنت مین اسطرح ضعف آیا تو ہندوؤن نے غلبہ پایا -

انھین سے ایک راجہ رام راے کا نام آجتک صفحۂ تاریخ پر موجود ہے - وجے نگر کے راجاؤن
مین یہ اخیر فرمانروا تھا - اور بڑا مغرور اور تعلّی پسند راجہ تھا - اُس نے دکن پر چڑھائی
کی اور اُسکے سوارون نے مسلمانونکے علاقہ مین بڑی خرابیان برپا کین یعنی مسجدون مین
اپنے گھوڑے باندھے اور اُنکی عبادتخانون مین اپنے دیوتاؤنکو بھینٹین چڑھائین - یہ راجہ
بادشاہانِ دکن کو اپنا باجگذار سمجھتا تھا - آخر بادشاہون نے اُسکی حکومت سے آزاد ہونیکے
لئے ایکا کیا - سب نے ملکر بہت سی فوج جمع کی اور اُسپر حملہ آور ہوئے - ۱۵۶۵ء مین مقام تلی کوٹا
ایک بڑی لڑائی ہوئی ✣

کی اس معرکہ کی کیفیت مسلمانون کی تاریخون اور ہندوؤن کی کہانیون مین مشہور ہے - صبح
مطالعہ
دم دونون لشکرونکا آمنا سامنا ہوا - دونونکے پاس توپین موجود تھین مگر مسلمانونکو تفوّق
ترجمے
تھا - مسلمانون نے اپنے لشکر کے سامنے توپونکی ایک قطار لگا کر اُنکو رسّون اور زنجیرون
اکبر
سے جکڑ دیا تھا - اور ہندوؤن نے اپنے لشکر کے آگے توپون کے علاوہ ہاتھیون کی
سب سے اول اول اسی ... تھی - لڑائی کا آغاز ہندوؤن کی طرف سے ہوا - بان اور گولے چلنے لگے
آئے تھے - اور مغربی ساحل ہاتھی چنگھاڑتے ہوئے بہادری سے آگے بڑھے - سامنے سے مسلمانون کی
بکھیر دیا اور چوتھی اور بوچھاڑ ہوئی اور اس سے اُنکا ستھراؤ ہوگیا - بڑی خرابی یہ ہوئی کہ ہندوؤنکے
نے ایسی توجہ کی کہ ہاتھیونکی طرح ادھر اُدھر دوڑنے لگا اور اُس نے رام راے کی
پیچھ کہ مشرقی ہمند دیا - مسلمانون کے توپچیون نے جھٹ اُسکو گرفتار کر لیا اور پکڑ کر اپنے لشکر مین
ہوتی تھی اُسکا سر کاٹا اور برچھی پر رکھکر سارے لشکر مین پھرایا - رام راے کے مرتے
ہوتا تھا کہ ہندونکے پیر اُکھڑ گئے اور سب کے سب میدان سے بھاگ نکلے - مسلمان وجے نگر کی
الہٰی تک اُنکا تعاقب کرکے شہر کے اندر گھس گئے اور وہان چھ مہینے تک لوٹ کا ہنگامہ
تعجب رہا ✣

سو - اُس کے دو برس بعد ایک فرنگی سیّاح سیزر فریڈرک نام اس شہر مین پہنچا -

مکان اُسوقت تک موجود تھے مگر آدمی کوئی نہ بستا تھا - اب اُسکے صرف کھنڈر باقی ہین - اس
شہر کی عمارت پتھر کی تھی - یہانکے مندر - محل - اور فصیلاین ہندوؤنکی سلطنت کی عظمت
وشوکت کی شاہد ہین +

ملکِ ہندمین مسلمانون کی اخیر سلطنت خاندانِ مغلیہ کی سلطنت تھی - اس سلطنت کا
بانی اکبر ہوا ہے[له] جسکی ایک جہان مین شہرت ہے +

اکبر کا عہد ہند کی تاریخ مین ست جگ سمجھا گیا ہے - اس بادشاہ نے دریای جیحون
سے لیکر دریاے گنگا تک لڑکر ملک فتح کیا اور جب مرا ہے تو ہندوستانِ خاص پنجاب کشمیر
اور کابل - یہ چارون ملک اُسکی قلمرو مین شامل تھے +

اکبر کی ناموری کا سبب کچھ اُسکی فتوحات نہین ہین بلکہ اُسکی شہرت کا باعث اُسکی
ملکی ہوئی ہے - اُسکو ہمیشہ یہ بات مدِ نظر رہی کہ ہند کی مختلف قومون یعنی مغل پٹھان اور
ہندوؤنکو ملاکر اسطرح شیر وشکر کردے کہ سب اپنے تئین سلطنت کا ایک جزو سمجھین - وہ موافق
اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ اُسکی ساری رعایا برابر سمجھی جاے -

کسی کے مذہب سے تعرض نکرنیکی تدبیر جو مغلون کے ہان چنگیز خان [illegible] فتح نکر سکے -
موجود ہے اُسکو اس نے بخوبی رواج دیا - جس زمانہ مین ملکہ الزبتھ نے [illegible] بڑا مشہور شہر تھا
کی حکومت کو مٹایا اُسی زمانہ مین یہان اکبر نے اسلام کی شریعت کو اُلٹا - جزیہ شامل تھا - کئی
ہندوؤن پر لگائی گئی تھی اور جسکا دینا اُنکو ناگوار گزرتا تھا اُس نے یکقلم موقوف [illegible] پیش
راجاؤنکو اُس نے بڑے بڑے عالی مرتبے عطا کئے اور اپنا دوست سمجھا - اُسکے [illegible] - اور
بیٹا جہانگیر اور جہانگیر کے بعد اُسکا بیٹا شاہجہان بادشاہ ہوئے - یہ دونو اگرچہ اُسکی [illegible] مین مسلمان

له اکبر کے دادا بابر نے پنجاب اور ہندوستانِ خاص کو فتح کیا - پھر اُسکا بیٹا ہمایون اُسکا جانشین ہوا - [illegible] مین
تک ہندسے جلاوطن رہا - پس سلطنتِ مغلیہ کا اصل بانی بابر کا پوتا اور ہمایون کا بیٹا اکبر ہی ہے جسنے غلبہ پایا -

طبیعت نہ رکھتے تھے مگر اُسکی تدبیر کو نبھائے گئے - ان تینون بادشاہونکے عہد مین مسلمانون نے ہندوؤنکو نہین ستایا - اُنکے مذہب کا پاس ملحوظ رکھا - اُنکے مندرونکی بیحرمتی نہین کی - جس طرح جسکا جی چاہتا تھا عبادت و پرستش کرتا تھا - کسیکو کسی سے کچھ تعرض نہ تھا ✤

اکبر نے سنہ ۱۵۵۶ء سے سنہ ۱۶۰۵ء تک سلطنت کی - یہ بادشاہ ملکہ الزبتھ کا ہمعصر تھا - کھانے پینے کی چیزون مین وہ تقویٰ و پرہیزگاری کو کام فرماتا تھا - شراب سے اجتناب رکھتا تھا - اُسکا جسم توانا و طاقتور تھا - شکار سے اُسکو بہت رغبت تھی - مذہبی امور کی تحقیق کا بڑا شوق تھا - برہمن پارسی اور رومن کیتھلک فرقہ کے پادریونکو اپنے دربار مین رکھتا تھا اور اپنے نامور وزیر ابوالفضل کی صلاح پر چلتا تھا - ہندو راجاؤن سے رشتۂ اُلفت رکھتا تھا - اور اُنکی تاریخون کا مطالعہ کرتا تھا - اُسکے حکم سے ابوالفضل نے فارسی زبان مین راماین و مہابھارت کے ترجمے کرائے یہ ترجمے آجتک موجود ہین ✤

اکبر کے زمانہ مین اہلِ پرتگال گوا مین رہتے تھے - یونانیون کے بعد یوروپ کی قومون مین سب سے اول اول اسی قوم نے ہند مین اپنی حکومت قائم کی تھی - یہ لوگ سنہ ۱۵۰۰ء کے قریب ہند مین آئے تھے - اور مغربی ساحل سے کچھ فاصلہ پر ایک ٹاپو مین اُنہون نے شہر گوا کو آباد کیا تھا - پھر دیو اور چول اور کوچین یہ تین قلعے اُنہون نے اور بنائے - گوا کی آراستگی کی طرف اُنہون نے ایسی توجہ کی کہ وہان بہت سے گرجا بنائے ہین باغ اور باغون کے اندر کوٹھیان بنگلے ہین - خلاصہ یہ ہے کہ مشرقی سمندرون مین گوا رومن کیتھلک فرقہ کا مرکز بنا - اور یوروپ و ایشیا کے مابین جو تجارت ہوتی تھی اُسکی بیٹھ ہوگیا - گوا کی منڈی مین ہر روز اس قدر مال اسباب اور لونڈی غلام کا نیلام ہوتا تھا کہ دیکھنے والونکو حیرت آتی تھی ✤

اہلِ پرتگال نے جو مستحکم قلعے اور بڑے بڑے جہاز اور توپین بنائی تھین اُن کا حال سنکر اکبر کو تعجب ہوا اور اُسکو یہ شوق پیدا ہوا کہ فرنگستان کی قومونکا کچھ اور بھی حال معلوم ہو - اُس نے دیکھا کہ پرتگیزونکو اپنے مذہب کی اشاعت کا بڑا شوق ہے - اسواسطے اُس نے

اُن کے اسی شوق کو تحریک دی یعنی گوآ کے حاکم کے نام ایک مراسلہ بھیجا کہ آپ چند پادری میرے دربار مین بھیجدین کہ مجھکو انجیل اور مذہب عیسوی کی تلقین کرین- مراسلہ کا پہنچنا تھا کہ وہان سے تین پادری آموجود ہوئے- اکبر نے اُنکی بہت خاطر تواضع کی اور اپنے محل مین رہنے کو جگہ دی- یہان اُنہون نے بادشاہ کی اجازت سے ایک گرجا اور عشاے ربّانی کا مقام بھی بنا لیا- بادشاہ کے عیسائی ہونے مین کچھہ ہی کسر رہگئی تھی- وہ اس مذہب کے احکام سے اپنا اعتقاد ظاہر کرتا تھا- ابوالفضل کو حکم دیا تھا کہ انجیلونکا فارسی زبان مین ترجمہ کرائے- گرجا مین جاکر حضرت مسیح کی مورت کے آگے سجدہ کرتا تھا- پادریون کو اجازت دیدی تھی کہ صلیب لیکر بڑی دھوم دھام سے آگرہ کے بازارون مین نکلین لیکن باوجود ان سب باتونکے اُسنے اصطباغ لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین روح قدس کا منتظر ہون ✤

اکبر اور اُسکے جانشین اپنا بہت سا وقت دربار مین صرف کرتے تھے- ہر روز صبح کے وقت بادشاہ[1] جھروکون مین آکر بیٹھتا تھا- اُنکے نیچے ایک وسیع میدان تھا- جھروکون مین سب کے سامنے نماز پڑھتا تھا- امرا اور رعایا کا مجرا لیتا تھا- عرضیان سنتا تھا- اور فصل مقدمات کرتا تھا- کچھ دن چڑھے پھر جھروکون مین آتا تھا اور پہلوانون کی کُشتیان اور جانورونکی لڑائیان دیکھتا تھا- سہ پہر کے وقت دربار کے کمرہ مین بیٹھتا تھا- وہان عرضیان پڑھتا تھا اور حکم صادر کرتا تھا- ساسفیرون و شہزادون اور صوبجات کے حاکمون سے ملاقات کرتا تھا- شام کو تخلیہ کا دربار ہوتا تھا- دربار عام مین تو کل امرا کو جو شہر مین موجود ہوتے تھے حاضر ہونا پڑتا تھا مگر تخلیہ کے دربار مین صرف وہی لوگ حاضر ہوتے تھے جو بلائے جاتے تھے ✤

خاندان مغلیہ مین اکبر کے بعد اورنگ زیب[2] نہایت مشہور بادشاہ ہوا ہی- اُس نے سنہ ۱۶۵۸ ع سے

[1] یوروپ کے لوگ خاندان مغلیہ کے ہر ایک بادشاہ کو شہنشاہ کہتے ہین مگر مغل اُنکو بادشاہ کہتے تھے- ابوالفضل لکھتا ہی کہ پاد کے معنی استقامت و قبضہ ہین اور شاہ کے معنی صاحب ✤

[2] اورنگ زیب شاہجہان کا بیٹا اور جہانگیر کا پوتا تھا- یہ بادشاہ اکبر کی وفات کے ۵۳ برس بعد تخت پر بیٹھا اور اس ۵۳ برس کے عرصہ مین جہانگیر اور شاہجہان بادشاہ رہے یہ دونو لایق بادشاہ نہ تھے جہانگیر کے عہد مین سرٹامس رو سفیر شاہ جیمز اول فرمانروا برطانیہ عظمیٰ ہندوستان مین آیا اور جہانگیر سے ملا- شاہجہان نے آگرہ مین تاج محل بنایا اور شہر شاہجہان آباد بسایا ✤

۱۷۰۷ء تک یعنے پچاس برس کے قریب سلطنت کی ॥

اکبر نے ملک رانی کا جو دستور باندھا تھا اورنگ زیب نے اُسکو پلٹ ڈالا - اُس سے پہلے خاندانِ مغلیہ کے جتنے بادشاہ ہوئے وہ سب تنومند اور عیش دوست تھے - مذہب کی پابندی کا اُنکو کچھ خیال نہ تھا اور ہندوؤن اور اُنکے مذہب سے کچھ تعصب نرکھتے تھے - اسکے برخلاف اورنگ زیب بدن کا دُبلا پتلا تھا - چاول پھل ترکاری اُسکی غذا تھی - شراب سے اُسکو اجتنابِ کلّی تھا - مذہب کا وہ اپنے تئین بہت پابند ظاہر کرتا تھا - شرع کی پابندی اُسکے عہد مین پھر قائم ہوگئی - اور جزیہ جو اکبر نے موقوف کر دیا تھا پھر لیا جانے لگا جس کسی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اُسپر جزیہ لگایا گیا - اور ہندوؤن پر جہاد بھی ہونے لگے ॥

اورنگ زیب کی اس تدبیر سے بہت بُرے نتیجے پیدا ہوئے - ہندوستان کے راجپوت راجہ مغلون کی حکومت سے ناراض ہونے لگے - مغربی دکن مین مرہٹون نے ایک مستقل سلطنت کی بنیاد ڈالی - اورنگ زیب نے جنوب کی طرف اپنی سلطنت کو بڑھایا مگر سلطنت کی بہت سی دولت اور سپاہ راجپوتون اور مرہٹون سے لڑنے مین ضائع کی ॥

خاندانِ مغلیہ کے بادشاہون مین جو بادشاہ نامی گزرے ہین اورنگ زیب اُن مین اخیر تھا - اُسکے بعد جتنے بادشاہ ہوئے وہ نری کٹھ پتلیان ہوئے - اُنکے وزیرون نے جسطرح چاہا اُنکو نچایا - ۱۷۳۹ء مین مغلونکی سلطنت کو نادر شاہ ایرانی کے حملہ سے سخت صدمہ پہنچا - اُس روز سے سلطنت پھر نہ پنپی اور صرف برائے نام رہگئی - شہر دہلی اور اُسکے آس پاس کے علاقہ کے سوا اَور کہین بادشاہ کا کچھ اقتدار نرہا - نام ہی نام کا ادب باقی رہگیا - صوبہ دار اپنے اپنے صوبہ مین بادشاہ بن بیٹھے - مرہٹون نے نئی ریاستین قائم کین - اور سارے ہندوستان پر اپنا تسلط بٹھانیکا ارادہ کرلیا ॥

تیسرا باب

مرہٹون کا عہد

سنہ ۱۶۶۰ع کے قریب سے سنہ ۱۸۱۸ع تک

سترہوین صدی سے پہلے مرہٹے کچھ مشہور نہ تھے۔ یہ لوگ مغربی دکن مین رہتے تھے۔ ان مین سے جو لوگ وسطی سطح مرتفع مین آباد تھے۔ وہ تو محنتی اور زراعت پیشہ تھے۔ مگر جو ساحل کے قریب رہتے تھے وہ بڑے لٹیرے اور قزاق تھے۔ کیا خشکی اور کیا تری سب جگہ دھاڑین مارتے تھے۔ سلسلۂ کوہستان جو مغربی گھاٹ کے نام سے مشہور ہے اور ملک گجرات سے گوآ تک چلا گیا ہے۔ اُسکے اور ساحل بحر کے مابین جو علاقہ ہے اُسکا نام کانکن ہے۔ ان لُٹیرے مرہٹون کی ابتدا اسی جگہ سے ہوئی ہے۔ اس ملک مین پہاڑ اور جنگل بہت ہے اور یہ علاقہ برہمنون اور اُن لوگونکا گھر ہے جو مذہبی حرارت رکھتے ہین۔ یہان جنگلون اور پہاڑون کے بیچ مین ایسے مندر اور قلعے بنے ہوئے ہین جن تک ہر ایک شخص نہین پہنچ سکتا۔

مرہٹون مین سے بہت سے دل چلے جوان زبردست اور شمشیر آزما تھے۔ اگرچہ سلاطینِ اسلام کی سپاہ مین نوکر تھے مگر پھر بھی بعض اوقات لوٹ مار کرنے نکلجاتے تھے اور آس پاس کے گانوٗنکو تاخت و تاراج کرکے اُلٹے چلے آتے تھے۔

سیواجی جو مرہٹون کی سلطنت کا بانی ہوا ہے وہ اسی قسم کا سپاہی تھا۔ اُسکا باپ اور دادا اپنی قوم کی طرح لُٹیرے سپاہی تھے۔ سیواجی پونا مین پیدا ہوا تھا اُسکا قد چھوٹا۔ بازو دراز تھے۔ اور پانوٗ مین پھرتی اور چالاکی بہت تھی۔ اُسمین اپنے بزرگون

کی ساری عادتین موجود تھین مگر اُن سے بہت بڑھکر - اور وہ اپنے خاندان مین بڑا طباع شخص تھا - لڑکپن ہی مین اُس نے کئی جانبازی کے کام کیئے اور مردانگی کے جوہر دکھائے - لوٹ مار کی مھمون پر چڑھنے سے اُسکا جی خوش ہوتا تھا - وہ رفتہ رفتہ قزاقون کا سرغنہ بن گیا - پہاڑون مین جو قلعے بنے ہوئے تھے اُنپر اُسنے اپنا تصرف کرلیا اور وہان سے میدانی علاقہ مین دھاوے کرتا رہا - برہمنون کے ساتھ وہ بہت سلوک کرتا تھا - وہ یہ چاہتا تھا کہ کانکن کے پہاڑون مین راجہ بنجائے ؞

اورنگ زیب تخت نشین ہونے سے پہلے بظاہر سیواجی کا دوست تھا - جب بادشاہ ہوا تو اُس نے ایک منصب عالی عطا کرنے اور عزت بخشنے کے اقرار سے سیواجی کو دہلی بلایا - اورنگ زیب سیواجی کو موش کوہی کہا کرتا تھا - جب اس کوہی موش کو اُسنے اپنے جال مین پھنسا لیا تو اُسپر دانت پیسنے لگا یعنی سرِ دربار اُسکی ہتک و ذلت کی - اور اس تجویز مین تھا کہ اُسکو قتل کرڈالے - مگر سیواجی ایک ایسی چال کھیلا کہ صاف دہلی سے نکل گیا اور اپنے وطن کانکن مین جا پہنچا - اور اُس روز سے مغلونکا جانی دشمن ہوگیا ؞

سیواجی اس طور پر سلطنت قائم کرنی چاہتا تھا کہ جس علاقہ سے اُسکو کچھ روپیہ بطور ڈنڈ کے ملتا رہے وہ علاقہ لوٹ سے محفوظ رہے اور جہان سے کچھ نہ ملے وہ تاراج کیا جائے - چنانچہ اُس نے اس مطلب کے لئے بہت سے مرہٹے سوار اپنے جھنڈے تلے جمع کئے - یہ سوار ہر سال برسات کے بعد پہاڑون سے میدانون مین قزاقی کرنے کے لئے اُترتے تھے اور پھر جب برسات کی آمد ہوتی تھی تو لوٹ کا مال لیکر پہاڑون پر چڑھ جاتے تھے - سیواجی جہان کہین جاتا تھا محاصل زمین کی چوتھائی طلب کرتا تھا اور اس ڈنڈ کا نام اُس نے چوتھ رکھ چھوڑا تھا - جو لوگ چوتھ دیدیتے تھے اُنکے علاقے لوٹ سے محفوظ رہتے تھے اور جو ادا نکرتے تھے اُن کا علاقہ جب تک چڑھا ہوا روپیہ وصول نہو جائے برابر ہر سال لوٹا جاتا تھا - سیواجی کی دھاک دور دور تک بندھگئی تھی -

ہر ایک بشر اُسکے نام سے کانپتا تھا - اُسکی یہ صورت تھی کہ کبھی شہر سورت کو جالوٹتا - اور کبھی ملک تنجور پر جا پڑتا ۱؎

سیواجی کی وفات کے بعد مرہٹوں کا جتھا بڑھگیا اور بعض اوقات یہ نوبت پہنچی کہ لوگ امن و عافیت قائم رہنے کے لئے اُنکو برابر چوتھ دینے لگے یہانتک کہ سلطنت مغلیہ کے صوبہ دار اور خود بادشاہ اُن کو ہر سال چوتھ دیتے تھے - اور جب چوتھ بند ہو جاتی تھی تو مرہٹے لوٹنا شروع کر دیتے تھے - یہ لوگ اپنے ساتھ بہت کھڑاگ نرکھتے تھے - تھوڑا سا توشہ لیکر نکل کھڑے ہوتے تھے - ایک کمبل کے سوا جسکو بجاے زین پوش کے ڈالتے تھے اور کچھ اسباب اُن کے پاس نہوتا تھا - باربرداری کے جانور وغیرہ کی اُن کو کچھ ضرورت نہ تھی - لوٹ کا مال اسباب لادنیکے لئے سواروں کے ساتھ کوتل گھوڑے رہا کرتے تھے اور مال بھرنے کے لئے اُن پر خورجیان کسی رہتی تھین - جہان کہین شب کو مقام کرتے گھوڑون کی باگین ہاتھ مین لیکر سو جاتے - اور جب دن کو مقام ہوتا تو گھوڑون کو دل کر دانہ کھلاتے

۱؎ ۱۶۷۷ء مین سیواجی مدراس سے ہوکر گذرا تھا - اُسوقت اس شہر کو بسے ہوے صرف ۳۸ برس ہوئے تھے اور مسٹر سٹرین شام ماسٹر صاحب اُس زمانہ مین وہان ایسٹ انڈیا کمپنی کا ایجنٹ تھا - اُس سال کے مدراس کے روزنامچہ [illegible] ذیل مین لکھی جاتی ہے اُس سے اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے ؎

۳ اکتوبر - آج راجہ سیواجی کیطرف سے ایک برہمن اور دو آدمی ایک خط اور پیغام لیکر ہمارے پاس آئے - لکھا تھا کہ کچھ سنگہاے مقوی اور کچھ تریاق بھیجدو - اگرچہ خط مین تحریر تھا کہ انکی قیمت ادا کیجاویگی مگر ہمنے ایسی چیزون کی قیمت لینی مناسب نہ سمجھی - اور یہ تجویز کی کہ حسب مطلوبہ [illegible] پانچ سو [illegible] ایک خط کے ساتھ انکے ایلچی کے ہاتھ بھیجدین - اور جو برہمن خط لایا تھا اُسکو تین گز بانات اور کچھ صندل [illegible] - یہ بات مصلحت سمجھی گئی کہ سیواجی بہت بڑا آدمی ہے اور اُسکی دوستی سے ہمکو بہت کچھ فائدہ ہوا اور آئندہ جو [illegible] اسکا اقتدار بڑھتا جائیگا اور فائدہ ہوگا - ان سب اشیا کی قیمت ڈھائی سو روپیہ کے قریب ہوگی ؎

اور کسی جھاڑی یا درخت کے تلے پڑ رہتے - تلوارین کسی وقت کمر سے نہ کھولتے تھے - اور
برچھیان گھوڑون کے سرون کے پاس زمین مین گاڑ دیتے تھے - اُنکا مطلب لوٹنا یا چوتھ لینا
تھا - اور اس مین قوم یا مذہب کی کچھ تمیز نہ تھی - ہندو ہون یا مسلمان لوٹ سے بچنے کی اسکے
سوا کچھ تدبیر نہ تھی کہ مرہٹونکی فوج سے اُنکی فوج زیادہ ہو اور ایسا بہت کم ہوتا تھا ٭

سیواجی کے بعد اُسکا بیٹا اور بیٹے کے بعد پوتا مرہٹون کی قوم مین راجہ ہوئے - مگر اٹھارہوین
صدی کے اوائل مین اس سلطنت کی طرز بالکل بدل گئی یعنی اقتدار سلطانی راجہ کے ہاتھ سے
ایک برہمن وزیر کے ہاتھ مین چلا گیا - سیواجی کی اولاد پر اسکے نام راجہ رہگئی - راجہ تو نظربند
قیدیون کیطرح ستارہ مین رہتا تھا اور برہمن وزیر پیشوا کے لقب سے پونا مین دربار کرتا تھا -
اور یہ عہدہ اُسکے خاندان مین موروثی ہوگیا تھا ٭

مرہٹون مین سے جو راجہ اسوقت والیان ملک ہین اُنکے خاندان کی بنیاد اسی زمانہ مین
پڑی ہے - سیندھیا اور ہلکر نے ہندوستان مین ریاستین قائم کین - اور گایکواڑ نے گجرات مین -
یہ سب پیشوا کی عظمت سلطانی کو مانتے تھے اور اکثر آپس مین یا مغلون کے صوبہ دارون سے
لڑتے رہتے تھے - اور صوبہ دار بھی مستقل حاکم بنتے جاتے تھے ٭

اٹھارہوین صدی مین مرہٹونکا یہ زور شور تھا کہ ہندوستان مین ہر جگہ لوگ ان سے کانپتے تھے -
اُسوقت اُنکی یہ صورت تھی کہ کبھی بنگالہ کو جا لوٹا اور کبھی میسور پر جا چھاپا مارا - دہلی کے بھی مالک
بن گئے تھے - راجپوتانہ کے رئیسونکو بھی مغلوب کر لیا تھا - اور انکو بہت تنگ کرتے تھے - غرض
کہ ہندوستان مین انھون نے ایک غدر مچا رکھا تھا کسیطرح تاخت و تاراج سے ہاتھ نہ کھینچتے تھے - مگر انجام
کار سرکار انگلشیہ کی زبردست قوت نے انکو زیر کیا اور انکی غارتگری کو روکا ٭

چوتھا باب

سرکارِ انگلشیہ کا عہد

سنہ ۱۶۳۰ع سے سنہ ۱۸۷۷ع تک

سترھوین صدی کے اوائل مین یعنی جہانگیر کے عہد سے ایسٹ انڈیا کمپنی نے ملکِ ہند مین ایسی کوٹھیان بنانی شروع کر دی تھین کہ جنکو قیام رہے - ان کوٹھیون کا ہونا کمپنی کے واسطے ضروریات سے تھا کیونکہ انگریزونکو زیادہ تر نفع اُن چیزون مین ہوتا تھا جو وہ اس ملک سے خرید کر لیجاتے تھے نہ اُن چیزون مین جو یورپ سے یہان لاتے تھے - یہان کے مال مین اشیاے قیمتی روئی اور ریشم کا کپڑا تھا - اور اُن کی تیاری کے واسطے جلاہونکو پیشگی روپیہ دینا پڑتا تھا کیونکہ یہ لوگ غریب ہوتے ہین - انکی گرہ مین اتنے دام کہان کہ اپنے پاس سے لگائین اور چیزین تیار کرین - پھر یہ ممکن نہ تھا کہ جب تک کپڑا بنا جاے جہاز بندرون مین کھڑے رہین - اسواسطے انگریزونکو یہان خواہ مخواہ کوٹھیان کھولنی پڑین ؀

غرض ہند مین انگریزون کی کوٹھیان تو کُھل گئین مگر اُنکو ہمیشہ بڑا خطرہ رہتا تھا کیونکہ یہان جہان یہ کوٹھیان تھین وہان مغلونکے صوبہ دار انگریزونکو ستاتے تھے اور اُن سے زبردستی جرمانے اور نذرانے لیتے تھے - بعض اوقات اُنپر مرہٹون کے بھی حملے ہوتے تھے - اسلئے اُنہون نے چاہا کہ زمین خرید کر کوٹھیون کو خوب مستحکم کرلین مگر مغلون نے قلعہ بندی کی اجازت ندی - انجامِ کار انگریزون نے ایک راجہ سے جنوبی جزیرہ نما مین مغلونکی حد سے بہت پرے ایک علاقہ خریدا - یہ علاقہ مدراس کے نام سے مشہور تھا - ہند مین پہلے پہل یہی زمین انگریزونکے ہاتھ آئی ؀

اس زمین پر انگریزون نے سنہ ۱۶۳۹ع مین شہر مدراس بسایا - مشرقی ساحل پر جسکو

ساحل کورومنڈل کہتے ہین - پہلے پہل ان مین شہر کے لئے جگہ تجویز ہوئی - یہ مقام پرتگیزون کے شہر سینٹ ٹامی نام کے قریب تھا - اور سینٹ ٹامی سولہوین صدی کے اندر عیسائیون مین بڑا مشہور تھا - وجہ شہرت کی یہ تھی کہ پرتگیز اس مقام کو ٹامس حواری کی شہادتگاہ بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکی ہڈیان یہان ایک پہاڑی پر ملی ہین - انھون نے شہر سینٹ ٹامی اور اسی نام کا ایک گرجا اسی نسبت سے تعمیر کیا تھا کہ یہ حکایت صفحۂ زمانہ پر یادگار رہے ۔

انگریزون نے جو زمین خریدی تھی وہ شہر سینٹ ٹامی کے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا ریتلا قطعہ تھا - اسکا طول چھ میل اور عرض ایک میل تھا - سمندر کی لہر خلیج بنگالہ کی طرف سے بڑے زور سے آکر اس کنارہ پر ٹکراتی تھی لیکن اس نقصان کے ساتھ ایک خوبی بھی تھی یعنی اس قطعہ مین ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جسکے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف دریاے کوم تھا - اگرچہ یہ جزیرہ بہت چھوٹا یعنی صرف چار سو گز لمبا اور سو گز چوڑا تھا مگر پانی کے حائل ہونیکے سبب ہندوستانی سوارون کی دستبرد سے محفوظ تھا ۔

شہر ڈے نام ایک انگریز نے چندرگری[1] کے راجہ سے یہ قطعہ خریدا اور بارہ سو گز کا

---

[1] اس مقام پر چندرگری کے راجہ کا بھی کچھ حال بیان کرنا مناسب ہے - اس راجہ کا نام سری رنگ رایلو تھا اور یہ بیجانگر کے ان راجگان قدیم کی اولاد مین سے تھا جنکو مسلمانون نے سولہوین صدی مین تخت سے نکال دیا تھا - قلعہ چندرگری جو مدراس سے ۷۰ میل [illegible] کی طرف واقع تھا راجہ کی بڑی [illegible] تھا - اس راجہ کے علاقہ کے بعض حاکم [illegible] نائک کہلاتے تھے جس قلعہ کا نام [illegible] مدراس رکھا گیا چنگلی پت کے نائک کی عملداری مین تھا ۔

سری رنگ راجا پکا ہندو تھا اور [illegible] ہندو کی طرح اسکو بھی اسبات کا بڑا ارمان تھا کہ میرے خاندان کا نام دنیا مین قائم رہے - انگریزون نے اس سے زمین عطا کی تو ان سے صاف یہ شرط کر لی کہ شہر کے جس حصہ مین انگریز آباد ہون اسکا نام سری رنگ راجا پٹن رکھا جاے - زمین کا عطیہ نامہ سونے کے پتر پر کندہ کیا گیا - یہ پترا [illegible] برس تک انگریزون کے پاس رہا [illegible] مین جب فرانسیسیون نے شہر مدراس کو تسخیر کیا اسوقت وہ کھویا گیا ۔

چنگلی پت کا نائک راجہ کا بھی استاد نکلا - اس نائک کے باپ کا نام چناپا تھا - نائک نے راجہ کو [illegible] کہ شہر کا نام چناپٹن رکھا جاے - راجہ بیچارہ کچھ نہ کر سکا [illegible] مسلمان جنوب کیطرف دبائے چلے آتے تھے [illegible] وہ بھاگ کر جنگل مین چلا گیا - انگریزون نے شہر کا نام مدراس رکھدیا لیکن وہانکے لوگ آج تک اسکو چناپٹن کہتے ہین ۔

یعنی چھہ ہزار روپے سالانہ کے قریب اُسکا لگان قرار پایا - جزیرہ کے گرد انگریزون نے ایک فصیل بنائی اور بیچ مین ایک گڑھی بناکر اُسکے چارون طرف کوچے اور گلیان نکالین - چونکہ جزیرہ مین رہنے کی اجازت فرنگیون کے سوا اَور کسیکو نہ تھی اسواسطے انگریزون مین اُسکا نام وہیٹ ٹاؤن یعنی گورون کی بستی مشہور ہوگیا ٭

انگریزونکا یہان بسنا تھا کہ جزیرہ کے باہر تھوڑے سے عرصہ مین دیسی لوگونکی ایک بڑی بستی بنگئی - اس بستی مین جلاہے اور اَور لوگ آباد تھے اور اسیوجہ سے اُسکو بلیک ٹاؤن یعنی کالونکی بستی کہتے تھے - گورونکی بستی اور کالونکی بستی دونو ملکر شہر مدراس کہلاتا تھا اور گورونکی بستی کو قلعہ سینٹ جارج بھی کہتے تھے ٭

ابتدا مین اس مقام پر انگریزونکو بہت سے خطرے پیش آئے - جس راجہ سے زمین خریدی تھی اُسکو مسلمانون نے مغلوب کر لیا - اور ان نئے حاکمون نے سالانہ لگان پر قناعت نہ کی اُسکے علاوہ نذرانہ اور جرمانہ بھی طلب کرنے لگے - بعض اوقات یہ لوگ ایسا ستم کرتے تھے کہ جبتک نذرانہ یا جرمانہ کا روپیہ وصول ہوتا تھا کُل اسباب کو جو مدراس مین بکنے آتا تھا روک دیا کرتے تھے - اور بعض وقات شہر کا محاصرہ بھی کر لیتے تھے - لیکن فصیل تیار ہوجانے کے بعد ہندوستانیون کی فوج نے کبھی قلعہ سینٹ جارج کو تسخیر نہین کیا ٭

یہ کچھ آفتین اور دقتین تھین مگر پھر بھی قلعہ سینٹ جارج کے انگریز اَور کوٹھیون کے انگریزون سے بڑے خوش قسمت تھے - بنگالہ مین اس قوم کے ساتھ بڑی بدسلوکیان ہوتی تھین - ہگلی کی کوٹھی

ف اس کتاب مین صرف مدراس اور کلکتہ کی بستیون کا ذکر کیا گیا ہے - اسکے علاوہ اَور بھی انگریزی بستیان تھین چنانچہ پہلی بستی شہر سورت تھا مگر اُسکا ابتدائی حال کچھ کم معلوم ہے - پہر بمبئی سنہ ۱۶۶۱ء مین اسطرح انگریزون کے ہاتھ آیا کہ شاہ پرتگال نے اپنی دختر کیتھرین کے جہیز مین جو انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کے ساتھ منسوب ہوئی تھی دیدیا - یہان کئی برس تک بستی نہین بنائی گئی - اُسے سورت سے متعلق رکھا ٭

مین انگریزون کی طرف سے بھی مسٹر ایوب چارنک گورنر تھا اُسکو نواب بنگالہ نے قید کیا اور کوڑے
لگوائے - یہ انتہا کا ظلم دیکھکر انگریز بنگالہ سے مدراس چلے گئے - اور اس قوم کے خون نے
جوش کھایا - انگلستان کے بادشاہ جیمز دوم نے شاہِ دہلی سے جنگ کرنیکا اشتہار دیا
سنہ ۱۶۸۶ع مین انگریزون کے جنگی جہاز مشرقی سمندرون مین پھرنے لگے - اور مغلون کے جو
جہاز اُنکو ملے اُنہین گرفتار کیا یا غارت کر دیا - اسکے سوا اُسوقت دادخواہی کی اَور کوئی تدبیر
نہ تھی - بادشاہ اسوقت اورنگ زیب تھا - مگر اسکو ہندوؤن پر جہاد کرنے سے اتنی فرصت
کہان تھی کہ کسی اَور کام کی طرف متوجہ ہو - جب اُسنے جہازون کے غارت یا گرفتار
ہو جانیکا حال سنا تو بہت گھبرایا - انگریزون کو جو جو شکایتین تھین اُن کی اُس نے تحقیقات
کی اور بنگالہ کے جس نواب نے انگریزونکو ستایا تھا اُسکو وہان سے بلا لیا اور اُسکی جگہ
ایک اَور نواب مقرر کیا - پھر انگریزون سے کہا کہ تم بدستور سابق بنگالہ مین آجاؤ اور اُنکو
کچھ زمین بھی عطا کی اور اَور استحقاق بھی بخشے - اس عطیۂ شاہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایوب
چارنک پھر بنگالہ مین آگیا اور اُسنے شہر کلکتہ آباد کیا ¤

سنہ ۱۶۸۶ع کی جنگ سے مغلون کے خوب کان کھل گئے اور وہ اس جنگ کو پھر کبھی نہ
بھولے - اس سے اُنکے دل مین انگریزون کی ایسی دہشت بیٹھ گئی کہ پھر ستر برس تک اُن
مین اور انگریزون مین جنگ نہین ہوئی[۱] - سنہ ۱۷۵۶ع مین صوبہ بنگالہ و بہار و اڑیسہ کا

۱؎ [illegible] اپنی تاریخ مین ایک حکایت لکھتے ہین [illegible] دہلی کا [illegible] - اس لڑائی کو مدت تک [illegible]
[illegible] بنگالہ [illegible] انگریزون [illegible] کلکتہ [illegible]
[illegible] بادشاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ انگریز [illegible]
کی جنگ [illegible] کیا جاتے ہین ¤

نواب مرشد آباد مین رہتا تھا - علی وردی خان نامے ایک شخص نے ازراہِ غضب یکایک
اُسپر حملہ کیا اور اُسکا ملک چھین لیا - اسی زمانہ کے قریب مرہٹون نے بنگالہ پر یورشین کرنی
شروع کین اور ملک کو تاخت و تاراج کرنے لگے - کلکتہ کے بنگالی یہ حال دیکھکر بہت گھبرائے
اور اُنہون نے کمپنی کی حدود کے گرد اپنے خرچ سے کھائی کھودنے کی اجازت حاصل کی -
یہ خندق جو کسی زمانہ مین مرہٹہ خندق مشہور تھی اب ایک مدت سے برابر ہو گئی ہے اور
اُس مقام پر گول سڑک بنگئی ہے ؛

جس زمانہ مین بنگالہ کی یہ صورت تھی مدراس مین انگریز نواب ارکاٹ کو برابر سالانہ
لگان دیے جاتے تھے - ارکاٹ اُس علاقہ کا نام ہے جو دریاے کرشنا سے جنوب کی جانب
دریاے کالی رون تک پھیلا ہوا ہے - اس صوبہ کے شمال کی طرف نظام[1] حیدرآباد کا علاقہ
تھا - نظام اور نواب ارکاٹ دونو اپنے اپنے علاقہ مین بادشاہِ دہلی کی طرف سے حکومت کرتے
تھے - مگر درحقیقت وہ خود مختار حاکم تھے اور نظام کا مرتبہ نواب ارکاٹ سے بہت زیادہ تھا ؛
۱۷۴۴ع مین یوروپ کے اندر سلطنتِ انگلشیہ اور سلطنتِ فرانس مین جنگ شروع
ہوئی اور ساتھ ہی ہند کے اندر بھی انگریزون اور فرانسیسون مین یہ آگ مشتعل ہو گئی - یہان
انگریز تو مدراس مین رہتے تھے اور فرانسیس پانڈیچری مین جو مدراس سے سو میل کے قریب
جنوب کی طرف واقع ہے - یوروپ کی جنگ تو ۱۷۴۸ع مین ختم ہو گئی مگر ہند مین انگریز

[1] نظام حیدرآباد کو بعض اوقات نظام دکن بھی کہتے تھے حالانکہ مغربی دکن کا کل علاقہ مرہٹون کے قبضہ مین تھا -
اور نواب ارکاٹ کو نواب کرناٹک کہتے تھے حالانکہ مغربی جزیرہ نما بر جو اصل کرناٹک ہے اُسوقت میسور کے
راجہ کا تسلط تھا - جس زمانہ مین انگریز اپنی کوٹھیون کی فصیلون کے اندر رہتے تھے اُسوقت ہندوستانی ریاستون
سے جو سلوک اُنکے ساتھ ہوتے تھے اُن کا اس کتاب مین ذکر کرنا مناسب نہین ہے - اُنکا حال مصنف کی
تاریخ ہند کی چوتھی جلد مین کسیقدر مذکور ہے - اور باقی آگے کی جلدون مین درج کیا جائیگا ؛

اور فرانسیس اسکے بعد بھی لڑتے رہے اور دونون مین سے ہر ایک قوم اپنا غلبہ چاہتی رہی - ظاہر ہے کہ جب یوروپ مین صلح ہو چکی تھی تو پھر ہندمین یہ دونو قومین علانیہ ایک دوسرے کی دشمن بنکر نہین لڑسکتی تھین مگر جنگ کی صورت یہ نکل آئی کہ علاقہ ارکاٹ اور صوبہ حیدرآباد کی نوابی کے لئے دو دو دعویدار پیدا ہوگئے اور آپسمین لڑنے لگے - اس لڑائی مین ایک دعویدار کے طرفدار انگریز بنے اور دوسرے کے فرانسیس - اسی جنگ مین رابرٹ کلیو نے ارکاٹ سے فرانسیسون کی فوج کو ہٹا کر نام آوری حاصل کی - انجام یہ ہوا کہ ۱۷۵۴ء مین انگریز فرانسیسون پر غالب آئے اور ہندوستان مین دونو قومونکے باہم صلح ہوگئی +

۱۷۴۴ء مین جو لڑائی برطانیہ کلان اور فرانس کے درمیان ہوئی تھی اُسکا اثر بنگالہ تک نہین پہنچا کیونکہ علی وردیخان نے حکم دیدیا تھا کہ میرے علاقہ مین جو فرنگی قومین ہین وہ آپسمین لڑنے نپائین - اس حکم کے بموجب بنگالہ مین انگریزون اور فرانسیسون سے مچلکے لے لیے گئے تھے +

۱۷۵۶ء مین برطانیہ کلان اور فرانس کے باہم پھر جنگ شروع ہوئی - اس جنگ کو جنگ ہفت سالہ کہتے ہین - اسی سال اپریل کے مہینے مین علی وردیخان نے مرشدآباد مین انتقال کیا اور اُسکا نوجوان پوتا سراج الدولہ اُسکی جگہ نواب ہوا +

علی وردیخان انگریزونکا دوست تھا - مگر اُسکا پوتا بالکل اُسکی ضد نکلا - اس نوجوان نواب کو یار لوگون نے یہ پٹی پڑھائی کہ کلکتہ کے انگریز چندر نگر کے فرانسیسون سے جنگ کرنی چاہتے ہین اور ان لوگون نے کلکتہ مین بڑا روپیہ جمع کیا ہے - یہ سنکر نواب نے جون ۱۷۵۶ء مین پچاس ہزار فوج کلکتہ کو روانہ کردی - کلکتہ مین اُسوقت پورے تین سو فرنگی بھی نہ تھے - فوج کے آتے ہی لڑائی [illegible]ع ہوگئی - انگریز ۱۶ جون روز چہار شنبہ کو لیکر ۲۰ جون روز یکشنبہ تک بڑی جانفشانی سے لڑتے رہے - پھر بعض تو انمین سے بھاگ کر اپنے جہازون پر چلے گئے - اور جو باقی رہے انہون نے یکشنبہ کو سہ پہر کے وقت ہتھیار ڈالدئے

یہ کل ایک سو چھیالیس آدمی تھے - ان سے اول تو جان بخشی کا اقرار کیا مگر شام کے وقت سب کو ایک کوٹھڑی میں جو بیس فٹ مربع بھی نہ تھی قید کر دیا - اس کلبۂ تنگ و تار کا نام بلیک ہول مشہور ہے - صبح کے وقت جب کوٹھڑی کھولی ہے تو ان ایک سو چھیالیس انگریزوں میں سے صرف تیئیس [۲۳] زندہ نکلے اور باقی ایک سو تیئیس آدمی رات کی گرمی اور گھمس سے دم گھٹ گھٹکر مر گئے ؎

اس مصیبت کی خبر فوراً مدراس پہنچی اور وہاں بڑا تہلکہ پڑ گیا - ہر ایک انگریز یہ پکارنے لگا کہ قاتلوں سے ضرور انتقام لینا چاہیے - چنانچہ کرنیل کلیو اور امیر البحر واٹسن مدراس سے کلکتہ روانہ ہوئے - جنوری ۱۷۵۷ء میں انگریزوں کے جہاز کلکتہ پہنچے - انکا آنا تھا کہ سراج الدولہ کی طرف سے جو شخص کلکتہ کا حاکم تھا ڈر کے مارے بھاگ گیا اور خفیف سی لڑائی کے بعد انگریزونکا جھنڈا قلعۂ فورٹ ولیم پر قائم ہو گیا ؎

اسی سال جون کے مہینے میں کرنیل کلیو نے نواب سراج الدولہ کو پلاسی کے میدان میں شکستِ فاحش دی اور اسوقت سے انگریز بنگالہ و بہار و اڑیسہ کے مالک بنگئے - جسکو انہوں نے چاہا نواب بنایا اور جسکو چاہا معزول کر دیا - ۱۷۶۵ء میں انگریزوں نے ان صوبونکا انتظام اپنے ہاتھ میں لیلیا اور نواب کی پنشن مقرر کر دی - اُسوقت سے نواب کو کچھ اختیار نہ رہا صرف نام کی نوابی رہگئی - اور یہی بات ابتک چلی جاتی ہے ۱؎ ؎

۱؎ جن سببوں سے انگریزون کو نواب بنگالہ و نواب ارکاٹ کے تئیں معزول کرنا پڑا اُنکا دریافت کرنا کچھ مشکل نہیں ہے - ان نوابون کو یہ لیاقت نہ تھی کہ اپنے ملک کی حفاظت کرتے - اور انگریزون کے دشمنون سے وہ اکثر سازوباز کرتے رہتے تھے - اپنی حفاظت کے واسطے انگریزون کو اُن کے ملک کی حفاظت کرنی پڑی - اور پھر ایسی صورتیں پیش آتی گئیں جن سے اُن کو اُن کے علاقون کا انتظام بھی خود کرنا پڑا ؎

اٹھارھوین صدی کے اخیر نصف مین سارے ہندوستان کے اندر ایک غدر سا مچ رہا تھا۔ جدھر دیکھو فتنہ وفساد برپا تھا۔ جنگ وجدال کا نقشہ جم رہا تھا۔ مرہٹے اکثر نظام حیدرآباد اور سلطنتِ مغلیہ کے اَور صوبہ دارون سے لڑتے رہتے تھے۔ ہند مین کوئی مقام ایسا نہ تھا جہان انکی لوٹ مار اور چوتھ کا مطالبہ نہو۔ انہی دنون مین حیدر نام ایک سپاہی نے میسور مین اپنی سلطنت قائم کی۔ اور پھر اُس نے اور اُسکے بیٹے ٹیپو نے اکثر مرہٹون سے ہنگامہ کا بازار گرم رکھا سنہ ۱۷۷۲ع مین وارن ہیسٹنگز صوبۂ بنگالہ وبہار واڑیسہ کا گورنر مقرر ہوا اور سنہ ۱۷۷۴ع مین کمپنی نے اُسکو گورنر جنرل کردیا یعنی تینون احاطون کی حکومت اُسکو تفویض ہوگئی۔ ہند مین اس سے پہلے کوئی انگریز گورنر جنرل مقرر نہین ہوا تھا۔ سنہ ۱۷۸۵ع تک وہ اس عہدہ پر مامور رہا۔ یہ زمانہ ہند مین انگریزون کے لئے بڑے خوف وخطر کا زمانہ تھا۔ ادھر امریکہ سے جنگ۔ فرانس سے لڑائی۔ ادہر ہند مین فرانسیسون سے مقابلہ۔ مرہٹون سے معرکہ آرائی غرض انگریز ہر طرف گھرے ہوئے تھے۔ یہی آفتین اگر دیکھو تو کچھ کم نہ تھین اور اسپر طرّہ یہ ہوا کہ انہی دنو مین کلکتہ مین یہ خبر آئی کہ حیدر علی اور نظام دکن اور مرہٹے یہ تینون آپس مین گٹھ گئے۔ اور تینون ایک ہی وقت مین مدراس وبنگالہ وبمبئی پر حملہ کرنیکے سامان کر رہے ہین ٭

اس سازش کے ہونے مین کسیطرحکا کلام نہین۔ سنہ ۱۷۸۰ع مین حیدر نے کرناٹک پر حملہ کیا اور قلعہ سینٹ جارج کی فصیل تک جا پہنچا۔ اسکے تھوڑے عرصہ بعد مرہٹون نے بنگالہ پر یورش کی ملک کو خوب دھڑا دھڑ لوٹا اور چوتھ وصول کی۔ مغربی ہند مین سیندھیا اور ہلکر اور پیشوا نے بمبئی پر دھاوا کرنیکے منصوبے باندھے۔ مگر وارن ہیسٹنگز ان سارے دشمنون پر غالب آیا۔ اور اُس نے انکا جتھا توڑ دیا۔ جو طبیعت اور ہمت خدا تعالے نے اس شخص کو بخشی تھی اُس سے بڑھکر ہند مین کبھی دیکھنے مین نہین آئی ٭

اس زمانہ مین بڑا مسئلہ حل طلب یہ تھا کہ ہند مین امن کیونکر قائم رہے۔ انگلستان

کے مدبرون کی یہ راے تھی کہ جسطرح یوروپ مین ہمیشہ سلطنتون کا زور تلا رہتا ہے -
کوئی سلطنت اتنا بڑہنے نہین پاتی کہ اورونکو زیر کرلے - اسیطرح یہان بھی کرنا چاہیے
مگر یہان آپا دھاپی پڑ رہی تھی - کسی راجہ یا نواب کو اپنی ریاست یا اپنی غرض خاص
کے سوا کسی دوسری ریاست کی بہبود یا اُسکے حقوق کا کچھ خیال نہ تھا - اور کسی پر کچھ
ہی کیون نہ گزرے دوسرے کو اسکی پروا نہوتی تھی - رئیس صرف زر یا زمین کے لئے
باہم لڑتے بھڑتے تھے - اور کوئی لوٹ کی طمع بغیر دوسرے کے معاملہ مین نہین پڑتا تھا -
غرض ہند مین کوئی رئیس ایسا نہ تھا جو کمزور کو طاقتور سے بچاے اور اُسکا حامی بنے ✤

آخر ۱۷۹۸ء مین لارڈ ولزلی ہند کا گورنر جنرل ہوا - اسوقت برطانیہ عظمی کی نپولین بونا پارٹ شاہ فرانس سے
جنگ ہو رہی تھی - اور اس لڑائی مین انگریزون کی جان لڑی ہوئی تھی - ہر وقت اسیکا دہیان
تھا - اور ہر لحمہ اسیکا سامان تھا - لارڈ ولزلی کو اُس وقت دو فکر تھے - ایک یہ کہ ہندوستان
مین امن وامان قائم رکھے - اور دوسرے یہ کہ نپولین اس طرف کو بڑہے تو اُسکا تدارک کرے
غرض جسطرف نگاہ ڈالتا تھا دقت ہی دقت نظر آتی تھی - ہندوستانی ریاستونکی یہ کیفیت
تھی کہ رئیس آپس کی جنگ وجدال مین اپنی قوت ضائع کر رہے تھے - اور فراسیسون کی
پلٹنین بھرتی کرکے اُنکو اپنی گدی کا پشت وپناہ بناتے تھے - ادھر ٹیپو اس تاک مین لگا ہوا
تھا کہ فراسیسون سے دوستی کرکے انگریزون سے لڑائی شروع کر دے ✤

لارڈ ولزلی نے یہ بات ٹھان لی تھی کہ کچھ ہی کیون نہو ہند مین امن قائم کرنا چاہیے
وہ سمجھ گیا تھا کہ جب تک دولت انگلشیہ کو کل ہند مین اسقدر اقتدار نہ پیدا کرلیگی کہ اُسکے
حکم بغیر جنگ وصلح نہونے پائے اُسوقت تک یہان امن کا قائم ہونا دشوار ہے - اُس
نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ہند کا ہر ایک رئیس اسبات کا پابند کیا جائے کہ اپنے سارے
جھگڑے قضیے سرکار انگلشیہ کے روبرو پیش کرے اور جبتک سرکار اجازت نہ دے جنگ
پر آمادہ نہو - وہ چاہتا تھا کہ رئیسون نے جو فراسیسون کی پلٹنین نوکر رکھ لی ہین وہ

برطرف کردی جائین اور ہرایک رئیس کیا اندرونی اور کیا بیرونی سب دشمنون کے مقابلہ مین سرکارِ انگلشیہ کو اپنی پشت و پناہ سمجھے - خلاصہ یہ ہے کہ لارڈ ولزلی کی یہ تجویز تھی کہ سرکارِ انگلشیہ کو ہند مین شہنشاہانہ اقتدار حاصل ہو جائے اور وہ اپنی حکومت و سیاست سدا اُسی قائم رکھے ✤

لارڈ ولزلی کے عہد مین جو لڑائیان ہوئی تھین اب اُنکو لوگ بھول گئے ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ اُسکے معرکے وہ معرکے تھے جنہون نے سرکارِ انگریزی کو ہند کا شہنشاہ بنا دیا - ٹیپو لڑائی مین شکست کھاکر مارا گیا - نوابِ کرناٹک ٹیپو کے ساتھ سازو باز کرنیکے سبب ریاست سے معزول ہوا اور نوابِ بنگالہ کی طرح براے نام موروثی نواب اور سرکار کا پنشن خوار بنگیا - ہند کے سارے رئیسون نے فراسیسی ملٹنو کے نام کاٹ دیے - نظام حیدرآباد اور پیشوا نے عہد کر لیا کہ ہم سرکارِ انگریزی کی اجازت بغیر جنگ نکرینگے - اور اَور رئیس بھی ان شرائط کے منظور کرنے پر آمادہ ہوگئے - غرض لارڈ ولزلی نے جو ارادہ کیا تھا اُسکو پورا کیا - اور سرکارِ انگلشیہ کو وہ عظمت و قدرت حاصل ہونے لگی کہ جنگ ہو یا صلح اُسکے حکم بغیر وقوع مین نہ آئے ✤

۱۸۰۵ء مین لارڈ ولزلی ہند سے رخصت ہوا - اُسکے جانیکے بعد سرکارِ انگریزی کی تدبیر بدل گئی - انگلستان مین لوگ اُسکی تدبیر کو نہ سمجھے - اُنکے خیال مین یہ آیا کہ اُسکی تدبیر ہوسِ ملک گیری پر مبنی ہے - غرض اب سرکارِ انگریزی نے اپنی ہند کی سلطنت کو مختصر کرنا شروع کیا اور جو شہنشاہانہ اقتدار اُسکو حاصل ہوگیا تھا اُس سے دستکش ہونے لگی - نظام حیدرآباد اور پیشوا کو تو اُنکے اقرارون کا پابند رکھا مگر ملکراو اور سیندھیا کو لڑنے بھڑنے اور لوٹنے سے نہ روکا - صرف یہ شرط کر لی کہ سرکارِ انگریزی کے علاقہ مین قدم نہ دھرین ✤

سرکار کا اس تدبیر کو اختیار کرنا تھا کہ مرہٹے راجپوتون سے اور راجپوت آپس

بین لڑنے لگے اور افغان قزاق یعنی پنڈارے غارتگری کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑے
ہی عرصہ بین مالوہ اور راجپوتانہ بین بدعملی کی یہ نوبت پہنچی کہ لوگ چلا اُٹھے - پنڈارون
نے اس بدنظمی کی آگ کو اَور بھی بھڑکا دیا - ان لوگون کے اسطرح سر اُٹھانے سے ظاہر
ہے کہ اُسوقت ہندبین کس قدر بدانتظامی پھیل رہی تھی اور اُسکا مٹانا کیسا مشکل کام
تھا - یہ لوگ زوال سلطنت مغلیہ کے زمانہ بین جابجا ملک کو لوٹنے لگے اور مرہٹونکی طرح
لوٹ مار اور روپیہ وصول کرنیکو انہون نے اپنا وتیرہ ٹھیرالیا - یہ لوگ کسی خاص قوم کے
نہ تھے - بعض تو ان بین پٹھان تھے بعض جاٹ اور بعض مرہٹے - انکی غارتگری کے خوف
سے بعض رئیسون نے انکو جاگیرین دیدی تھین اور بعض کچھ نقدروپیہ دیا کرتے تھے ؞

حقیقت یہ ہے کہ پنڈارے سپاہی نہ تھے نامرد بدمعاش تھے - انکا کام لڑنا نہ تھا
غارتگری تھا - جہان انکا قدم جاتا تھا وہ جگہ بےچراغ ہوجاتی تھی - جو مال واسباب
یہ اپنے ساتھ اُٹھاکر نہ لیجاسکتے تھے اُسکو خاک سیاہ کرجاتے تھے - جہان کہین انکے پہنچنے
کی خبر ہوتی تھی وہانکے لوگ ڈر کے مارے گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے - یہ پہنچکر
گانوکے گانوکو آگ لگا دیتے تھے اور زرو زیور نکالنے کے واسطے مردون اور عورتونپر
بڑے بڑے ظلم وستم کرتے تھے اور اذیت پہنچاتے تھے - جسطرح سترہوین اور اٹھارہوین
صدی بین مرہٹے ہرسال لوٹ کو نکلا کرتے تھے اسیطرح اب انکا دورہ ہوتا تھا -
چند سال تک تو یہ لوگ مالوہ اور راجپوتانہ ہی بین لوٹ مار کرتے رہے - پھر شامت
جو آئی تو بڑھتے بڑھتے سرکار انگلشیہ اور اُن رئیسون کے علاقون بین بھی دھاڑین
مارنے لگے جو سرکار سے رابطۂ اتحاد رکھتے تھے -

اسی عرصہ بین سرکار انگلشیہ کی نیپال سے لڑائی آپڑی - یہ ملک کوہ ہمالیہ کی
ایک گھاٹی بین واقع ہے - ابتدا بین یہان منگول قوم کے لوگ گوتم بدھ کے پیرو آباد
تھے - کسی زمانہ بین جسکو اب بہت عرصہ ہوا راجپوتون نے اُنکو مغلوب کیا - پھر

اٹھارہوین صدی کے وسط مین گورکھون کے راجہ نے غلبہ پایا۔ ان لوگون کی کچھ عرصہ بعد پہاڑون پر قناعت نکر کے میدان مین اُترنا شروع کیا اور سرکارِ انگلشیہ کے علاقہ پر دست درازی کرنے لگے۔ اسلئے سرکار کو مجبوراً ان سے لڑنا پڑا۔ ۱۸۱۵ء اور ۱۸۱۶ء مین گورکھون سے جو لڑائیان ہوئین اُنکا مفصل حال بیان کرنا کچھ ضرور نہین معلوم ہوتا۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ گورکھے صلح کے خواستگار ہوئے اور جو نقصان اُنہون نے کیا تھا اُسکا معاوضہ بھر دیا اور پھر باہم کچھ دشمنی نرہی اُس وقت سے سرکارِ انگلشیہ اور گورکھون مین بڑی دوستی ہے۔

جن دنون مین نیپال سے لڑائی ہو رہی تھی مرہٹونکی ریاستین بھی جوش مین بھرآئین اور پیشوا سرکارِ انگریزی سے مخالفت کرنے لگا۔ اس پیشوا کا نام باجے راؤ تھا۔ اور یہ وہی شخص تھا جس نے لارڈ ولزلی کے وقت مین یہ اقرار کیا تھا کہ مین سرکارِ انگلشیہ کی اجازت بغیر کسی سے جنگ نکرونگا۔ اب سیندھیا اور ہلکر اور اَور مرہٹے سردارون نے اُسکو انگریزونکی اطاعت سے باہر ہونیکے لئے اُبھارا۔ اُنکے کہنے سننے سے باجے راؤ ایکبارگی لڑائی پر اُتر پڑا۔ اس وجہ سے وہ جنگ پیدا ہوئی جسکو ۱۸۱۷ء و ۱۸۱۸ء کی جنگ مرہٹہ کہتے ہین۔ اور اُسکا انجام یہ ہوا کہ سرکارِ انگلشیہ کو پھر ہندمین اقتدارِ شہنشاہانہ حاصل ہوگیا۔ پیشوا گدی سے اُتار اگیا۔ اور کیا راجپوت کیا مسلمان کیا مرہٹے سب رئیسون نے سرکارِ انگلشیہ کی عظمت و بزرگی کو مان لیا۔ اور یہ عہد کیا کہ ہم اپنے سارے تنازعات مین سرکار انگریزی کو پنچ بنائینگے اور سرکار کی اجازت بغیر جنگ نکرینگے۔ پنڈاروںکے سرگروہ بھی سرکارِ انگلشیہ کی عظمت و شوکت دیکھکر دب گئے اور سرکار نے اُن سے یہ وعدہ کر لیا کہ جو زمین تمہارے قبضہ مین ہے اور جو روپیہ تمکو وصول ہوتا ہے اُس سب پر بدستور تمہارا تصرف رہیگا بشرطیکہ تم لوٹ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور امن مین خلل اندازنہو۔

۱۸۱۸ء سے ہندمین برابر امن رہاہے۔ البتہ کبھی کبھی بنظر سیاست و انتظام سرکار کو مجبوراً ہتیار اُٹھانے پڑے ہین۔ پُرانی لڑائیان رفت وگزشت ہوئین۔ راجپوت مسلمان

اور مرہٹے سب کے سب باہم محبت والفت کا دم بھرتے ہین - پنڈارون کا دغدغہ بالکل مٹ گیا ؀
سنہ ۱۸۲۴ع مین اور پھر سنہ ۱۸۵۲ع مین اہلِ برہما کی دست درازی کے سبب سرکارِ انگلشیہ کو
اُن سے لڑنا پڑا - دونو لڑائیون کے بعد کچھ علاقہ سرکار کے ہاتھ آیا اور اب وہ صوبہ برٹش
برہما کے نام سے مشہور ہے ؀

سنہ ۱۸۴۰ع مین شمال مغرب کی طرف فتنہ وفساد نے سر اُٹھایا - کئی سو برس سے پنجاب مین بدعملی
چلی آتی تھی اور خونریزیان ہوا کرتی تہین - سکھو نکو جو پہلے جنگجو نہ تھے اُنکے گرو نے ایک نئے
مذہب کی تلقین کی - اس گرو کا نام گوبند تھا - اس نے ہندوؤن کے مذہب کی خالص وحدانیت
کو مسلمانون کی اُس طرزِ حکومت کے ساتھ ملادیا تھا جو ابتدا مین اس قوم مین تھی - یعنی مسلمانون
کی طرح سب سکھ برابر تصور کئے جاتے تھے - اور جسطرح مسلمان بجاے کسی بادشاہ کے برادرانِ
دین کے سپاہی تھے - اسی طرح یہ بھی خالصہ یعنی سکھونکے گروہ کے سپاہی تھے - اور جسطرح
اہلِ اسلام خلیفہ کی اطاعت کرتے تھے - اسی طرح یہ سب اپنے مرشد یعنی گرو گوبند کے جانشین کا
حکم مانتے تھے - خالصہ کے کئی جتھے تھے اور ہر ایک جتھے کو مثل کہتے تھے - ہر ایک مثل کا سردار جنگ
کے وقت اُن کا پیشرو تھا اور امن کے زمانہ مین اُنکا پنچ ؀

سکھون کے اوضاع واطوار ایسے نہ تھے کہ اُن سے اُنکے مذہب کو کچھ فخر ہوتا - اُن کے سردار
اکثر قزاق تھے - جو آدمی تیر سے درخت کو چھید سکتا یا تلوار سے شیر کو مار سکتا تھا وہی اپنے ساتھ
کچھ سوار لیکر سردار بنجاتا تھا - ساتھیون کی تنخواہ کا کچھ ذکر نہ تھا - سردار اپنے ہمراہیون سے
صرف اتنی بات کا خواستگار تھا کہ گھوڑا اور بندوق اُنکے پاس موجود ہو - اور سوار سردار سے
صرف اس امر کے طلبگار تھے کہ اُسکے جھنڈے کے ساتھ ہوکر خدا اور گرو کے نام سے لوٹ مار
کرین[۱] ؀

---

[۱] پنجاب کے رؤسا اور راجاؤن کی مفصل تاریخین مصنفہ مسٹر لیپل گریفن دیکھو ؀

اٹھارہوین صدی کے اخیر مین اس فرقہ مین رنجیت سنگھ کا ظہور ہوا - اسکی ذات مین سیواجی اور حیدر علی کی سی ساری فطرت و بیباکی موجود تھی - ملک پنجاب مین ستلج کے شمال کی طرف اُس نے ایک سلطنت کی بنیاد ڈالی مگر لقب شاہی اختیار نہین کیا - یہ شخص ایسا جابر تھا کہ سکھہ اُسکے عہد مین کان نہ ہلا سکتے تھے - اور اگرچہ حقیقت مین اُنکا حاکم تھا مگر اپنے تئین خالصہ جی ہی کہتا تھا اور اس فرقہ کا سرگروہ بتاتا تھا - جو لڑائی وہ لڑتا تھا سرکار اور گرو گوبند کے نام پر لڑتا تھا - اور جو فتوحات حاصل ہوتی تھین وہ خالصہ کی فتوحات سمجھی جاتی تھین *

انگریزون کے ساتھ رنجیت سنگھ کی ہمیشہ بڑی دوستی رہی - جب ۱۸۰۹ء کے قریب اُس نے ستلج کے جنوب کی طرف سکھونکی ریاستونکو مغلوب کرنا شروع کیا تو سرکار انگلشیہ نے اسکو اطلاع دی کہ یہ ریاستین ہماری حمایت مین ہین - اس کے بعد اُس نے کبھی انگریزی علاقہ کی طرف رُخ نہین کیا - ۱۸۳۹ء مین رنجیت سنگھ مرگیا اور اُسکے بعد کوئی ایسا نہوا جو سکھہ سردارونکو قابو مین رکھتا - ۱۸۴۵ء مین سکھون نے انگریزی علاقہ پر حملہ کیا - اسوجہ سے لڑائی شروع ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب نے گورنر جنرل کی اطاعت قبول کی - سرکار انگلشیہ نے چاہا کہ پنجاب مین اپنی حمایت سے سکھون ہی کی حکومت برقرار رکھکر امن وامان قائم کرے مگر یہ بات بن نہ آئی ۱۸۴۹ء مین سکھون نے پھر سر اُٹھایا - اسلئے پھر جنگ شروع ہوئی - یہ جنگ اُسوقت ختم ہوئی جب انگریزون نے مقام گجرات مین ایک بڑی نمایان فتح حاصل کی اور اُسکے بعد ملک پنجاب قلمرو سرکار انگلشیہ مین شامل ہوگیا *

ہند کی باقی تاریخ لکھنے کی یہان ضرورت نہین معلوم ہوتی - صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جہانتک ہوسکا ہے امن وامان قائم رکھا گیا ہے - ہان ۱۸۵۷ء مین سپاہ کی بغاوت سے اُس مین خلل آگیا تھا مگر بہتر ہے کہ اس موقع پر اس فتنہ و فساد کی حکایت قلم انداز کیجائے اور جلسۂ قیصریہ کی کیفیت لکھی جائے *

پانچوان باب

جلسۂ قیصریۂ دہلی

جلسۂ قیصریہ عین مناسب وقت پہ ہوا ہے عظیم الشان ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر جس نے مدت
دراز تک ہند میں حکمرانی کی تھی غدر ۱۸۵۷ء کے ساتھ رخصت ہوگئی تھی - اور جزائر برطانیہ
کی ملکہ نے ہند کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لیلی تھی - اگر حضرت ملکۂ معظمہ چاہتیں تو اسیوقت
لقبِ قیصرِ ہند اختیار کرسکتی تھیں مگر موقع مناسب نہ تھا کیونکہ لقبِ شاہنشاہی کے اعلان کے
ساتھ بغاوت و بیوفائی کا ذکر ہوتا - اور اسوجہ سے ایک ایسے واقعہ کو جس سے بڑھکر ہند کی
تاریخ عہدِ انگلشیہ میں کوئی مکروہ واقعہ نہیں ہے دوام کے لئے شہرت ہو جاتی - پرتگال
کی ایک ملکہ نے ایکدفعہ از راہِ طنز علاقۂ گوا کے ایک بیلاری کی نسبت یہ کہا تھا کہ اس نے عیسائیون
کی طرح فتح کیا اور بت پرستون کی طرح جشن کیا - یہی طعنہ ہماری ملکہ پر عائد ہوتا - دلی کا جلسۂ
قیصری ایسے وقت مین ہوا ہے جبکہ ہند مین ہر طرف امن ہی امن تھا - یہ تقریب کسی
فتح کے حاصل کرنیکے بعد نہین ہوئی بلکہ سراسر امن کے ایام مین ہوئی ہے جبکہ غدر ۱۸۵۷ء
کے سوا ساٹھ برس سے برابر قائم ہے - یہ سچ ہے کہ سرحدون پر کچھ فتنہ و فساد رہا ہے مگر ہند کے
اندر کبھی امن مین خلل نہین آیا - اور کبھی بیرونی دشمن نے ہند مین دخل نہین پایا -
جلسۂ قیصریہ نے ملکۂ برطانیہ کو قیصرِ ہند بنایا ہے یعنی اس تقریب نے ملکۂ معظمہ کو ہند کے
تختِ شاہنشاہی پر بٹھایا ہے - اور یہ رسم گویا ایسی ہے جیسے راجاؤن مین راج تلک کی رسم
ہوتی ہے - ملکہ کی سلطنت امن کی سلطنت ہے - نہ ملک کے اندر کہین فتنہ و فساد - نہ باہم
کسی سے پرخاش و عناد - ہند مین پرانے دشمن قومی دوست بنگئے ہین - اور اگلے زمانہ کے

لڑائی جھگڑے فراموش ہوگئے ہین - خطاب قیصری کا اعلان فتح و ظفر کا شادیانہ نہین ہے - بلکہ جو لوگ طریق اطاعت و ہوا خواہی سے منحرف ہوگئے تھے اُنکے لئے عفو قصور کا اشتہار اور اُنکے حال پر ملکہ کی مرحمت کا اظہار ہے - اس موقع پر ہند کے تمام رؤسا اور رعایا کے لئے سراسر مسرت و خوشی کا سامان تھا - کسی فتح یا شکست کا خیال ایسا نہ تھا جو اُنکے دلون کو پژمردہ و مکدر کرتا ؛

خطاب قیصر ہند اختیار کرنے کے واسطے ایسے جلسہ کا ہونا ضرور تھا - اس ملک کے راجہ اور نواب مدت سے ملکہ معظمہ کو شاہنشاہ ہندمان چکے تھے اور اس لقب سے وہ بخوبی واقف تھے چنانچہ جب اسکا اعلان کیا گیا تو وہ نہایت خوش ہوئے - بعض لوگ اسکو شاہزادہ عالم عالیشان پرنس آف ویلز کے ہند مین تشریف لانے کا نتیجہ سمجھے اور شاہزادہ کی تشریف آوری اور خطاب قیصری دونون سے نہایت مسرور ہوئے اور ان دونو امور کو اس بات کا ثبوت سمجھے کہ خود ملکہ معظمہ اور دولت انگلشیہ اب ہند کے کاروبار مین زیادہ توجہ کرتی ہین - یہ کہنا مبالغہ نہین ہے کہ ہند کے راجاؤن کے نزدیک یہ تقریب صرف ایک نئے لقب کا اختیار کرنا ہی نہ تھی بلکہ اس سے بہت کچھ بڑھکر تھی - اس سے ظاہر ہے کہ نئے خطاب کا اشتہار صرف گزٹ کے ذریعہ سے مشتہر کر دینا نہ شایان تھا اور نہ قرین مصلحت ؛

سب لوگون کی خوشی اسی مین تھی کہ نئے خطاب کا اعلان ضرور ایسا ہو کہ روبرو ہم اور اس تقریب مین سب احاطون کے حکام ذوی الاقتدار اور رؤسائے خود مختار اور امرائے با وقار شریک ہون - یہ موقع رئیسو نکو اس بات کے جتانے کے لئے بھی بہت مناسب تھا کہ نئے خطاب کے اختیار کرنے سے اُن تعلقات مین جو سرکار کو اُنکے اور رعایا کے ساتھ ہین کوئی ایسی تبدیل نہوگی جس سے اُنکا کچھ نقصان ہو یعنی اسوقت اہل ہند کو اس بات کا یقین کرانا آسان تھا کہ قیصر ہند کے سایۂ عاطفت مین اندیشہ کی کوئی جگہ نہین بلکہ بہبود کی امید ہے ؛

غرض دربار شاہنشاہی ایک بڑے پولیٹکل اور تاریخی واقعہ کے مشتہر کرنیکے لئے مبارک

منعقد تھا۔ یہ ایسی تقریب تھی کہ ہند کے راجہ اور نواب اسکی حقیقت بخوبی سمجھ سکتے تھے اور صرف اسی تقریب سے لوگونکے دلون مین یہ بات بٹھائی جا سکتی تھی کہ سرکارِ انگلشیہ اب ہند مین درحقیقت سورج بنسی اور چندر بنسی راجاؤنکی قائم مقام ہے یعنی جسطرح پہلے زمانہ مین سورج بنسی اور چندر بنسی راجہ بھرت کھنڈ کے مالک تھے اسیطرح اب سرکارِ انگریزی ہند مین اقتدار شاہنشاہی رکھتی ہے۔ اس خبر سے کہ ہند کے کُل حاکم کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی ایک ہی جگہ جمع ہو گئے سبکے اندیشے اور شبہے رفع ہو گئے۔ اور جون جون اس دربارِ عظیم الشان کی تیاری کی خبرین پہنچتی رہین رئیسون اور امیرونکا شوق بڑھتا گیا۔ انکو اس امر کے دریافت کرنیکا بڑا شوق تھا کہ دربار مین کیا کیا کارروائی ہوگی اور کسطرح ہوگی۔ ہند کے رئیس کیا راجپوت کیا مسلمان اور کیا مرہٹے جنہون نے نہ کبھی ایک دوسرے کی صورت دیکھی تھی اور نہ آپس مین گفتگو کی تھی اور جنکے بزرگ کئی پشت تک باہم لڑتے رہے تھے سرکارِ انگلشیہ کے سایۂ عاطفت مین باہم دوستانہ ملاقاتین کرنے اور خطابِ قیصری کی تقریب مین شریک ہونے پر راضی ہو گئے۔ گورنمنٹ ہند کو یہ اندیشہ ہونے لگا تھا کہ بہت سے رئیس جو دربار مین شریک ہونا چاہتے ہین اُسکے مصارف کے متحمل نہو سکینگے چنانچہ اس باب مین بار بار حکم احکام جاری کیے گئے مگر ایسا کوئی رئیس تھا جو صرف خرچ کا منہہ کر کے ایسے عظیم الشان دربار مین آنے سے باز رہتا جس مین شریک ہونا نہ صرف اعلیحضرت ملکۂ معظمہ کے ساتھ اُنکی ارادت و عقیدت کا اظہار سمجھا جاتا تھا بلکہ دولتِ انگلشیہ کی تاریخ مین سب سے بڑا واقعہ متصور تھا۔

یہان سے ظاہر ہے کہ جلسۂ قیصریہ سے غرض یہ تھی کہ کیا رعایا اور کیا رؤسا سب کو سلکِ ہوا خواہی ملکۂ معظمہ مین منسلک کیا جائے اور رئیسون اور گورنرون اور فرنگی اور دیسی افسرونکو ایک بڑی تقریبِ عام مین جمع کیا جائے کہ وہ سب آپس مین ملاقاتین کرین۔ دربار شہرِ دہلی کی فصیل کے اندر نہین کیا گیا بلکہ شہر کے اردگرد ڈیرے خیمونکا ایک اور شہر بسایا گیا تھا۔ ممالکِ شرقیہ مین شاہنشاہی دربار ہمیشہ اسیطرح ہوتے آئے ہین۔

بادشاہون راجاؤن اور امیرون نے شہرون اور قلعون کی گرمی سے بچکر اسیطرح باغون اور کھیتون مین ڈیرے جمائے ہین۔ ڈیرون کے شہر کھلے میدانون مین اسطرح دم کے دم مین نمودار ہوگئے ہین جسطرح قصہ کہانیون مین قلعے اور محل پیدا ہو جاتے ہین کیخسرو اور افراسیاب چنگیز خان۔ اور تیمور ان سب کے عہد مین یہی دستور تھا ⁂

دہلی مین انگریزون کے ڈیرون کی یہ پہچان تھی کہ اُنپر سادگی برستی تھی۔ ہر لشکر مین عموماً داہین بائین خیمونکی دو قطارین تھین اور بیچمین چوڑا رستہ چھوڑا ہوا تھا۔ اسکے ایک طرف درباری خیمہ نصب تھا اور دوسری طرف سے آمد و رفت تھی پھر بعض لشکرون مین تو اس رستہ مین گھاس لگائی تھی۔ پھولونکی کیاریان کاٹی تھین۔ اور بعض مین دونو طرف پٹریان چھوڑکر سڑک بنائی تھی اور اُسپر توپے بچھائے تھے۔ درباری خیمے اور ڈیرے ہر ایک افسر کی حیثیت کے موافق تھے۔ ویسرائے کے لشکر مین درباری خیمہ سن کے کپڑے کرمچ کا ایک بڑا محل تھا۔ اور اَور ڈیرے بھی اسی کے تھے۔ مگر گورنرون اور لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون کے لشکرون مین اس سے گھٹکے تھے غیر ریاستون کے کانسلون اور اتاچیون اور اخبارون کے اڈیٹرون کی فرودگاہون مین کھانیکے واسطے بھی خرگاہ ہی استادہ تھے ⁂

راجاؤن اور نوابون کے لشکرون کی صورت کچھ اَور تھی۔ ہر ایک راجہ اور سردار کے لشکر کے لئے جگہ مقرر کردی گئی تھی اور انکو اختیار تھا کہ جس طور پر چاہین اسے آراستہ کرین۔ بہت سے لشکر قدیم وضع کے تھے یعنی جیسے مغلون کے زمانہ مین ہوا کرتے تھے۔ ان مین سے بعض کے خیمے سرخ اور نیلے تھے اور انکی چوبونکے لٹو سنہری تھے یا انپر کچھ اَور آرایش تھی۔ اکثر لشکرون کے گرد رنگین قناتین لگی ہوئی تھین کہ باہر کے لوگونکی نظر اندر نہ پہنچ سکے۔ قناتونکی چوبین بانس کی تھین اور انپر سنہری لٹو یا پھل لگے ہوئے تھے ⁂

نوابون اور راجاؤنکے لشکرون کے گرد سوار رنگ برنگ کی زرق برق وردیان

پہنے جھنڈیان ہاتھون مین لیے کھڑے رہتے تھے۔ شتر سوار ہر طرف انگریزون اور ہندوستانیونکے لشکرون مین دوڑتے پھرتے تھے۔ بڑے بڑے ہاتھی طرح طرح کے سازوسامان سے آراستہ ہر طرف چلتے پھرتے نظر آتے تھے۔ ہندوستانیونکے لشکرون مین ایک عجیب چہل پہل رہتی تھی۔ اکثر انگریزی باجا بجتا رہتا تھا۔ یا تاشے مرفے کی صدا بلند رہتی تھی مگر پھر بھی وہ غل شور نہ تھا جو ایسے موقعونپر یوروپ کے ملکون مین ہوتا ہے ہند کے لوگون کا خاصہ ہے کہ کیسا ہی عالم سرور و انبساط کیون نہو اور کتنا ہی جوش و ولولہ طبیعت کو کیون نہ اُبھارے یہ کبھی اپنی ثقاہت و متانت کو نہین چھوڑتے اور طبیعت کو اپنے قابو سے نہین نکلنے دیتے۔ یہی کیفیت ان کے لشکرون مین تھی +

انگریزون کے لشکر اکثر اُس مقام پر تھے جہان ۱۸۵۷ء مین انگریزی فوج پڑی ہوئی تھی۔ ایک طرف تو وہ پہاڑی تھی جہان سے اُس زمانہ مین انگریزی توپونکا گولا شہر پر برستا تھا اور دوسری طرف وہ نہر تھی جو نجف گڑہ کی جھیل مین سے نکلتی ہے اور اُس وقت انگریزی فوج کی پشت پر تھی۔ مختلف لشکرون پر نگاہ ڈالنے سے ممکن نہ تھا کہ زمانہ غدر کے محاصرہ کی کچھ کچھ باتین یاد نہ آئین اور جو تبدلات عظیم اس عرصہ مین واقع ہوئی ہین اُنکا خیال نہ گذرے۔ وہ مقام جو غدر کے زمانہ مین گورون اور کالونکا رزمگاہ تھا آج وہان انگریز اور ہندوستانی باہم دوستانہ ملاقاتین کرتے تھے جہان اُس وقت گولے اور گولیان برستی تھین۔ سیل کے گولے آکر پھٹتے تھے۔ اور دن رات قتل و تباہی کا نقشہ جما ہوا تھا وہان اب سرور و انبساط کا سمان بندھا ہوا تھا +

ویسرائے کے نزول اجلال سے کئی دن پہلے ہند کے ہر ایک علاقہ کے لوگ لشکرون مین آنے شروع ہو گئے تھے۔ خاص دہلی اور اُسکے گرد نواح مین جو جو عمارتین قابل دید ہین وہ سب دیکھ بھال چکے تھے۔ قطب صاحب کے منار لوہے کی لاٹھ اور تغلق آباد کے کھنڈرونکا بیان اگرچہ پہلے ہو چکا ہے لیکن یہ ایسی عمارتین ہین کہ انکو جب دیکھو جب

ہی نئی باتین یاد آتی ہین - قطب صاحب کی لاٹھ اور اُسکے آس پاس کی عمارتین اُس مذہبی حرارت کی شہادت دیتی ہین جو تاریخ سے اچھی طرح عیان نہین ہوتی - اسکے دیکھنے سے یہ بات یاد آتی ہے کہ ہندوؤنکے مندر ڈھائے گئے اور اُنکے پتھرون سے ستوندار قصر بنائے گئے - ہندوؤنکے دیوتاؤنکی مورتین جن کو چھ سو سات سو برس ہوئے کہ مسلمانان بتشکن نے توڑا اور زخمی کیا تھا آجتک وہان نظر آتی ہین ⁂

جو مسلمان ابتدا مین یہان آئے تھے اُنھون نے اگرچہ بتونکے توڑنے اور بُت پرستی کو مٹانے مین سعی کی مگر اس مین کلام نہین کہ ان لوگون مین جوش و ولولہ بہت تھا اور انکے خیالات بہت بلند تھے - قطب صاحب کی لاٹھ اور اُسکے آس پاس کی بہت سی عمارتون پر قرآن کی آیتین کندہ ہین - جسکا جی چاہے آج جاکر پڑھ لے - ولیون کے مزار اُنکے اعتقاد کی شہادت دیتے ہین - قطب کی لاٹھ کے بنانے والون نے یہ سوچا تھا کہ یہان ایک بہت بڑی مسجد بناکر ہندوستان و پنجاب مین اسلام کی ظفرمندی کا ڈنکا بجا دین - معلوم ہوتا ہے کہ اس لاٹھ کو اُنھون نے مسجد کا مادنہ بنانا چاہا تھا چنانچہ اسی قسم کا ایک اَور منار تھوڑے فاصلہ پر پیچھے ایک سلطان نے بنانا شروع کیا مگر وہ پورا نہوا اور اب تک ویسا ہی پڑا ہے - اگر یہ منار بھی بنجاتا تو دونو منارونکے بیچ مین ایک ایسی عالیشان مسجد بنتی جو پہلی مسجد سے کہین بڑی اور سینٹ پیٹر[1] اور سینٹ پال کے گرجاؤن سے بھی بڑھکر شاندار ہوتی ⁂

اس زمانہ کی دلی جسکو اہل اسلام شاہجہان آباد کہتے ہین اُسکو دو سو برس سے کچھ اوپر ہوئے کہ اورنگ زیب کے باپ شاہجہان نے آباد کیا تھا - لیکن یہ بات اندرپرست کی بربادی کے زمانہ سے برابر چلی آتی ہے کہ یہ مقام ممالک ہند کا تختگاہ رہا ہے -

[1] سینٹ پیٹر شہر روما مین پترس حواری کے نام کا ایک بڑا عالیشان گرجا ہے اور سینٹ پال شہر لندن مین پولوس حواری کے نام کا گرجا وہانکے سارے گرجاؤن سے بڑا ہے ⁂

چنانچه پہلے زمانہ کے سارے سلاطین اسلام کی تخت نشینی کا جشن دہلی وسطی مین ہوا ہے -
اور خاندان مغلیہ کے بادشاہ جو اُنکے بعد اسملاک پر قابض ہوئے اگرچہ اُنمین سے کسی نے
آگرہ کو اور کسی نے لاہور کو اپنا دار الخلافہ بنایا مگر وہ اصل بادشاہ اُسیوقت سمجھے گئے جب
دہلی مین آکر تخت نشین ہوئے ✣

شاہ جہان آباد مین بہت سی عمارتین مغلون کے زمانہ کی یادگار موجود ہین -
شہر پناہ کے اندر جامع مسجد ہند کی نہایت عالیشان عمارتون مین سے ہے - قلعہ اور بادشاہی
محل بھی شہر کے اندر ہی ہین - اسی قلعہ کے دیوانِ عام مین فرانس کے ایک حکیم بر نیر
نامی نے اورنگ زیب کو زیب دہِ اورنگ دیکھا تھا - رؤسا اور اُمرا سب اُسوقت دست بستہ
تخت کے گرد کھڑے تھے اور سامنے محراب کے اوپر سنہری حرفون مین یہ شعر کھدا ہوا تھا -
اگر فردوس بر روے زمین ست — ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ✣ چاندنی چوک
کا بازار جو مشہور روزگار ہے وہ بھی شہر کے اندر ہے - یہان اکثر جوہریون اور شال والون
کی دکانین ہین ✣

عالی جناب نواب معلی القاب ویسرائے کشور ہند کی سواری دہلی مین ہفتہ کے دن ۲۳
دسمبر ۱۹۱۲ء کو سہ پہر کے وقت نکلی - اس روز صبح سے ہر شکر مین دھوم دھام کا غل پڑا
ہوا تھا - سارے شہر مین آمد آمد کا شور مچا ہوا تھا - ہر ملک اور ہر قوم کے آدمی موجود تھے -
کہین بانکے پٹھان جسم کے قوی و توانا چہرے ایسے جیسے انار کا دانہ چلتے پھرتے نظر آتے تھے -
کہین قلات کے بلوچی کالی کالی زلفین چھوڑے لمبی لمبی ڈاڑھیان بڑھائے دکھائی دیتے
تھے - کہین بنگالی شال اوڑھے اور چھوٹی گول ٹوپیان سر پر دھرے جاتے تھے - کہین
ہندوستانی سبز و زرد وردی وار کمریان پہنے پھرتے تھے - رجواڑون کی پوشاک ساٹن اور
ریشم کی کچھ ایسی تھی کہ اسکا بیان کرنا مشکل ہے - سیام کے لوگ انگریزی لباس پہنے ہوئے
تھے - خلاصہ یہ ہے کہ غریب غربا کے موٹے جھوٹے کپڑون سے لیکر راجپوت اور

مرہٹے سردار وکنی زربفت وکمخاب کی پوشاک اور جیغہ و سرپیچ دار دستارون تک طرح طرح
کے رنگ اور طرح طرح کے لباس نظر آتے تھے ✣

جس قدر انگریزی فوج اسوقت دہلی مین موجود تھی سب کی سب سواری کے گذرگاہ پر
صف بستہ کھڑی تھی اسکے سوا خود مختار رئیسون سے کہا گیا تھا کہ سب اپنی اپنی فوج اور جلوس
کو سڑک پر دو رویہ جابجا انگریزی فوج کے بیچ مین استادہ کردین اور انکی وضع اور تراش خراش
انکی قوم اور انکے دستور کے موافق ہو - راجپوتانہ کے رئیسون کی فوج اور جلوس لوتھین سڑک
کے دونو طرف نجف گڑہ کی نہر کے قریب سے لیکر چاندنی چوک تک کھڑا کیا گیا تھا -
پنجاب کے رؤسا کی فوج لاہوری دروازہ کے باہر جمائی گئی تھی - مہاراجہ گائکواڑ بڑودہ
اور مہاراجہ میسور اور نواب نظام حیدرآباد کی فوج اس سڑک کے دونو طرف قائم کی گئی تھی جو پہاڑی
پر باوٹے تک چلی گئی ہے - بمبئی ممالک مغربی و شمالی - ممالک متوسط - بنگال -
مدراس - اور وسط ہند کے راجاؤن کی فوجین اور مقامات پر استادہ کی گئی تھین -
اور راجاؤن کی فوجون کے بیچ بیچ مین جابجا سارے رستہ پر برابر انگریزی فوج تھی ✣

رئیسون کی تزک و شان اور شکوہ و تجمل ایسا تھا جیسا کہ ہونیکا حق ہے - ہاتھیون کی
لمبی لمبی قطارین جابجا قرینے سے کھڑی تھین انکے ساز و سامان اور ہودے ایسے زرق برق
تھے جیسے کہ تہوارون کے موقعہ پر یا کسی اور بڑی رسم و تقریب کے وقت ان کے
دار الخلافون مین ہوا کرتے ہین جھولون پر سنہری روپہلی زردوزی کام تھا یا سرخ
اور نیلے رنگ کی بہار تھی - ہودے کیا تھے - سونے چاندی کے تخت تھے - ہر ایک
کی شکل نرالی - ہر ایک کی وضع جدا - بہت سے ایسے تھے جن پر نہایت عمدہ منبت کاری
کا کام تھا اور عجیب عجیب بیل بوٹے اور طرح طرح کی شکلین کڑہی ہوئی تھین - بعض ہاتھیون پر
شیر اژدہے یا ہاتھی کی مورتین - بعض پر دیوتاؤن اور نامی گرامی سورماؤن کی صورتین - بعض
پر چاند اور سورج کی جگمگاتی ہوئی شکلین تھین - اور یہ اسبات کی علامت تھی کہ جن جن سردارون

کے یہ ہاتھی ہین وہ چندر بنسی اور سورج بنسی راجہ ہین ✤
سواری کی گزرگاہ پر سب سے زیادہ دیکھنے کے قابل جنگی ہاتھی تھے اُن پر جنگجو سورما تن پر زرہ بکتر سجائے سر سے پانوتک ہتیار لگائے بیٹھے تھے - ان ہاتھیوںکے دانتونپر فولادی نوکین چڑھی ہوئی تھین - مستکون پر فولاد کی چمکتی ہوئی ڈھالین لگی ہوئی تھین - سونڈونپر لوہے کا جال پڑا ہوا تھا - پشت پر فولادی ہودے ایسے سجے ہوئے تھے جنپر گولیان اور گولے اثر نکر سکتے تھے - ہودون مین جو سپاہی بیٹھے تھے وہ سر سے پانوتک لوہے مین ڈوبے ہر قسم کے ہتھیار بندوق برچھی تیر تلوار سجائے پستول پیش قبض خنجر کمر مین لگائے ہوئے تھے - غرض یہ ہے کہ اگلے زمانہ کے ہندو سورماؤن کی طرح سر تا پا غرقِ آہن تھے ✤

ہاتھیونکے علاوہ سوارون کے بھی پرے کے پرے تھے جنکے بدن پر زرہ سر پر فولادی خود سجے ہوئے تھے - مگر جلم بعض کے چہرون پر تھی - اور بعض کے نہ تھی - افسرون کے سینہ اور پشت پر چار آئینے جگمگا رہے تھے - اور خودون مین پر لہرا رہے تھے - اُن کے گھوڑونپر بھی کلغیان لگی ہوئی تھین - بعض تو صرف پرون کی تھین - اور بعض سونے چاندی کی بنی ہوئی تھین - گھوڑونپر چار جامے جھڑان سنہری روپہلی کام کے پڑے تھے - ان کے علاوہ بہت سے کوتل گھوڑے بھی مختلف مقامات پر ساز و یراق سے آراستہ کھڑے تھے ✤

بڑودہ کی سونے چاندی کی توپون پر بھی سب کی نگاہ پڑتی تھی - ایسی توپونکا ڈھالنا اہل ہند ہی کا حصہ ہے - اور یہ انھی لوگونکا ایجاد ہے - بھلا یہ خیال مشرقی لوگونکے سوا کس کے دماغ مین آسکتا ہے کہ جو چیز زرگر کے برتاؤ مین آئے اُس سے ایک نہایت مہیب آلۂ جنگ بنائے یہ توپین چہ پنی تھین اور دھوپ مین ماہی مراتب کیطرح ڈلک رہی تھین - سونے کی توپ کے پھڑپیے تو چاندی کے تھے اور چاندی کی توپ کے پھڑپیے سونے کے تھے - گجرات کے

نہایت عمدہ بیل ان توپون مین جُتے ہوئے تھے - یہ وہ قوی ہیکل بیل ہین کہ ملکہ الزبتھ کے زمانہ
سے جو سیّاح مغربی ہند مین آیا اُس نے انہین سراہا اور دیکھکر دنگ رہگیا - چاندی کی توپ
کے بیلون کے سینگون پر سونے کی سنگوٹیان چڑھی ہوئی تھین - اور سونے کی توپ کے بیلون
کے سینگون پر چاندی کی - اُن کی پیٹھ پر زردوزی اور زربفتی جھولین پڑی ہوئی تھین اور
اتنی لمبی تھین کہ زمین تک لٹکتی تھین ✤

جس روز سہ پہر کو سواری نکلیگی اُس روز کی صبح کی کیفیت کچھ نہ پوچھو - بادل کا آسمان پر کہین
نام نہ تھا - آفتاب کی صاف شعاعون نے ہر ایک شئے کے رنگ روپ کو دوبالا کر دیا
تھا - اور جنوری کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے دھوپ کی حدت بہت کم کر دی تھی - سارے
شہر مین ایک بڑا میلا لگا ہوا تھا - ہر ایک مقام پر جہان سے سواری نظر آسکتی تھی لوگون کے
ٹھٹ کے ٹھٹ جمع تھے - دروازے کھڑکیان برآمدے چھتین غرض کوئی مقام تماشائیون سے
خالی نہ تھا - کہین کہین بازارون مین بیرقین لگی ہوئی تھین اور بندروارین بندھی ہوئی تھین -
چاندنی چوک مین خصوصًا لوگونکا بڑا ازدحام تھا اور ایک اور بڑا جگھٹ پہاڑی پر لگا ہوا تھا -
شہر مین جسقدر لوگ جامع مسجد کے برجون اور چھتون پر بیٹھے تھے اُس قدر اور کہین
نہ تھے - اُن ریاستون کے رئیس جو دولتِ برطانیہ کے تابع نہین ہین - اُن بستیون کے
گورنر جو یوروپ کی اور قومون نے مشرق مین بسائی ہین - ریاستہاے غیر کے
ایلچی اور سفیر جو خاص اس دربارِ گوہر بار مین شریک ہونے کے لئے آئے تھے -
اور غیر ریاستون کے کونسل اور تمام خطابی رئیس - اور نواب گورنر جنرل بہادر اور لوکل
گورنمنٹون کے مہمان سب اسی جگہ جمع تھے مسجد کی سیڑھیون پر لوگونکے سر ایک کے اوپر ایک
اسطرح نظر آتے تھے جسطرح سمندر پر لہرین نظر آتی ہین - اور سرونپر پگڑیان اور عمامونکے
رنگ و وضع کا کچھ ٹھکانا نہ تھا - یہ سب لوگ کئی گھنٹے تک سواری کے انتظار مین اپنی اپنی
جگہ جبیسا یہانکے لوگونکا خاصہ ہے خاموش بیٹھے رہے - شہر کے اندر سواری کے گزرنیکا جو انتظام کیا

گیا تھا اُس سے ہند کے لوگ بہت خوش ہوئے کیونکہ شہر کے سب لوگونکو سواری کے دیکھنے کا بخوبی موقع مل گیا تھا ٭

دوپہر پر دو بجے تھے کہ سلامی کی توپین دغنی شروع ہوئین - اور سب کو معلوم ہوگیا کہ ویسرائے صاحب بہادر شہر کے اندر ریل کے سٹیشن پر آپہنچے - سٹیشن پر ویسرائے کی کونسل کے پریسیڈنٹ اور بنگال و ممالک مغربی و شمالی و پنجاب کے لفٹننٹ گورنرون اور افواج ہند کے کمانڈر انچیف اور اَور بڑے بڑے افسرون اور تربیت خود مختار رئیسون نے جو جلسۂ قیصریہ مین شریک ہونیکے واسطے آئے تھے لارڈ لٹن اور لیڈی لٹن کا استقبال کیا - عالیجناب نواب ویسرائے صاحب بہادر نے گاڑی سے اُترتے ہی سب رئیسون کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا ٭

اے راجگان و نوابان و سرداران وامیران

مجھکو کمال مسرت و خوشی ہے کہ آپ سب صاحب ہند کے کُل علاقون سے اُس رسم ہمایون مین شریک ہونیکے لئے جمع ہوئے ہین جس سے اُمید کی جاتی ہے کہ حضرت ملکۂ معظمہ کی گورنمنٹ اور اُس گورنمنٹ کے بڑے بڑے دوستون اور ماتحت رئیسونکے درمیان بناے وداد و اتحاد زیادہ تر قائم و مستحکم ہو - جس دلی محبت سے آپ سب صاحبون نے میری دعوت کو قبول کیا ہے مین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون - اور مجھکو امید ہے کہ ہماری کارروائی کا اختتام بھی ایسا ہی مبارک ہوگا جیسا کہ آج اُسکا آغاز ہوا ہے - سب صاحب میری طرف سے دلی خیر مقدم قبول کرین ٭

اسکے بعد مختلف رئیسون کی نواب ویسرائے صاحب بہادر سے ملاقات کرائی گئی - نواب ممدوح نے سب سے ہاتھ ملایا اور نواب نظام حیدر آباد و مہاراجہ سیندھیا و مہاراجہ ہلکر و مہاراجہ کشمیر و مہاراجہ گائکواڑ بڑودہ و مہاراجہ جے پور سے علٰحدہ علٰحدہ کچھ کلام کیا - اسکے بعد نواب ممدوح اپنے ہاتھی پر سوار ہوئے اور سواری کی ترتیب درست ہوگئی

چند ہی لمحے گزرے تھے کہ سواری انگریزی جلال وشکوہ اور ہندوستانی تزک وشان کے ساتھ دہلی کے بازارون مین گزرنے لگی ❊

سواری کے جلوس مین سوار پیادے اور انکی وردیان - ہاتھی اور انکے ساز وسامان اور ہر رنگ وہر قسم کی آرایش کے دیکھنے اور نوبت بنوبت نظر کے سامنے آنے سے جو کیفیت دلون مین پیدا ہوتی تھی اسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا - سب سے آگے گیارھوین رجمنٹ ہزارز کے جوان - عمدہ گھوڑون پر سوار نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے آراستہ ومرتب تھے - انکے پیچھے شاہی اسپی توپخانہ کی ایک باڑی تھی - اسکے بعد بمبئی کا تیسرا رسالہ جسکے جوانون کی ہلکے رنگ کی نیلی وردیان اور سفید پگڑیان تھین اور وردی پر روپہلی لیس ٹکی ہوئی تھی - اسکے پیچھے ویسرائے صاحب کی خاص اردلی کے جوان سرخ وردیان پہنے انکے بعد ویسرائے صاحب کے مصاحب ہاتھیون پر سوار دو دو ہاتھیون کی قطار - ان کے پیچھے جلسہ قیصریہ کا نقیب اعلے گھوڑے پر سوار اپنے منصب کی نہایت عمدہ وردی پہنے وردی پر سلطنت انگلشیہ کا تمغا کڑھا ہوا - اسکے بعد بارہ ترہی - آدھے ہندوستانی آدھے فرنگی گھوڑون پر سوار - خوش وضع طرحدار - لال لال وردیان - چاندی کی ترہیان - انپر ریشمی ساز - اور ساز پر انگلستان کا کارچوبی تمغا ❊

انکے پیچھے باڈی گارڈ کا آدھا رسالہ - پھر عالیجناب لارڈ لٹن صاحب بہادر مع لیڈی لٹن صاحبہ ویسرائے کے جلوس کے ہاتھی پر جلوہ افروز تھے - جون جون ویسرائے صاحب کا ہاتھی آگے بڑھتا تھا انگریزی فوج سے جو سڑک پر دورویہ کھڑی ہوئی تھی پریزنٹ آرمز کی سلامی ہوتی تھی - باجے والے قومی گت بجاتے تھے اور علم جھکائے جاتے تھے - اسیطرح راجاؤن اور نوابون کی فوج بھی جہان جہان کھڑی تھی اپنی اپنی رسم و دستور کے موافق نہایت ادب وتعظیم سے سلامی اتارتی تھی - ہر قسم کے نقارے زور شور سے بجائے جاتے تھے - علم اور ماہی مراتب سامنے لائے جاتے تھے - باجا بجتا تھا اور سارنگی

فوج پیادہ - اسپ سوار - فیل سوار - اور شتری توپخانے سب سامنے آکر اپنے اپنے طور پر سلامی اُتارتے تھے ✣

ہاتھی کی سواری ہندمین قدیم الایام سے علامت شاہی سمجھی جاتی ہے - اِندر - رام - اور کرشن سب ہاتھیون ہی پر سوار ہوتے تھے - اسیطح وارن ہسٹنگز سے لیکر لارڈ نارتھ برک تک سب گورنر جنرل بھی ہاتھیون پر سوار ہوتے آئے ہین - وارن ہیسٹنگز کا ہاتھی جو سارے ہندوستان مین مشہور تھا اُسکو مرے ہوئے چند ہی برس گزرے ہین - دہلی مین اسوقت بہت سے فرنگی ہاتھیون پر سوار تھے سواری کے ساتھ ویسراے صاحب بہادر کی صاحبزادیان بھی تھین ✣

ویسراے کے ہاتھی کے پیچھے سواری مین ہاتھی ہی بہت تھے - اول ویسراے کا سٹاف تھا - پھر دسوین رجمنٹ ہزارز کے دو ٹرپ سنہری لیس لگی نیلی وردیان پہنے - اُنکے بعد صاحبان لفٹنٹ گورنر اور اُن کے سٹاف تین تین ہاتھیونپر سوار یعنی سرہنری ڈیوس لفٹنٹ گورنر پنجاب مع سٹاف - سر رچرڈ ٹمپل لفٹنٹ گورنر بنگال مع سٹاف - سر جارج کوپر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی مع سٹاف - جنرل سر فریڈرک پال ہینز سپہ سالار افواج ہند مع سٹاف - چونکہ احاطۂ بمبئی اور احاطۂ مدراس کے صاحبان گورنر اُس وقت تک دہلی مین نہ پہنچے تھے اسواسطے سواری کے ساتھ صرف اُنکے سٹاف تھے

اُن کے بعد سٹاف کے باقی افسر گھوڑون پر سوار تھے - اُنکے پیچھے دسوین رجمنٹ ہزارز کا ایک اور دستہ تھا پھر سب سے اخیر گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر - ہائی کورٹون کے چیف جسٹس یعنی اعلیٰ جج - اور گورنمنٹ ہند کے سکرٹری ہاتھیونپر سوار تھے ✣

اُن کے پیچھے ہاتھیونکی ایک قطار تھی اور اُنپر امرا و شرفاے ہند زرق برق پوشاکین پہنے سوار تھے ✣

ہاتھیونکے بعد مدراس کے تیسرے رسالہ کے جوان - روپہلی لیس لگی ہلکے نیلے رنگ

کی وردیان - اور سرون پر سرخ پگڑیان - پھر بنگالہ کے چوتھے رسالہ کے جوان سنہری لیس لگی سرخ وردیان - نیلی پگڑیان - اور نیلی ہی پیٹیان - اُنکے پیچھے شاہی اسپی توپخانہ کی ایک اور باڑی اور شاہی ہزارز کی پندرہوین رجمنٹ +

سواری تین گھنٹے مین خیمہ گاہ تک پہنچی - اول ریل کے سٹیشن سے جامع مسجد کیطرف چلی - پھر دریبہ کے اندر ہو کر چاندنی چوک مین آئی - اور اس وسیع اور خوشنما بازار سے گزر کر لاہوری دروازہ سے شہر کے باہر نکلی - اور وہان سے سبزی منڈی گئی - یہ وہ مقام ہے جہان غدر ۱۸۵۷ء مین بہت سی معرکہ آرائیان ہوئی تھین - پھر اُس پہاڑی پر پہنچی جہان انگریزی فوج غدر کے عین شدت کے وقت بڑی جوانمردی سے جمی رہی تھی - پھر فتح گڑہ - اشوک کے منار اور ہندو راؤ کی کوٹھی سے گزر کر اور چھہ میل کا گشت کر کے ویسراے کے لشکر مین داخل ہوئی اور یہان پہنچکر سلسلہ منقطع ہو گیا - فتح گڑہ وہ عمارت ہے جو سرکار انگریزی نے اُن لوگون کے یادگار مین بنائی ہے جو غدر کی لڑائیون مین کام آئے تھے - اشوک کا منار ایسی قدیم عمارت ہے کہ اُسکا کتبہ دو ہزار برس کا کندہ کیا ہوا آجتک موجود ہے - ہندو راؤ کی کوٹھی وہ مکان ہے جہان ۵۷ء کے سارے محاصرہ مین انگریزی فوج بڑی بہادری سے ڈٹی رہی تھی +

چھٹا باب

رؤسای خودمختار جو دربار قیصری مین شریک ہوئے

سواری کے بعد اگرچہ کئی دن تک مختلف قسم کے جلسے ہوتے رہے مگر ویسرلے صاحب بہادر و والیان ریاست سے ملاقاتین کرنے اور جو رئیس ملاقات بازدید کے لائق تھے ان کے ڈیرہ دن پر جانے مین مشغول رہے - یہ ملاقاتین علاقہ ہای پرتگال کے گورنر جنرل اور خان قلات اور ریاستہای غیر کے سفیرون اور ایلچیون اور بڑے بڑے خودمختار اور خطاب یافتہ رئیسون سے ہوئین ۔

رئیسون کے استقبال و ملاقات مین معمولی رسمون کی پابندی کی گئی - اور کسی دستور مین کچھ فرق نہین آیا - جو لوگ ایسی ملاقاتون کے دیکھنے کے عادی ہوگئے ہین اُنکے نزدیک ان ملاقاتون مین کوئی نئی بات نہ تھی مگر پھر بھی اُن کا ایسے موقع پر ہونا اور اتنے رئیسونکا ایک دوسرے کے بعد متواتر آنا ایک امر عظیم معلوم ہوتا تھا - ہر ایک رئیس کی سواری جب ویسرای کے لشکر پر پہنچتی تھی تو کچھ افسر گھوڑ و نپر سوار لشکر کے رستہ کے سرے پر آکر رئیس اور اُسکے ہمراہیون کا استقبال کرتے تھے اور جب سواری ملاقات کے خیمہ کی طرف بڑھتی تھی تو سلامی کی توپین سر ہوتی تھین - جب رئیس سواری سے اُترتا تھا تو انگریزی گارد سے پہریزنٹ آرمز کی سلامی اُتر تی تھی - پھر فارن سکرٹری یا اُسکا نائب انڈر سکرٹری رئیس کو شامیانہ مین سے جو باہر لگا ہوا تھا لیجا کر ملاقات کے خیمہ مین پہنچاتا تھا اور کچھ رسم ادا کر کے ویسرای کے حضور مین پیش کرتا تھا - ویسرای صاحب بہادر بڑے تپاک کے ساتھ ہر ایک رئیس سے ملکر اُسکو اپنے داہنی طرف بٹھاتے اور آپ تخت پر جو اعلیحضرت ملکہ معظمہ
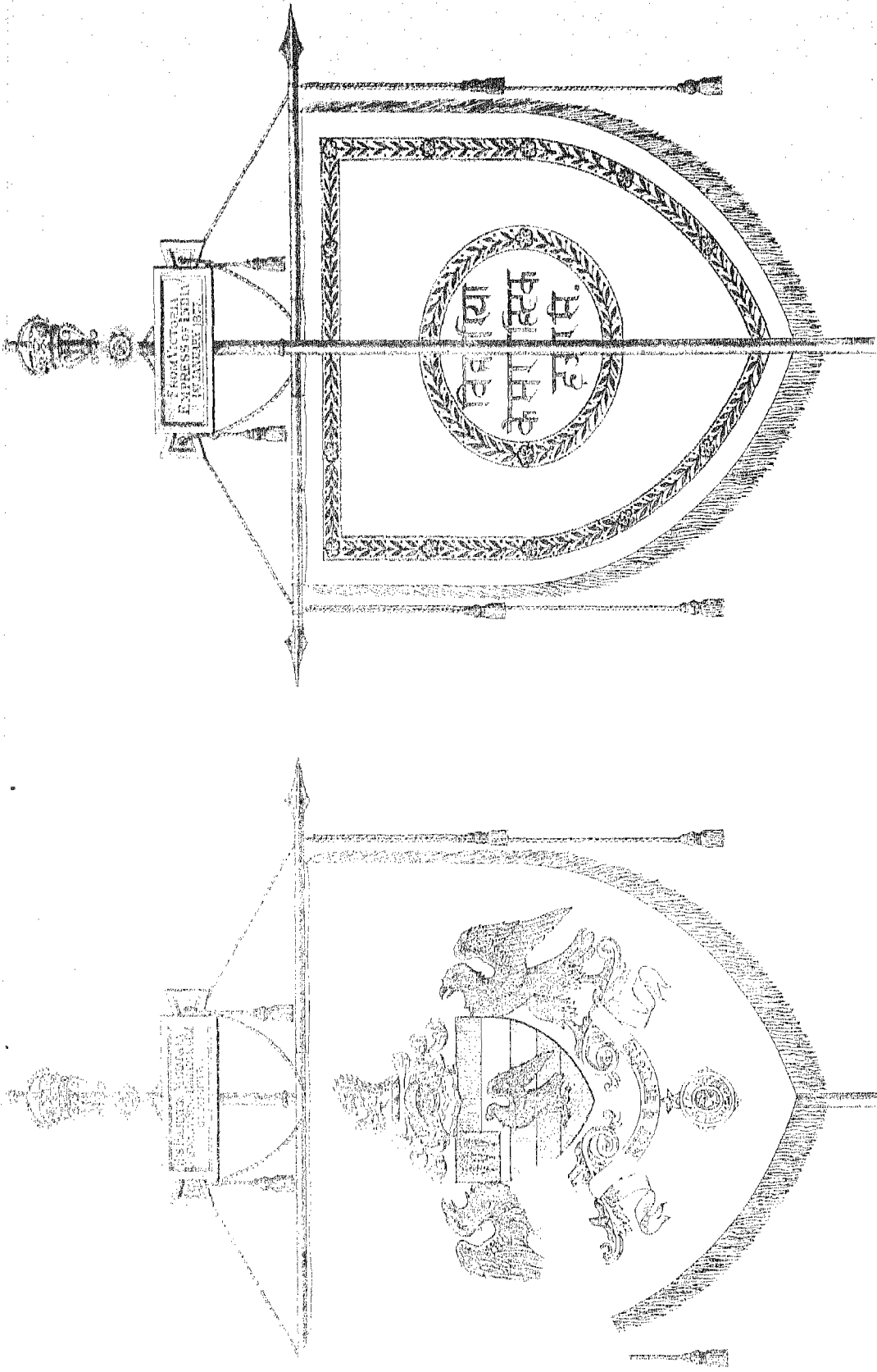
نمونہ علم جو اعلیٰ حضرت قیصر ہند کی طرف سے نواب وائسرائے
وصاحبان گورنر و لفٹنٹ گورنر و والیان ریاستہائے ہند کو عطا ہوا

کی ایک قدِ آدم تصویر کے نیچے لگا ہوا تھا رونق افروز ہوتے تھے ٭
نشست کے بعد رئیس سے گفتگو شروع ہوتی تھی - اور اثنائے گفتگو مین رئیس یا اُسکے
بزرگون کی کوئی خدمتِ نمایان جو سرکارِ انگلشیہ کی نسبت ظہور مین آئی تھی - یا رفاہ عام کی
کوئی بڑی تعمیر جو ریاست مین تیار ہوئی تھی یا ہو رہی تھی - یا رئیس کے انتظام کی کوئی خاص
بات یا کوئی اَور امر جو قابلِ تحسین و آفرین تھا اُسکا ذکر ضرور آتا تھا - پھر گھاگرا پلٹن کے
سپاہی رئیس کا نشان جسپر اُسکا خاندانی تمغا بڑی آب و تاب کے ساتھ جگمگاتا اور اُسپر تاجِ شاہی
نصب ہوتا تھا تخت کے آگے لاکر کھڑا کر دیتے تھے - نشان کے آتے ہی ویسراے
صاحب بہادر تخت سے اُترتے تھے اور رئیس کو اُسکے پاس لیجاکر اپنی زبانِ دُرفشان سے
یہ فرماتے تھے ٭

یہ نشان جس پر آپکے خاندان کا تمغا کڑھا ہوا جگمگا رہا ہے خاص اعلیحضرت ملکہ معظمہ کی طرف
سے خطابِ قیصرِ ہند اختیار کرنیکے یادگار مین آپکو عطا کیا جاتا ہے ٭
حضورِ ممدوحہ کو اُمید ہے کہ جب کبھی یہ نشان کھولا جائیگا تو تختِ انگلستان اور آپ کے
راسخ العقیدت اور شاہی خاندان مین جو رابطۂ اتحاد ہے صرف وہی آپکو یاد نہین آئیگا بلکہ یہ
بات بھی یاد آئیگی کہ دولتِ عظماے انگلشیہ کی عین تمنا ہے کہ آپکا خاندان ہمیشہ طاقتور اور
اقبالمند اور قائم رہے ٭

اس تقریر دلپذیر کے بعد ویسراے صاحب سونے کا تمغا جسپر اعلیحضرت ملکہ معظمہ کی تصویر کھُدی تھی
اور جس مین قرمزی رنگ کا فیتہ لگا ہوا تھا رئیس کے زیبِ گلو کرتے تھے اور یون مخاطب
ہوتے تھے ٭

مین اعلیحضرت ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کے ارشاد سے یہ تمغا بھی آپکے زیبِ گلو کرتا ہون اور دعا کرتا
ہون کہ اُس تاریخ سعید کے یادگار مین جو اسپر منقوش ہے مدت تک آپکو اسکا پہننا نصیب ہو اور
سالہاے دراز تک ارثاً آپکے خاندان مین رہے ٭

علمونکے عطا ہونیکو والیانِ ریاست نے اپنے حق مین فیضِ سلطانی کی ایک خاص نشانی سمجھا - علم کا ملنا قدیم سے راج گدی کی علامت سمجھا جاتا ہے پس اس موقع پر اُسکے عطا ہونے سے ہر ایک رئیس اور اُسکی ریاست کو استحکام ہوگیا اور اُسکے دل سے یہ کھٹکا مٹ گیا کہ جو تعلقات مجھمین اور سرکارِ اعظم انگلشیہ مین ہین اُنمین کبھی کسی طرحکا فتور واقع ہوگا - جلسۂ قیصری مین اسکے بعد ہر ایک موقع پر ہر ایک رئیس اپنے نشان کو بڑی خوشی اور فخر کے ساتھہ اپنے ہمراہ لے گیا - آگے چلکر معلوم ہوگا کہ خاص دربار کے دن یعنی جس روز خطابِ قیصری کا اعلان ہوا ہے اُس روز ان نشانون پر عجیب بہار تھی اور سب کی نگاہین ان پر پڑتی تھین یہ بھی واضح ہوگا کہ جسدن جلسۂ قیصری ختم ہوا ہے اُسدن بھی ہر ایک رئیس کے جلوس کے ساتھہ یہ علم[۱] موجود تھا ؛

ان رئیسون مین سے بعض کے بزرگون کا حال پہلے لکھا جاچکا ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ راجپوتون کے عہد مین مسندِ فرمانروائی پر متمکن ہوئے ہین یا مسلمانون کے زمانہ مین یا مرہٹونکے دور مین - پس یہ لوگ زمانۂ گذشتہ و حال کے سلسلونکو پیوستہ کرنیوالے ہین - راجپوت اور مرہٹے راجہ ہندو ہین اور اُنکی ریاستین اکثر مغربی ہندوستان یعنی راجپوتانہ و مالوہ و گجرات مین ہین - نظامِ حیدرآباد مسلمان ہے اور اُسکی ریاست دکن کے وسط مین ہے - مہاراجہ میسور راجپوت یا اُس قوم سے ملتا جلتا ہے اور اُسکی ریاست جنوبی جزیرہ نما کی سطحِ مرتفع مین واقع ہے ؛

راجپوتانہ کے بڑے بڑے رئیس جلسۂ قیصری مین موجود تھے - انہین سے بعض کے خاندان بہت قدیم ہین ؛

---

[۱] علم اُن عالی منزلت والیانِ ملک کو دیے گئے تھے جنکی سلامی ہوتی ہے اور اس مرتبہ کے جو رئیس جلسۂ قیصری مین موجود نہ تھے اب اُنکو بھی دیے جاتے ہین - جن فرمانرواؤن کی سلامی نہین ہوتی اُنکو سونے کے تمغے اور کچھہ اور چیزین عطا ہوئین - مگر علم نہین ملے - واقع مین علم انہی رئیسونکو عطا ہونے ضرور تھے جنکی سلامی ہوتی ہے - اگر سب کو دیے جاتے تو اُن کا تیار کرنا مشکل ہوتا کیونکہ چھوٹے رئیسون کی تعداد آٹھہ سو کے قریب ہے ؛

مہارانا ہی اودیپور کو یہ دعوے ہے کہ ہم مہاراجہ رامچندر کی اولاد اور سورج بنسی ہین - لفظ سورج بنسی سنکر شاید اہل یوروپ کو ہنسی آئے مگر اس مقام پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہند کے لوگ قدیم زمانہ مین چاند سورج - زمین - پانی ہوا - آگ وغیرہ کی پرستش کرتے تھے اور اُسی پرستش سے یہ خیال پیدا ہوا ہے - اسکے ہان وشن آفتاب کا دیوتا مانا جاتا ہے اور قدیم زمانہ مین راجپوت یہی سمجھکر اُسکی پرستش کرتے تھے - پہر وشن کی روح پرم آتما یعنی خدا کی روح جو تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے قرار دی گئی - رامچندر کو ہندو وشن کا اوتار جانتے ہین اور وشن جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہین سورج کا دیوتا ہے اسطرح رامچندر جی کی اولاد سورج بنسی کہلانے لگی[۱] ؎

مہارانا ہی اودیپور سورج بنسیونکی سب سے پرانی شاخ مین سے ہین اور اُن کا خاندان راجپوت رئیسون مین نہایت خالص سمجھا جاتا ہے ؎

مہاراجہ جے پور اور مہاراجہ جودھپور بھی اپنے تئین راجہ رامچندر کی اولاد اور سورج بنسی بتاتے ہین - مہاراجہ قرولی اپنے تئین سری کرشن کی اولاد اور چندر بنسی کہتے ہین - کرشن کو چاند سے منسوب کرنا ہند کی تاریخ مین ایک عقدہ ہے جو ابتک حل نہین ہوا[۲] ؎

راجپوتون کی تاریخ روایات عشقیہ و رزمیہ کا ایک سلسلہ ہے - یہ روایتین اُس زمانہ کے تبرکات ہین جسکو ہندوون کا زمانہ شجاعت سمجھنا چاہیے اور جس مین راجاؤنکی بیٹیان اپنا بر آپ پسند کر لیا کرتی تھین - اُس زمانہ کی باتین اجتک راجپوتون کی زبان پر چڑھی ہوئی ہین - قدیم زمانہ مین راجپوتون کے ہان سوئمبر کا دستور تھا یعنی ایک مجمع عام مین جہان بہت سے راج کنوار جمع ہوں تو تمام راج کنواری ہاتھ

---

[۱] قدیم زمانہ مین سورج بنسیونکا مختلف ملکون مین آباد ہونا ایک ایسا امر ہے جسکی تحقیقات ابتک نہین ہوئی - بر اعظم امریکہ مین ملک پیرو کے بادشاہ بھی سورج بنسی تھے ؎

[۲] غالبا اس روایت کا ماخذ وہ قصے ہین جو برہمنون نے بدہ کی نسبت لکھے ہین اور جنمین کرشن کا ذکر خواہ مخواہ شامل کر دیا ہے ؎

مین ایک ہار لیکر آتی تھی اور اپنا بر خود پسند کرکے اُسکے گلے مین ڈال دیتی تھی[1] اب گلے
مین ہار ڈالنے کے عوض یہ دستور ہے کہ اُسکی طرف سے بر کے پاس ایک ناریل بھیجا جاتا ہے مگر
اُسکے کچھ معنی نہین کھُلتے - اس قوم مین یہ بھی دستور تھا کہ اگر مصیبت کے وقت راجہ کی بیٹی
کسی شہسوار کے پاس راکھی بھیجدیتی تھی اور وہ شہسوار اُس راکھی کو لیلیتا تھا تو اُسکا
راکھی بند بھائی ہو جاتا تھا اور اُسپر اُس عورت کی حمایت فرض ہو جاتی تھی خواہ اُس نے

[1] قدیم زمانہ کے سویمبرون کے بہت سے قصے راجپوتونکی تاریخ مین مشہور ہین - مہابھارت مین دمن کے سویمبر کا ایک قصہ لکھا ہے - وہ یہ ہے کہ ودربھ یعنی بدر کے راجہ کے ہان دمینتی (دمن) نام ایک بیٹی تھی وہ نل پر عاشق ہوگئی - نل تیراندازی مین بڑا ماہر اور رتھ کے ہانکنے مین ایسا اُستاد تھا کہ کوئی راجہ اُسکی برابری نکر سکتا تھا - اُسکے رتھ کے گھوڑون کی ٹاپ بہت دور سے سنائی دیتی تھی اور پہیونکی گڑگڑاہٹ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریا چڑھا چلا آتا ہے ⁂

دمینتی حسن و جمال مین اپنا ثانی نرکھتی تھی - اُسکی خوبصورتی کا یہ عالم تھا کہ اُسکے سویمبر مین دیوتا بھی انسان کی صورت بنکر اُسکی خواستگاری کیلیے آسمان سے اُتر آئے تھے - دمینتی نے جو اُنکو آتے دیکھا چٹ پہچان گئی کہ یہ دیوتا ہین کیونکہ نہ اُنکی پلک کے جنبش تھی نہ ابرو پر پسینا اور نہ اُنکی پوشاک پر گرد کا نشان تھا - ان سبکے سامنے دمینتی نے نل کے گلے مین ہار ڈالدیا - دیوتاؤنکی قہر و غضب کی کچھ پروا نکی - اور نل کے سوا کسی اور کی دلہن بننا نچاہا - نل اور دمینتی مین پرلے درجہ کی الفت تھی - اُنکے ہان بال بچے جو پیدا ہوے وہ بھی چاند کے ٹکڑے تھے - دنیا بھر کی نعمت اُنکے لیے موجود تھی - لیکن نل کو جوئے کا چسکا پڑا ہوا تھا - ایکدفعہ شامت جو آئی اُسنے جوئے مین اپنا سارا راج پاٹ ہار دیا اور دمینتی کو ساتھ لیکر شہر سے نکل جنگل کو چلا گیا وہان بھلا وہ چین آرام کہان - دمینتی کی تکلیف دیکھکر اُسکو ایسا رنج و قلق ہوا کہ وہ اس صدمہ سے دیوانہ ہوگیا اور اُسکو وہین چھوڑ آپ اجودھیا کیطرف چلدیا - وہان جاکر راجہ کے رتھ بانونمین نوکری کرلی - اسکے آگے دمن کا قصہ بہت طول طویل ہے - غرض دمینتی نے بڑی بڑی آفتین جھیلین اور انجام کار اپنے میکے پہنچگئی - وہان نل کی جدائی سے دنرات تڑپتی تھی - آخر ایک روز اجودھیا کا راجہ ودربھ مین آیا - اُسکی رتھ کی گھوڑونکی ٹاپ اور پہیونکی آواز جو دمینتی کے کان مین پہنچی - چٹ پہچان گئی کہ اس رتھ کا ہانکنے والا نل ہے - اُسنے نل کو بلایا اور دونو میان بی بی ملے اور پھر جدا نہوے - آخر مین نل کو اُسکا راج پاٹ بھی مل گیا ⁂

عورت کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو ॥
راجپوتون کی شجاعت کا زمانہ اب ہندسے اُٹھتا جاتا ہے - اُنکے ساکھون یعنی قصّے کہانیون او گیتون مین
جن مرد اور عورتون کا ذکر آیا ہے - مسلمانون کے حملون کے سبب وہ لوگ اس قدر مٹ گئے -
اس قوم کے راجاؤن اور ٹھاکرونکے قدیم تختگاہ اُس قطعہ مین واقع تھے جنکو گنگا جمنا سیراب
کرتی ہین مگر وہان سے انکو مسلمانون نے نکالدیا اور یہ نئے مقام کی جستجو مین جنوب کیطرف
چلے گئے - بعض اوقات مسلمانون نے یہان بھی انکا پیچھا کیا اور یہ چاہتے رہے کہ یا تو انکو
بالکل مطیع کیجے یا انکی بیخ بنیاد تک باقی نہ چھوڑیے - بعض اوقات ایسا ہوا کہ کوئی بادشاہ
فوج کثیر لیکر راجپوتانہ پر چڑھگیا اور پہاڑ اور جنگل کھوندکر راجپوتونکی گڑھیونکو جا گھیرا - اُسوقت
راجپوتون نے دشمن کی فوج کی کثرت کا کچھ خیال نکیا اور اپنی جانون پر کھیل گئے - انکو بھوکا
مرجانا منظور ہوا مگر انکی غیرت نے یہ تقاضا نکیا کہ جو لوگ انکے مندرونکی بیحرمتی کرتے تھے اور
انکی دیوتاؤنکی مورتونکو توڑتے تھے انکے مطیع ہوکر رہین - اسکے سوا جوہر کرنیکے حالات جو تاریخ
مین لکھے ہین اُنکو سُنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین - ایسے موقعونپر راجپوت اپنی بیبیون اور بیٹیون
کو اپنے ہاتھ سے قتل کرڈالتے تھے تاکہ انکی عفّت و عصمت مین فرق نہ آئے - بعض اوقات
مرد زعفرانی پوشاک جو اُنکے ہان کفن کی نشانی ہے زیب تن کرکے رن پر چڑھتے تھے - بے
تحاشا دشمن پر جا پڑتے تھے - مرنے مارنے سے مُنہ نہ موڑتے تھے - اور جبتک دم مین دم
رہتا تھا تلوار ہاتھ سے نچھوڑتے تھے - بعض راجپوت پہاڑون مین جا بسے اور جبتک اُنکو وطن
پھر کر آنا نصیب نہوا قزاقونکی طرح زندگی بسر کرتے رہے ॥

سولہوین صدی مین مسلمانون اور راجپوتون مین آشتی ہوگئی اور انھون نے انکو اپنا دوست
بنالیا - اس پرانی عداوت کو رفع کرنا اکبر جیسے نیک نہاد کا کام تھا - اُسکو ہندوونکے مذہب
سے کچھ تعصب نہ تھا - اُس نے راجپوتانہ پر فوج کشی کی اور وہانکے راجاؤنکو زیر کیا مگر زیر
کرنیکے بعد اُن سے دوستی اور صلح کے پیغام ڈالے - اُنہون نے بھی اسکی بات مان لی

اور اسکا ثمرہ عمدہ دیکھا - اکبر نے اپنی سرکار مین انکو بڑے بڑے عالی منصب عطا کیے - انکی فوجون کو اپنے ہان نوکر رکھا اور ایک کے سوا سب کو دوست بنا لیا - وہ ایک مہارانا ے اودیپور کے جدِّ اعلےٰ تھے - بہت سے راجپوت راجاؤن نے بادشاہ کو ڈولے دیے مگر مہارانا ے اودیپور کے گھرانے کی کوئی لڑکی مغلون کے ہان نہین آئی ۞

لارڈ ولزلی جو سنہ ۱۷۹۸ع سے سنہ ۱۸۰۵ع تک ہند کا گورنر جنرل رہا - اُسکے زمانہ سے پہلے انگریزونکو راجپوتانہ کے رئیسون سے کچھ زیادہ واقفیت نہ تھی - اُسکے زمانہ مین بہت سے راجپوت راجاؤن نے خوشی سے انگریزونکا ساتھ دیا اور سیندھیا اور ہلکر سے لڑے اور جب مرہٹون اور افغانون سے انکی لڑائی ہوئی تو انگریزون کی مدد کے خواستگار ہوئے - جو بدعملی اور فتنہ و فساد مرہٹون کے سبب مدت سے چلا آتا تھا وہ سنہ ۱۸۱۷ع اور سنہ ۱۸۱۸ع کی لڑائیون سے بند ہو گیا اور اُسوقت سے راجپوتانہ مین عموماً امن و امان رہا ہے ۞

مہارانا ے اودیپور جو بالفعل گدّی نشین ہین انکی عمر ۱۸ برس کی ہے - جب سے راجپوتونکی سلطنت کا چراغ مسلمانون کے ہاتھ سے گل ہوا ہے اُسوقت سے اودیپور کے مہارانا کوئین سے پہلے پہل یہی دہلی مین آئے ہین - غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین مہارانا صاحب کے خاندان نے سرکارِ انگلشیہ کے ساتھ یہ خیر خواہی کی کہ جو انگریز بھاگ کر انکی ریاست مین گئے انکو پناہ دی اور اُن کی حمایت کی ۞

مہاراجہ جیپور کی عمر ۴۴ برس کی ہے - یہ ستارہ ہند کے نہایت عالی منزلت طبقہ کے رئیس والا درِ اعظم ہین یعنی اس طبقہ مین اول درجہ کا خطاب رکھتے ہین - اور سنہ ۱۸۶۹ع سے سنہ ۱۸۷۵ع تک ہند کی قانونی کونسل کے ممبر رہ چکے ہین - یورپ کے معاملات کو خوب سمجھتے ہین اور اطاف انکی توجہ ہے - شہر جیپور کو انہون نے خوب آراستہ کیا ہے اور خاصکر گاس کی روشنی جاری ہونے اور پانی کے نل تمام گلی کوچون مین پہنچنے سے شہر کو رونق اور اہلِ شہر کو آرام حاصل ہو گیا ہے - یہ مہاراجہ فرمانروایانِ ہند مین نہایت روشنضمیر ہین اور سرکار یہ

انگلشیہ کے ساتھ ہر موقع پر انھون نے پہلے درجہ کی خیرخواہی وارادت ظاہر کی ہے - انکے
بزرگون نے پہلے بڑے بڑے نام پاے ہین اور اُنکے کارنامے نمایان تاریخ مین درج ہین -
انکا گھرانا خاندانِ مغلیہ کے بادشاہون کا نہایت ہوا خواہ رہا مگر اورنگ زیب کے تعصب
اور اُسکے جانشینون کی نالائقی نے انکو اُن سے برہم و برگشتہ کردیا - دہلی مین جو جنتر منتر ہے
وہ انھی مہاراجہ کے بزرگ جے سنگہ سوائی نے تعمیر کرایا تھا ۔

مہاراجہ جودھپور کی عمر ۳۰ سال کی ہے - ۱۸۷۳ء مین مسندنشین ہوئے تھے - یہ بھی سرکار
انگلشیہ کے بڑے خیرخواہ ہین اور اپنی ریاست کا انتظام اسطرح پر کیا ہے جس سے انکی بڑی
لیاقت ثابت ہوتی ہے - انکے والد سے غدر ۱۸۵۷ء مین خدمات نمایان ظہور مین آئی تھین ۔

راجپوتانہ کے راجاؤن مین ایک رئیس اور ایسا ہے جسکا ذکر اہتمام سے کرنا مناسب ہے کیونکہ انکو
سرکار انگلشیہ کی بدولت ریاست ملی ہے - یہ رئیس مہاراجہ بھرتپور ہین قوم انکی جاٹ[1] ہے
۱۸۲۵ء مین ایک غاصب بھرتپور کا راجہ بن بیٹھا تھا اور اصل وارث کو اُس نے قید کرلیا تھا -
یہ حال دیکھکر لارڈ کمبرمیر نے قلعہ بھرتپور کو جو کسی زمانہ مین بڑا مشہور و معروف تھا مسخر کیا -
اور اصل وارث کو گدی دلوائی - جو مہاراج بالفعل گدی نشین ہین وہ اُن مہاراجہ کے فرزند
ہین جنکو لارڈ کمبرمیر نے مسند نشین کیا تھا - یہ مہاراج بھی دہلی کے جلسہ قیصری مین شریک
ہوئے تھے ۔

۱؎ جاٹون کی تاریخ سے جو [illegible] ہے کہ اس سے کیفیت منکشف ہوتی ہے کہ ایک ہندوستانی ریاست کیونکر [illegible]
یہ لوگ زراعت پیشہ تھے اور دریاے سندھ کے کنارے [illegible] وہان سے نقل مکان کرنیکے بعد [illegible]
اگرہ [illegible] واقع ہے - [illegible]
اُسکے جانشینون کا یہ حال رہا کہ کبھی [illegible] ۱۸۲۵ء مین [illegible]
مین آگیا ۔

جس طرح راجپوت راجاؤن کے خاندان قدیم الایام سے چلے آتے ہین اسطرح مسلمانونکی پرانی سلطنت کا اب کوئی خاندان نہین رہا - خاندانِ مغلیہ مین سے کوئی رئیس ایسا نہین ہے جو اسوقت والی ملک ہو - اصل مین اٹھارہوین صدی کی لڑائیون مین اس خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا - اگرچہ اس صدی کے اخیر مین اس خاندان کا ایک بادشاہ دہلی مین فرمانروا تھا مگر وہ بمنزلہ کٹ پتلی کے تھا مرہٹے جو چاہتے تھے اُس سے کراتے تھے - سنہ ۱۸۰۳ء مین جب انگریز پہلے پہل دہلی مین داخل ہوئے تو بادشاہ اُنکی حمایت مین آگیا - اسوقت وہ ضعیف اور اندھا تھا اور اگرچہ کچھ روپیہ یا ملک اُسکے قبضہ مین نہ تھا مگر پھر بھی خاندانِ مغلیہ کا یادگار سمجھکر لوگ اُسکی تعظیم کرتے تھے - لارڈ ولزلی نے اس خاندان کی پرورش کے لیے معقول رقم مقرر کر دی - نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ اُسکے بعد دہلی مین بادشاہونکا سلسلہ برائے نام جاری رہا - غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین اس خاندان کے اخیر تخت نشین کو باغی سپاہ نے بادشاہ مان لیا اور بادشاہ نے باغیون کے ساتھ شریک ہوکر جو نام چار کی بادشاہی باقی رہگئی تھی اُسکو بھی مٹا دیا - یہ بادشاہ غدر کے بعد رنگون مین جلا وطن کیا گیا اور وہین اُسکا انتقال ہوا ؁

جلسۂ قیصری مین سلطنتِ اسلام کے عہد کی نشانی نظام حیدرآباد تھے - اس خاندانکا بانی اٹھارہوین صدی کے اوائل مین نظام الملک آصف جاہ گزرا ہے - یہ سردار اپنے زمانہ مین بڑا مشہور اور شاہِ دہلی کیطرف سے دکن مین چھہ صوبونکا حاکم تھا - جب سلطنتِ مغلیہ کا زوال آیا تو نظام خود سر حاکم بنگئے مگر مرہٹون سے عہدہ برآ ہونے مین اُنکو بڑی بڑی دقتین پیش آئین ؁

مرہٹونکے حملون سے بچنے کے لیے فرمانروایانِ ہند مین سے لارڈ ولزلی کی حمایت کو اول اول نظام ہی نے قبول کیا تھا اور سب رئیسون سے پہلے نظام ہی نے یہ عہد کیا تھا کہ مین اپنے سارے تنازعات مین سرکارِ انگریزی کو پنچ مانونگا اور کسی جنگ و معرکہ مین سرکار

کی منظوری بغیر شریک نہو گا ؎

جو نظام صاحب بالفعل مسند نشین ہین اُنکی عمر گیارہ بارہ برس کی ہے۔ جلسۂ قیصری مین سر سالار جنگ جو ریجنسی کونسل کا ایک ممبر ہے اُنکے ہمراہ تھا۔ دہلی مین نظام صاحب کی صورت دیکھکر لوگونکو عجیب عجیب باتین یاد آتی تھین۔ اِس خاندان مین سے ۱۱۳۹ھ کے بعد جب نادر شاہ نے ہند پر حملہ کیا تھا یہی نظام صاحب اول دہلی مین تشریف لائے ہین۔ اُسوقت کہ ایک عالم رستخیز برپا تھا اس خاندان کے بانی نواب نظام الملک نے نادر شاہ کو سمجھا کر قتل عام بند کرایا تھا۔ زمانہ کے انقلاب کو دیکھو کہ ایک وہ دن تھا کہ جب نظام الملک دہلی سے چلا ہے تو شہر مین ہر طرف خونریزی ہو رہی تھی فتنہ و آشوب برپا تھا۔ اور ایک یہ دن ہے کہ اُسکی اولاد مین سے یہ نظام صاحب ایسے امن و عافیت کے جلسہ مین شریک ہونیکو یہان آئے جو قوت انگلشیہ کے اجتماع و استحکام کے اعلان کے واسطے منعقد ہوا ہو۔ حیدر آباد کے نظام صاحب ملک ہند کے رؤسای اسلامیہ مین ایک مدت سے مقدم رہے ہین ؎

انکے سوا بعض اور بھی مسلمان رئیس ہین جنکا اسقدر پر کچھ ذکر کرنا مناسب ہو۔ انکے خاندان اُس بدعملی کے زمانہ مین پیدا ہوئے جو اخیر مرتبہ ہند پر سرکار انگلشیہ کا پورا التسلط قائم ہونے سے پہلے گذرا ہی ؎

راجپوتانہ مین ٹونک کی ریاست کا بانی ایک پٹھان امیر خان نام ہوا ہے یہ شخص ایسا بھاری پنڈارا تھا کہ اُس زمانہ مین شاید اُس سے بڑھکر کوئی دھاڑی قزاق نہو گا۔ ۱۸۱۷ع و ۱۸۱۸ع کی لڑائیون سے پہلے راجپوتانہ مین اسکی لوٹ کی دھاک پڑی ہوئی تھی۔ اور لوگ اُسکے نام سے تھر تھر کانپتے تھے۔ ۱۸۱۷ع مین سرکار انگریزی نے امیر خان سے یہ کہا کہ اگر تم اپنی فوج کو موقوف کر دو تو ہم ذمہ کرتے ہین کہ جو علاقہ اب تمہارے قبضہ مین ہو اُسکو کوئی شخص تم سے نہ چھینے پائیگا۔ وہ یہ دیکھکر کہ سرکار سے مقابلہ کرکے پھل کو پہنچنا محال ہے اس بات پر راضی ہو گیا۔ اور اسوقت سے وہ نواب ٹونک کہلانے لگا اور مین

واطمینان کے ساتھ حکومت کرنے لگا - غدر ۱۸۵۷ء کے زمانہ مین اُسکے بیٹے سے عمدہ خدمتین ظہور
مین آئین - ۱۸۶۴ء مین اُسکا پوتا گدی پر بیٹھا مگر سرکار انگلشیہ نے ایک ٹھاکر کے قتل کے باعث
جس مین وہ بذاتِ خود علانیہ طور پر شریک تھا اُسکو معزول کر کے اُسکے بیٹے کو نواب بنا دیا -
یہ نواب جلسۂ قیصری مین شریک ہوا تھا ۔

بیگم بھوپال کے نام سے اُور رئیسونکی نسبت انگریز زیادہ تر مانوس ہین - ان بیگم صاحبہ کا نام
شاہجہان بیگم ہے - انکی ماسکندر بیگم نے جو نہایت مشہور و معروف تھین ۱۸۶۸ء مین انتقال
کیا - سکندر بیگم کو سرکارِ انگلشیہ کے ساتھ جو رابطۂ اتحاد وارادت تھا اور جو خدماتِ نمایان
غدر ۱۸۵۷ء مین اُس سے ظہور مین آئی تھین اُنکو ایک عالم جانتا ہے - سکندر بیگم اور شاہجہان بیگم
دونو کو سرکار سے دلاورِ اعظم طبقۂ اعلا ستارۂ ہند خطاب عطا ہوا ۔

ہندوستان کی تین سلطنتون مین سے اخیر سلطنت مرہٹونکی ہے - یہ سلطنت جس عجیب
طور سے پیدا ہوئی اُسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے - اخیر پیشوا ۱۸۱۷ء و ۱۸۱۸ء کی لڑائیون مین
ریاست سے محروم کیا گیا - اور جسطرح سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد دولتِ انگلشیہ اسکی وارث
ہوئی اسیطرح انکی سلطنت کی بھی مالک بنی - اور جو سلطنت مرہٹہ کی تابع تھی وہ سرکار انگلشیہ
کے تابع ہو گئی - اخیر پیشوا کا ایک متبنّٰی بیٹا نانا صاحب جسکی بدذاتی کا جہان مین شہرہ ہے
ایامِ غدر مین باغیونکے ساتھ شریک ہو گیا تھا یقین ہے کہ وہ اپنے کیفرِ کردار کو پہنچا ہوگا ۔

مرہٹون مین نہایت مشہور رئیس تین ہین یعنی مہاراجہ سیندھیا اور مہاراجہ ہلکر اور
گائکواڑ بڑودہ - یہ تینون اُن لڑائیون کے وقت سے جنکا ذکر اُوپر آ چکا ہے آجتک اپنی اپنی
ریاست پر قابض چلے آتے ہین - ۱۸۱۷ء و ۱۸۱۸ء کی لڑائیون مین مہاراجہ سیندھیا
اور مہاراجہ ہلکر کے بزرگ بڑی مردانگی کے ساتھ سرکار انگریزی سے لڑے مگر جب سے
ملکِ ہند مین جنگ و صلح کا ہونا سرکار انگلشیہ کی اجازت و اشارت پر قرار پایا اُسوقت سے
ان تینون کی اطاعت و ہوا خواہی مین سرمو فرق نہین آیا - دہلی کے جلسۂ قیصری

مین یہ تینون مہاراجہ موجود تھے ◆

جلسۂ قیصری مین ایک عجیب بات یہ دیکھنے مین آئی کہ قلمرو ہند مین جو تین بڑی ریاستین ہین اُن تینون کے فرمانروا یعنی نواب نظام حیدرآباد اور گائیکواڑ بڑودہ اور مہاراجہ میسور نابالغ ہین دہلی مین کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ یہ تینون لڑکے ایک مسند پر بیٹھے بچون کی طرح آپس مین بات چیت کرتے رہے - اگرچہ یہ بات کوئی بڑی بات نہین ہے مگر اس سے اُس تغیر کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو دولت انگلشیہ کے سبب ملک ہند کے اندر ہوا ہے یعنی جنگ وجدل کی صدی کے بعد امن وعافیت کی صدی آئی ہے[1] ◆

دہلی مین ایک رئیس اور ایسا تھا جس پر سب کی نگاہ پڑتی تھی - یہ مہاراجہ کشمیر ہین جنکے تحت و تصرف مین وہ پر فضا ملک ہے جسکی کیفیت بہت سے شاعرون اور سیاحون نے بڑی آب و تاب کے ساتھ بیان کی ہے - ان کی ریاست جو وہ سکھون کی پہلی لڑائی کے بعد ۱۸۴۶ء مین قائم ہوئی ہے - انکے خاندان کی تاریخ مین کہانی کا سا مزا آتا ہے - محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پہلے جو راجپوت قوم کے راجہ جمون مین راج کرتے تھے اور جنکی اصل کا حال قدامت کے سبب معلوم نہین مہاراجہ صاحب کا سلسلہ اُن تک برابر پہنچتا ہے - انکے والد اس خاندان کی چھوٹی شاخ مین سے تھے اور جبتک بڑی شاخ کے سب لوگ مٹ مٹا نہ گئے انھون نے مسند نشینی اختیار نہین کی - پہاڑی قومین ان کو جمون کا حاکم کچھ اس وجہ سے نہین مانتین کہ یہ سکھون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بلکہ اس باعث سے کہ یہ قدیم راجپوت خاندان کے قائم مقام ہین - مہاراجہ صاحب نیک طینت حاکم ہین

[1] جن رئیسون کا ذکر اوپر متن مین آ چکا ہے اُنکے سوا ہندمین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے رئیس ہین جو کہ برٹش سرکار انگریزی کے متوسل ہین مگر انکی تاریخ علٰحدہ بیان نہین ہے - وہ بڑے رئیسون کے ساتھ گنتے جاتے ہین جو کہ دربار قیصری مین موجود تھے اُن سب کے نام اور اور حالات اس کتاب کے ضمیمہ مین مرقوم ہین ◆

اور سرکارِ اعظم انگلشیہ کے ساتھ ہر موقع پر اُن سے ہواخواہی و ارادت ظاہر ہوئی ہے ❊
دہلی میں ترسٹھ رؤساے والیانِ ملک موجود تھے - انکی ریاستونکی کُل آبادی چار کروڑ کے قریب ہے اور ان سب کا رقبہ انگلستان اور فرانس اور اطالیہ کے رقبہ سے زیادہ ہے - اُن کے اور اُن کے ہمراہیون کے سوا جلسہ قیصری مین تین سو کے قریب خطابی رئیس ور اَور ممتاز آدمی موجود تھے - یہ امراے ہند مین سے چیدہ چیدہ لوگ تھے اور ملکِ ہند کے ہر ایک صوبہ سے بلائے گئے تھے - انمین سے بعض کے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین ❊
شاہزادۂ ارکاٹ اور مہارانی تنجور احاطۂ مدراس سے - مہاراجہ سر جیمل سنگھ - اور بعض بڑے بڑے زمیندار اور شہر و کے رئیس بنگالہ سے - مہاراجہ بلرام پور اور بڑے بڑے تعلقہ دار اودھ سے - چالیس خاندانی رئیس ممالکِ مغربی سے - دہلی کے معزول شاہی خاندان کے شاہزادے - کابل کے سدوزئی خاندان کے شاہزادے - سندھ کے امرا سردار - امرتسر اور لاہور کے سکھ سردار - کوہستانِ کانگڑہ کے راجپوت سردار - امب واقعہ سرحدِ ہزارہ کا سردار جسکی جاگیر کسیقدر سرکارِ انگریزی کے علاقہ مین ہے اور کسیقدر باہر - چترال اور یاسین کے سفیر جو مہاراجہ جموں کے ساتھ آئے تھے - پشاور کے ارباب - کوہاٹ اور ڈیرہ اسمعیل خان کے پٹھان سردار - ڈیرہ غازیخان کے بلوچ تمندار - بمبئی کے بڑے بڑے رئیس - ممالکِ متوسطہ کے گونڈ اور مرہٹے سردار - اجمیر کے راجپوت ٹھاکر - برہما - وسطِ ہند - میسور اور بڑودہ کے ممتاز لوگ - والیانِ ریاست اور امراے سلطنت کے سوا مقبوضاتِ دولتِ پرتگال واقعہ ہند کا گورنر جنرل - خانِ قلات - سلطانِ مسقط کے معتمد - اعلیحضرت شاہِ سیام اور مہاراجہ ادھراج نیپال کے ایلچی - امیرِ کاشغر کا سفیر اور سلطنت ہاے غیر کے کانسل موجود تھے ❊

ساتوان باب

روزِ سعید اعلانِ خطابِ جدید

یکم جنوری ۱۸۷۷ء

یہ تاریخ جلسۂ قیصری مین خاص جشن کی تاریخ تھی - اس روز اعلان ہوگیا کہ جناب ملکۂ معظمۂ انگلستان قیصرِ ہند ہین - اسی دن کے لیے سارے گورنر اور بڑے بڑے عہدہ دار اور والیانِ ملک جمع ہوئے تھے کہ سب ملکر اس مبارک رسم کو ادا کرین +

اُنیسوین صدی ہند کے لیے نئے جنم کی صدی ہے اور ملکۂ معظمہ کے خطابِ قیصرِ ہند کا اعلان اس صدی کے واقعات مین سب سے بڑا واقعہ ہے - اس ملک کی تاریخ مین اٹھارھوین صدی کے واقعات اب اتنی دُور کے واقعات سمجھنے چاہیئین جیسے انگلستان کی تاریخ مین ہفت[1] ریاستون کی لڑائیان ہین اور روما کی تاریخ مین گاتھ[2] اور ہنز کے حملے - اس صدی مین ملکِ ہند دن بدن انگلستان کیطرح ترقی کرتا جاتا ہے - ریل کی سڑک اور تار برقی ہند کے راجاؤن اور رعایا کو حاکمانِ ملک سے روز بروز نزدیک کرتے جاتے ہین +

اس تقریب کے ایام مین بڑی خوبی کی بات یہ ہوئی کہ جبتک جلسہ رہا موسم مین کسیطرح کا فتور و تغیر نہین ہوا - بلکہ جتنے دن جلسہ رہا برابر دُھوپ کھلی رہی - نہ ہوا چلی نہ آندھی آئی اور نہ بارش ہوئی جن سے رسموںکے ادا کرنے مین کچھ خلل آتا - خاص اعلان کے دن صبح کے وقت مطلع بالکل

---

[1] ملک جرمنی کی ایک قوم سیکسن نام نے پانچوین صدی کے وسط مین برطانیہ کے اصل باشندون کو زیر کرنا شروع کیا اور انکو مغلوب کرکے وہان اپنی سات ریاستین قائم کین - پھر نوین صدی کے اوائل تک ان ریاستون کے حاکم آپس مین لڑتے رہتے - مترجم +

[2] گاتھ اور ہنز دو وحشی قومون کے نام ہین اُنھون نے روما کی سلطنت پر حملے کرکے اُسکو تباہ کیا - مترجم +

صاف تھا۔ دُھوپ کی چمک اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا وُہی عالم تھا جو ویسراے کی سواری کے دن دیکھنے مین آیا تھا۔ ایسے موقع پر یہ ساری باتین ضروریات سے تھین ۔ کیونکہ ساری رسمین شامیانونکے تلے اور کسیقدر کُھلے میدانون مین ادا ہوئی تھین[1] ✤

نئے خطاب کا اعلان جس میدان مین ہوا تھا وہ دہلی سے چار میل کے قریب واقع ہے۔ چھوٹی چھوٹی گھاس کی اُسپر بہار تھی اور وہان تین عمارتین بنائی گئی تھین ۔ اوّل ویسراے کا تختگاہ ۔ دوم بڑے بڑے عہدہ دارانِ انگریزی اور والیانِ ریاست کے واسطے ہلالی چبوترہ ۔ سوم ریاستہاے غیر کے سفیرون اور وکیلون اور تماشائیون کی نشست کے چبوترے ✤

جو چبوترہ ویسراے کا تختگاہ تھا وہ تقریباً سب چبوترون کے بیچمین واقع تھا ۔ اُسکی عمارت نہایت خوب صورت تھی ۔ اور سرخ اور نیلے اور سنہری رنگ کی اُسپر بہار تھی ۔ یہ چبوترہ مسدس تھا۔ اس کا ہر ضلع چالیس فٹ لمبا تھا ۔ پس کُل دور ۲۴۰ فُٹ کا تھا ۔ اس عمارت کا حال مفصل لکھنے کے لائق ہے ۔ اسکی کرسی زمین سے دس فُٹ بلند تھی اور سیڑھی پختہ بنی ہوئی تھی۔ چارون طرف لوہے کا جنگلا تھا اور اُسپر سنہری مُلمع کیا ہوا تھا ۔ چبوترے کے آگے اور پیچھے دو طرف سیڑھیان بنائی گئی تھین اور اُنکے دونو جانب بھی سنہری جنگلا لگا ہوا تھا۔ چبوترہ کے اُوپر ایک شامیانہ نیلے نیلے بارہ ستونونپر قائم تھا اور ستونونکو کابلے لگا کر اُوپر سے ملا دیا تھا ۔ شامیانہ کی چوٹی پر ایک گدی تھی اور اُس پر تاج شاہی دھرا ہوا تھا۔ گدی سے لگا ہوا نیچے کی طرف زردوزی کام کا سرخ کپڑا لٹک رہا تھا ۔ اُوپر کی کانس (کارنس) پر شاہی تاج اور بیل بوٹے بندن وار کی طرح کڑھے ہوئے تھے ۔ ہر ایک گوشہ پر ساٹن کی تین جھنڈیان آگے

[1] یہ عجیب بات ہے کہ جب جلسہ خاست ہوا اور جو لوگ اُسمین شریک تھے وہ سب رخصت ہوچکے تو اُسکے ایک دو روز بعد دہلی مین اس شدت سے مینہہ برسا کہ جہان جہان لشکر پڑے ہوئے تھے وہ سب مقام جل تھل ہوگئے ۔ اگر اس سے پہلے مینہہ پڑتا تو بہت سی رسمین من خوبی سے ادا نہو سکتین ۔ اسیر اکثر شاید بعض لوگ فال نیک سمجھین ۱۲

کو نکلی ہوئی تھین اور اُنپر مقدس جرجیس کی صلیب اور یونی ین جیک جو سلطنت برطانیہ کے ملکی
نشان ہین بنے ہوئے تھے - کانس کے نیچے سرخ اور سپید ریشمین کپڑے کی پٹیان تھین اور
اُنپر زردوزی کام کے سوسن کے پھول جو فرانس کی شاہی علامت ہے دمک رہے تھے - اسکے
نیچے ایک اَور پٹی جھالر کے طور پر لگی ہوئی تھی اور اُس مین ایک کتروان جھالر ٹکی ہوئی تھی - اس
جھالر پر شاہی تاج اور تمغے وغیرہ کڑھے ہوئے تھے - اور پٹی پر گلاب کے پھول اور طرفیل یعنی تپتی
اور بھٹ کٹیا جو انگلستان و آئرلینڈ و سکاٹ لینڈ کی قومی علامتین ہین سنہری روپہلی کلابتون
اور ریشم سے بنے ہوئے تھے - اور ہندوستان کی قومی علامت کنول کا پھول بھی انکے ساتھ
کڑھا ہوا تھا - اس پٹی کے ہر گوشہ پر سنہری تاج اور ریشمین کپڑا لگا ہوا تھا اور نیچے کی کتروان
جھالر کے ٹکڑے ڈھال کی شکل کے تھے اور اُنپر آئرلینڈ کا بربط سکاٹ لینڈ کا اُچکتا شیر اور انگلستان
کے تین شیر جو شاہی تمغے ہین ایک دوسرے کے بعد بنے ہوئے تھے - ستونونپر چبوترہ سے دس
فٹ بلند چاندی کی ڈھالین لٹکی ہوئی تھین اور اُنپر سنہری حرفون مین شاہی طغرا بنا ہوا تھا
اور ڈھالونکے اوپر مختلف رنگ کی ساٹن کی جھنڈیان تھین +

چبوترہ کی کرسی کے ہر طرف تین تین دلے بنے ہوئے تھے - ایک بڑا اور دو چھوٹے
اور ہر ایک دلے کے اوپر گول کانس نکلی ہوئی تھی - بڑے دلے پر سبز مخمل لگی ہوئی
تھی اور اُسپر بادشاہی تاج کی شکل قومی پھول پتون کے ساتھ سنہری کلابتون سے کارچوبی
اُبھروان کام کی بنی ہوئی تھی - چھوٹے دلونپر ساٹن اور ساٹن پر انگلستان کا شاہی تمغا ہے
زرق برق کا لٹکا ہوا تھا - اور سب دلون کے چارون طرف رستے لگا کر اُنپر لہرا اور گوٹا لپیٹ

دیا تھا +

ہلالی چبوترہ نیلے اور سفید اور سنہری رنگ سے آراستہ تھا - اور تختگاہ کے سامنے آٹھ
سو فٹ کے قریب لمبا چلا گیا تھا - اسکے چھتیس درجے تھے - ہر ایک درجہ بیس فٹ لمبا اور تیس
فٹ چوڑا تھا اور ہر ایک کی آمد و رفت کا دروازہ جُدا تھا - ہلالی قوس کا مرکز تختگاہ سے ۲۲۶ فٹ

کے فاصلہ پر تھا۔ اس چبوترہ کے اُوپر کی طرف سامنے کے رُخ سوسن کے پھول اور ملمّع کیے ہوئے
بر چھیونکے پھل لگے ہوئے تھے۔ اور اُنکے نیچے تین تین سفید اور سنہری سُتون استادہ تھے۔
ہر ایک ستون پر تاجِ شاہی بنا ہوا تھا۔ اور چبوترہ کے چارون کونون پر بھی تاج کی تصویر تھی۔ چبوترہ
پر سرخ کپڑے کا فرش تھا اور اُسکے اُوپر نیلے رنگ کے ریشمین کپڑے سے منڈھی ہوئی کرسیان
بچھی تھین۔ سامنے کی طرف سارے چبوترہ پر سنہری جنگلا لگا ہوا تھا +

تماشائیونکے دو چبوترے تھے اُنکے بیان کی کچھ ضرورت نہین۔ یہ چبوترے تختگاہ کے پشت کی
طرف تھے اور اُنکا رنگ نیلا تھا۔ دونو چبوترون کے بیچمین آنے جانیکے لیے ایک بڑا چوڑا راستہ
بنا ہوا تھا +

ان عمارتون مین مشرقی یعنی ایشیائی بات کوئی نہ تھی اور نہ یہانکے کسی نقشہ کی نقل اُن مین پائی
جاتی تھی۔ دھوپ کے بچاؤ کے لیے اُنکے اُوپر سائبان لگا دیے تھے۔ اور کسی طرف سے ہوا
کو روک نہ تھی۔ رنگ آمیزی بیشک ان مین بہت تھی مگر اُسکا ہونا ہندمین واجبات سے تھا
کیونکہ یہانکی دُھوپ رنگون کی چمک دمک کو دوبالا کر دیتی ہے +

اعلان کے دن ہندوستانیونکی رنگ برنگ کی پوشاکون اور فرنگیون کی طرح طرح کی وردیون
سے ان چبوترونکی شان کچھ اور ہی نکل آئی تھی۔ عجب رنگ برنگ کی بہار اور چمک دمک کا
عالم تھا۔ ہر ایک رئیس اور ہر ایک صاحب گورنر و لفٹنٹ گورنر کی پشت پر اُنکا علم استادہ تھا۔ ہر ایک
رئیس کے اُمرا اور صاحبان گورنر و لفٹنٹ گورنر کے افسران سٹاف اُنکے گرد بیٹھے تھے۔ والیانِ ریاست
کو افسرانِ سرکاری کے ساتھ ملا جلا کر بٹھانے مین بہت سعی کی گئی تھی اور غرض اس سے یہ تھی کہ
نشست کے باب مین کسی طرحکی نزاع و تکرار جسکے سبب ہندوستان مین قدیم زمانے سے شکر رنجی
و بدمزگی پیدا ہوتی رہی ہے وقوع مین نہ آئے۔ ہندوستانی پوشاکون اور یہانکی شاہی علامتون اور
انگریزی وردیون اور نشانونکے باہم ملنے سے جو کیفیت اس چبوترہ پر نظر آتی تھی وہ اِس سے پہلے
کبھی دیکھنے مین نہ آئی تھی۔ ہلالی چبوترہ پر تریسٹھ والیانِ ریاست جلوہ افروز تھے۔ وہ اور

اُنکے جلو کے سارے لوگ طرح طرح کی زرق برق پوشاکین پہنے انگریز افسرون کے ساتھ ہر جگہ
ملے جُلے بیٹھے تھے۔ کسیکے مخمل زیب تن تھی کسیکے جسم پر ساٹن تھی۔ کوئی زربفت سے جگمگا رہا تھا
کوئی کمخاب کی چمک دمک دکھا رہا تھا۔ اور انگریزی افسرونکی وردیان اکثر نیلی اور سُرخ تھین گو ہندوستانی
رئیس اور صاحبان عالیشان ملے جُلے بیٹھے تھے مگر پھر بھی اکثر رئیس اپنے تمغو اور زیور اور اور علامتون سے صاف
پہچانے جاتے تھے چبوترہ کے عین وسط کے درجہ مین ہندوستان کے تین نابالغ رئیس یعنی نواب نظام حیدرآباد
و گائکواڑ بڑودہ و مہاراجہ میسور رونق افروز تھے۔ انکے داہین طرف راجپوتانہ کے راجے تھے جن مین
مہارانا ے اودیپور و مہاراجہ جیپور و مہاراجہ جودھپور بھی تشریف رکھتے تھے۔ بائین طرف وسط
ہند کے رئیس جن مین مہاراجہ سیندھیا و مہاراجہ ہلکر اور مرہٹون کی مٹی ہوئی سلطنت کے آثار
یادگار تھے۔ اور اسی طرف آگے بڑھکر عین سرے پر پنجاب کے رؤسا اور مہاراجہ کشمیر کی نشست تھی باقی
ورجون مین مدراس۔ بمبئی۔ بنگالہ۔ ممالک مغربی و شمالی اور ممالک متوسط کے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے
جو درحقیقت اپنے اپنے علاقہ کی گورنمنٹ کے تابع ہین اور گورنمنٹ ہند اُن سب کی حاکم اعلیٰ ہے +

جو انگریزی حکام بالا چبوترہ پر رونق افروز تھے اُن مین سے ان جلیل القدر منصبدارونکے
نام نامی اسمقام پر لکھنے کافی معلوم ہوتے ہین۔ امیر الامرا ڈیوک آف بکنگھم گورنر مدراس
عالیجناب سر فلپ وڈہوس گورنر بمبئی۔ سر ہنری ڈیوس لفٹننٹ گورنر پنجاب۔ سر رچرڈ ٹمپل
لفٹنٹ گورنر بنگال۔ سر جارج کوپر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی جنرل سر فریڈرک ہینز
کمانڈر انچیف افواج ہند۔ صوبہ اودھ۔ علاقہ میسور۔ ممالک متوسط۔ برہما اور آسام کے چیف
کمشنر۔ کونسل کے ممبر۔ ہائی کورٹ کے جج۔ گورنمنٹ کے سکرٹری اور اور اعلےٰ عہدہ دار +

مقام دربار کیطرف صبح ہی سے خلقت جانی شروع ہوگئی تھی۔ رئیس اپنی اپنی جلوس
کی گاڑیون مین اپنے امرا اور سپاہ کے ہمراہ بڑی تزک و شان سے چلے جاتے تھے اور
اُنکے ہتیار ہاتھی اُسی ساز و سامان کے ساتھ میدان دربار مین جمع تھے جو ویسرائے کی تشریف
آوری کے دن اُنپر موجود تھا۔ رئیسون اور اعلےٰ عہدہ دارون کی سواریون کا تماشا دیکھنے کیواسطے

خلقت کا ایک جم غفیر و انبوہ کثیر جمع تھا - تماشائیون کے چبوترونپر جو تختگاہ کی پشت پر تھے - ریاستہائے غیر کے ایلچی اور سفیر اور معتمد اور بہت سے فرنگی افسر اور لیڈیان رونق افروز تھین اور والیان نیپال وسیام کے سفیر بھی ان مین شامل تھے - اور خان قلات اور علاقہ سلطنت پرتگال کا گورنر جنرل اور بہت سے ہندوستانی امرا و شرفا اور عہدہ دار بھی انہی چبوترونپر بیٹھے ہوئے تھے - اور ہلالی چبوترہ کی پشت پر جو احاطہ تھا وہان بھی بہت سے تماشائیونکو آنیکی اجازت ہوگئی تھی +

انگریزی فوج جس قدر دہلی مین موجود تھی سب کی سب چبوترونکے شمال کی جانب میدان مین کھڑی کی گئی تھی اور والیان ریاست اور امرا کی جلو کے آدمی اور سواریان اُنکے مقابل جنوب کی طرف تھین +

تختگاہ کے دونو طرف اور ہلالی چبوترہ کے ہر ایک دروازہ پر سلامی اُتارنے کے واسطے گارڈ آف آنر موجود تھا +

دوپہر کے وقت شاہی نقیبون کی تُرتُریونکے بجنے سے سب کو معلوم ہوگیا کہ ویسرائے کی سواری آگئی - اُتنے ہی مین مہر سپہر عظمت و جلال گوہر افسر دولت و اقبال عضد حضرت سلطانیہ بانیہ دولت برطانیہ جناب معلی القاب لارڈ لٹن صاحب بہادر رونق افروز دربار ہوئے - اُنکے تشریف لاتے ہی سب کے سب سر قد تعظیم کو کھڑے ہوگئے - اور فوج کے باجے والون نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی - لیڈی لٹن صاحبہ اور اُنکی صاحبزادیان حضور ویسرائے کے ہمراہ تھین - گاڑی سے اُتر کر حضور ممدوح تختگاہ کی طرف خرامان خرامان تشریف فرما ہوئے اور اُنکے مصاحب وغیرہ اُنکے آگے آگے ہولیے - باجون سے قومی گت بجنے لگی اور جس وقت حضور ممدوح تخت پر جلوہ گر ہوئے گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرمز کی سلامی اُتاری +

اسکے بعد جو کارروائی ہوئی وہ سیدھی سادی مگر دلونپر تاثیر کرنیوالی تھی - ویسرائے صاحب گرینڈ ماسٹر سٹار آف انڈیا کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے - تخت پر رونق افروز ہوکر اُنہون نے نقیب اعلی کو حکم دیا کہ خطاب قیصری کا اشتہار پڑھے - اسپر اول بارہ نقیبون

نے اپنی اپنی ترکی بجائی اور پھر نقیب اعلیٰ نے اشتہار مندرجہ ذیل ایسی بلند آواز سے پڑھا کہ
حاضرین جلسہ مین سے ہر ایک نے خاطر خواہ سُنا ؀

ملکہ معظمہ وکٹوریا

چونکہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا ۔ ایکٹ بمراد اسبات کے کہ جناب
رحمت مآب ملکہ معظمہ اُس خطاب والقاب شاہی مین جو سلطنت متحدہ اور اُسکے تابع ملکونکی بادشاہی
سے متعلق ہین ایک اور لقب اضافہ کرسکین جاری ہوا ہے اور اُس ایکٹ مین لکھا ہے کہ از روے
ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلان اور آئرلنڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونیکے
سلطنت متحدہ اور اُسکے تابع ملکونکی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب بھی ہوا کرینگے جو بادشاہ
اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرماوین و اُس ایکٹ مین
یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشا ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بمہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ع
ہے بادولت کے حال کے خطاب اور القاب یہ ہین ۔ وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ
برطانیہ کلان اور آئرلنڈ کی ملکہ حامیۂ دین عیسائی ۔ اور اُس ایکٹ مین یہ بھی لکھا ہے
کہ ایکٹ بابت احسن انتظام گورنمنٹ ہند کے موجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اسوقت تک
بادولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض مین بطور امانت کے تھی بادولت
کے تفویض ہو جاے ۔ اور یہ کہ آیندہ کے لیے ہندوستان بادولت کی حکمرانی ہو اور بادولت کے
نام سے اسپر حکمرانی کیجاے ۔ اور قرین مصلحت ہے کہ نقل وتحویل گورنمنٹ جیسے مذکورہ بالا کی
گئی اسکی تسلیم و پذیرائی اس طرح پر ظاہر کیجاے کہ بادولت کے خطاب والقاب مین ایک اور لقب
اضافہ کیا جاے ۔ اور اُس ایکٹ مین امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ بادولت کو جائز
ہوگا کہ نقل وتحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورہ بالا کی نظر سے اُس خطاب والقاب مین
جو سلطنت متحدہ اور اُسکے تابع ملکونکی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہین بذریعہ اشتہار شاہی کے جو
مزین بمہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کرین جو بادولت کو مناسب معلوم ہو لہذا بادولت

نے حسبِ صلاح مشیرانِ پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا کہ یہ تعیین و اعلان کر دین (اور اُس صلاح سے اور اُس صلاح کے بموجب اس اشتہار کی روسے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے) کہ آیندہ جہانتک بسہولت ہوسکے تمام موقعون اور تمام دستاویزون مین جنمین مابدولت کے خطاب اور القاب مستعمل ہون بجز اور باستثناے جملہ چارٹر (معاہدات ملکی) اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لیٹرس پیٹنٹ (مکاتیبِ عامہ) اور گرانٹ (ہبات وعطایا) اور ریٹ (برید و انجاب) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسیطرح کی جملہ اور دستاویزات کے جو سلطنتِ متحدہ کے باہر اثر پذیر ہون اُس خطاب و القاب مین جو سلطنتِ متحدہ اور اُسکے تابع ملکون کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہین زبانِ لاطین مین یہ الفاظ - انڈئے امپراٹریکس - اور زبانِ انگریزی مین یہ الفاظ - امپرس آف انڈیا (قیصرِ ہند) اضافہ کیے جائین ❖

سوا اسکے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن اور چارٹر اور لیٹرس پیٹنٹ اور گرانٹ اور ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسیطرح کی اور دستاویزات مین جو اوپر بالخصوص مستثنےٰ کی گئی ہین وہ اضافہ نہ کیا جائے - اور سوا اسکے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے اور چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنتِ متحدہ کے سکہ جاتِ رائج الوقت اور جائز الرواج ہین اور جملہ سونے اور چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اُسیطرح کے نقوش سے مسکوک ہون بلا لحاظ اُس اضافہ کے جو مابدولت کے خطاب و القاب مین کیا گیا ہے سلطنتِ متحدہ مذکورہ کے سکجاتِ رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہون اور سمجھے جائین - اور سوا اسکے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنتِ متحدہ کے تابع ملکون مین سے کسیکے لیے اور کسی مین مسکوک اور جاری ہوئے ہین اور مابدولت کے اشتہار کی روسے اُن تابع ملکون کے سکجاتِ رائج الوقت اور جائز الرواج قرار دیے گئے ہین اور اُنپر مابدولت کے خطاب یا القاب یا اُن مین سے کوئی جزو یا اجزا منقوش ہوئے ہین اور جملہ نقود جو مطابق اشتہارِ مذکور کے بعد ازین مسکوک اور جاری ہون بلا لحاظ ویسے اضافہ کے اُن تابع ملکون کے سکجاتِ جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کرین

تا وقتیکہ ما بدولت کی اَور کوئی مرضی اُسکی نسبت ظاہر نہ کیجائے ✤

ما بدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ - اپریل کو ما بدولت کے جلوس کے ۳۹ سال مین صادر ہوا ✤

خداوند کریم جنابِ ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے

اسکے بعد تھارنٹن صاحب قائمقام فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند نے اشتہار کا ترجمہ اُردو مین بآواز بلند پڑھا ✤

جب اشتہار پڑھا جاچکا تو جنابِ ملکہ معظمہ قیصرِ ہند کی تعظیم کے لیے علم شاہی بلند کیا گیا - اور توپخانہ سے ایک سو ایک فیر کی سلامی ہوئی - اور فیرون کے درمیان ساری فوج جو جلسہ گاہ کے گرد جمع تھی بندوقون سے خوشی کی باڑ جھاڑتی رہی - اور سب پلٹنون کے باجے والے ملکہ قومی گت بجانے لگے - اور اسکے بعد ایک اَور دلکش گت بجائی - اُسوقت کی کیفیت بہت ہی پُرتاثیر تھی - راجاؤن کا ہلالی چبوترہ زر و جواہر سے جگمگا رہا تھا - فوج کی یہ کثرت تھی کہ دُور دُور تک پرے کے پرے جمے کھڑے تھے - راجاؤن کے جلوس کی دُھوم دھام - خلقت کا انبوہ و ازدحام - فیلانِ باشکوہ کا ہجوم - اور انکی جگمگاتی سونے چاندی کی عماریان اور زربفت و کمخاب کی جھولین - توپون کی دنادن مین باجون کی آواز کا سہرانا - اور بندوقون کی باڑ کا ہوا مین لہرانا - ان ساری باتون سے وہ کیفیت پیدا ہوتی تھی جو حاضرین کے دلون سے کبھی نہ بھولے گی - اس وقت اس لطف و کیفیت کے ساتھ ہاتھیون نے بھی کچھ تھوڑی سی کھلبلی پیدا کی - توپخانہ سے جو سلامی ہوتی تھی اُس کو تو وہ اسطرح سہار گئے کہ دیکھنے والون کو حیرت آتی تھی - لیکن جسوقت بندوقون کی باڑ اُنکے قریب آئی تو بہت سے ہاتھی سونڈین اُٹھا اُٹھا کر چنگھاڑین مارنے اور مستانہ وار ادھر اُدھر بھاگنے لگے - اور اس سے خلقت مین ایک ہلچل پڑگئی - مگر یہ خیر گزری کہ بندوقون کی باڑ دیر تک نہین چلتی

رہی اور ہاتھی تھوڑے عرصہ بعد سیدھے ہو گئے اور کوئی واردات ہونے نپائی ✣

سلامی کی توپین اور خوشی کی شلکین بین منٹ سے کچھہ اُوپر تک سر ہوتی رہین - پھر اخیر توپ کے چھوٹتے ہی جناب ویسرائے صاحب بہادر اُٹھے اور حاضرین دربار کے سامنے یہ تقریر دلپذیر فرمائی ✣

تقریر دلپذیر عالی جناب نواب نائب السلطنتہ بہادر

یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ کے حضور سے ایک اشتہار جاری ہوا تھا جسمین ہند کے رئیسون اور رعیت کی نسبت حضرت ممدوحہ کی طرف سے ایسے شاہانہ الطاف اور حسن رواداری عنایات کے اقرار درج تھے جنہین وہ لوگ اپنے حق مین آجتک سند بے بہا سمجھتے ہین ✣

حضرت ملکہ معظمہ کی طرف سے جنکے وعدہ کو کبھی لغزش نہین ہوئی اُس وقت جو جو اقرار ہوئے تھے ہماری زبان سے اُنکے اظہار ایفا کی کچھہ حاجت نہین - ان اٹھارہ برس کی رونق و مہر پذیری روز افزون خود اُنکا ایک ثبوت مبرہن اور یہ جلسہ عظمیٰ اُنکی تکمیل کی دلیل روشن ہے ✣

اس سلطنت کے رؤسا اور رعایا جو اپنے اپنے موروثی اعزاز بے مزاحمت برقرار اور اپنے اپنے مصالح واجبی کی پیروی مین محفوظ رہتے ہین اُنکے لیے زمانہ گزشتہ کی یہ سخاوت و معدلت آئندہ کے واسطے پوری کفیل ہے ✣

حضرت ملکہ معظمہ نے جو خطاب قیصر ہند اختیار فرمایا ہے اُسکے اعلان کے لیے آج ہم لوگ جمع ہوئے ہین اور مجھکو اس ملک مین حضرت ممدوحہ کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے لازم ہے کہ اُنکے کریمانہ الطاف کو جنکے باعث حضرت ممدوحہ نے القاب و منصب موروثی کے اُوپر یہ لقب اضافہ فرمایا ہے بیان کرون ✣

حضرت ممدوحہ اپنے تمام ممالک محروسہ مین سے جو دنیا کے ساتوین حصے پر مشتمل ہین اور جسمین تیس کروڑ آدمی رہتے ہین کسی ملک پر اس عظیم و قدیم سلطنت سے زیادہ توجہ نہین رکھتین ✣

یون تو ہمیشہ اور ہر جگہ لائق و کارگزار عہدہ دار سلاطینِ انگلشیہ کی سرکار مین ہوتے رہے ہین - لیکن جن کی دانائی اور شجاعت سے ہند کی سلطنت دولتِ انگلشیہ کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور قائم رکھی گئی اُن سے زیادہ نامآور کبھی نہین ہوئے - اس کارنمایان مین جس مین حضرت ملکہ معظمہ کی کُل انگریزی اور دیسی رعایا شایستہ طور سے متفق رہی ہے اس طبقہ کے عظیم الشان رئیس جنکے ساتھ ملکۂ معظمہ کا اتحاد ہے یا جو انکی سلطنت کے تابع ہین وہ بھی ازراہِ ہواخواہی ساعی و مددگار ہوئے ہین - انکی سپاہ جنگ کی سختیون اور فتح کی خوشیون مین حضرت ممدوحہ کی افواج کے ساتھ شریک رہی ہے - انکی وفاداری اور دانائی امن و امان کے فوائد قائم رکھنے اور اُسکے شائع کرنے مین دولتِ انگلشیہ کی معاون ہوئی ہے اور آجکے دن کہ حضرت ممدوحہ کے خطابِ قیصری اختیار فرمانے کا روز سعید ہے اُن کا شریک ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ انکو حضرت موصوفہ کی حکومتِ فیض رسان پر پورا اعتماد ہے اور اس سلطنت کی استحکام مین انکا فائدہ ہے ؁

حضرت ممدوحہ اس سلطنت کو جو انکے بزرگون سے حاصل اور انکی ذاتِ مقدس سے استحکام پذیر ہوئی ہے ارثِ جلیل سمجھتی ہین اور اس قابل جانتی ہین کہ یہ ہمیشہ برقرار رہے اور جون کا تون انکی اولاد کو پہنچے اور اُسے اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے سے اپنے اُوپر یہ عین فرض جانتی ہین کہ اس ملک مین اسطرح حکمرانی فرمائین کہ یہان کی رعایا کی رفاہ اور بہبود اور رؤسائے تابعین کے حقوق بڑے احتیاط کے ساتھ ملحوظ و مدنظر رہین اس لیے حضرت ممدوحہ کو منظور ہے کہ اپنے القاب پر ایک اَور لقب بڑھائین جو آئندہ سب رؤسا اور رعایائے ہند کے واسطے ہمیشہ اس بات کی علامت رہے کہ طرفین کی مصلحتین واحد ہین اور اس دولتِ عظمیٰ کی ہواخواہی انپر واجب +

جن خاندانون کی بجائے ہند مین بہتر طرزِ حکومت قائم کرنے کے لیے خداوند کریم نے دولت برطانیہ کو مقتدر فرمایا اُن کا سلسلہ سلاطین عظام اور ملوکِ نیکنام سے خالی نہ تھا لیکن اُنکے جانشین اپنی بے تدبیری سے سلطنت مین امن و امان قائم نہ رکھ سکے فتنہ و فساد نے سلطنت

مین مرضِ کُہنہ کی طرح جڑ پکڑی اور بدعملی کا دَورہ رہنے لگا - کم زور زور آور وکئے شکار - اور زبردست اپنی ہوا و ہوس کے پھندے مین گرفتار رہے - غرض اسطرح خاندان عالی شان تیموریہ خونریزی کے متواتر سیلابون سے کٹ کٹ کرا ور اندرونی خصومتونکے زلزلون سے ہل ہل کر آخر کو بیٹھ گیا اور بیٹھنا ہی تھا کہ ممالک مشرقی کی ترقی کا حامی نہ رہا +

اب بہ حمایت قوانین جنمین کسی ملت و مذہب کا فرق نہین ہے رعایائے حضرت ممدوحہ مین سے ہر ایک متنفس امن و امان کے ساتھ گزران کر سکتا ہے اور ہر شخص کو سرکار کی بے تعصبی کے باعث اس بات کی اجازت ہے کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کے احکام و رسوم کو ادا کرے - قیصری اقتدار کا شہ زور ہاتھ جو دراز کیا جاتا ہے وہ کسی کے برباد کرنے اور دبانے کے لیے نہین ہے بلکہ حمایت اور ہدایت کے واسطے ہے اور سرکار کے حسن انتظام کا نتیجہ کُل ملک کی ترقی اور صوبون کی سرسبزی روز افزون سے ہر جگہ ظاہر و باہر ہے +

اَے اہل برطانیہ منتظمو! اور اَے وفادار افسرو!

یہ فیض اثر نتیجے اکثر آپ ہی صاحبونکی متواتر کوششون سے حاصل ہوئے ہین پس اس سبب سے مین سب سے پہلے آپ ہی لوگونپر حضرت ممدوحہ کی طرف سے اُنکی رضامندی اور اعتماد کو ظاہر کرتا ہون - جتنے معزز افسر آپ سے پہلے گزرے ہین اور جس استقلال سے اس سلطنتِ عظمیٰ کے فائدے کے لیے اُنہون نے محنتین اُٹھائی ہین اور اس امر مین ایسی ہمت مستمرہ و حسنِ صداقت اور جانفشانی کو کام فرمایا ہے جسکی نظیر تواریخ مین نظر نہین آتی آپ بھی اُنسے کسی طرح پیچھے نہین رہے - ناموری کے دروازے ہر شخص کے لیے کُھلے ہوئے نہین ہین لیکن نیکوکاری کا موقع اُسکے طالب کو ہمیشہ مل سکتا ہے - ایسا اتفاق کم ہوتا ہے کہ کوئی حکومت اپنے ملازمونکے منصبونکی جلد جلد ترقی کر سکے لیکن مجھے یقین ہے کہ دولتِ انگلشیہ کی ملازمت مین سرکاری خدمتین اور ذاتی جانفشانیان خطابی عزتون اور ذاتی منفعتونکی توقع سے

بڑھکر ہمیشہ محرک ہوتی رہینگی - ہندوستان کے انتظام مین یہ بات ہمیشہ رہی ہے اور
رہے گی کہ نہایت بانتایج اور مفید کام اکثر اعلی منصبداروںکے حصہ مین نہین آئین گے
بلکہ اُن صاحبانِ اضلاع سے متعلق رہین گے کہ درحقیقت جنکی ہوشیاری اور ہمت پر کُل
انتظام کا اچھا ہونا منحصر ہے +

حضرتِ ممدوحہ کے ملازمانِ اہلِ قلم واہلِ سیف جس خوبی کے ساتھ سارے ہندوستان مین ایسی
نازک اور مشکل خدمتین بجالائے اور بجالاتے ہین جو بادشاہ اپنی رعایا مین سے نہایت معتمد کے
سپرد کرے اُنکی نسبت ملکۂ معظمہ کی تحسین و توصیف کے اظہار مین مجھے مبالغہ کی گنجائش نہین

اے اہلِ قلم و اہلِ سیف

چونکہ تم آغازِ جوانی مین بڑی جوابدہی کے مناصب پر مقرر ہوتے ہو - اور خوشی خوشی تندہی
کے ساتھ سخت قواعد کی پابندی کرتے ہو - اور بذاتِ خاص انتظام سلطنت کے بڑے بڑے
بھاری کام بجالاتے ہو - اور پھر وہ بھی ایسے لوگون مین رہکر جنکی زبان - مذہب - دستور -
تمہاری بول چال - تمہارے ملت - اور رسم و رواج سے مختلف ہے - اسلیے میری دعا ہے
کہ ہمیشہ مشکل کامون کو نہایت استقلال اور نرمی کے ساتھ انجام دیتے وقت یہ خیال تمہارا
رہنمون ہو کہ جسطرح ہم اپنی قوم کی نیکنامی قائم رکھتے - اور اپنے مذہب کے پُر اشفاق احکام کی
تعمیل کرتے ہین - اسیطرح اُن سب ملتون اور قومونکے لوگونکو جو اس ملک مین بستے ہین حسن
انتظام کے بے بہا فائدون سے مستفید کرتے رہین +

لیکن ملکِ ہند مین مغربی شائستگی کے دانشمندانہ اصول کے برتاؤ سے حصول دولت کے
وسائل کو جو برابر ترقی ہوتی رہی ہے اس امر مین یہ ملک کچھ سرکاری ملازمونکا ہی ممنون نہین
بلکہ ملکۂ معظمہ کی رعایا مین سے اُن اہلِ فنونکا بھی شکرگزار ہے جو ہندوستان مین بستے ہین
اور ملازمتِ سرکاری مین داخل نہین - ان لوگونکو تختِ انگلستان اور ملکۂ معظمہ کی ذات خاص

سے جو دلی ارادت ہے - اور جو فوائد انہون نے اپنی محنت - اپنے حوصلے - اور رفاہِ عام کے کامون
مین بڑی تندہی - اور اخلاقِ مدنی سے سلطنتِ ہند کو پہنچائے ہین ان سے حضرتِ ممدوحہ بخوبی
واقف ہین - اور اُنکی قدر کرتی ہین - اگر مین آج ایسے موقع پر اس امر کا اعتراف کر کے اُنکا طمینان
نہ کر دون تو حضرتِ موصوفہ کے ارادۂ قیصرانہ کے اظہار مین قاصر ہون *

چونکہ حضرتِ ممدوحہ کی یہ خواہش ہے کہ اُنکی رعایا مین جن لوگون نے اُنکی سلطنت کے اس
بڑے حصہ مین خدماتِ ملکی اور محاسنِ ذاتی ظہور مین آئی ہین - اُنکے اعزاز و امتیاز زیادہ کرنے کے
لیے موقع حاصل ہو - اسلیے حضرتِ ممدوحہ بہ طیبِ خاطر صرف طبقۂ اعلائے ستارۂ ہند اور طبقۂ
برٹش انڈیا کو کسی قدر بڑھانا ہی منظور نہین فرماتین بلکہ ایک نیا طبقہ موسوم بہ انڈین امپیئر
مقرر فرماتی ہین *

اے افواجِ ہند کے انگریز اور دیسی افسرو اور سپاہیو

تم نے ملکۂ معظمہ کی فوج کا اعزاز قائم رکھنے کے لیے - جو جو بہادریان ہر موقع پر جبکہ تم ساتھ
ساتھ میدانِ جنگ مین گئے ہو دکھائی ہین - حضرتِ ممدوحہ اُنہین فخر کے ساتھ یاد رکھتی
ہین اور چونکہ حضرتِ ممدوحہ کو یہ یقین ہے کہ آئندہ بھی آپ ہمیشہ اسی وفاداری کے
ساتھ متفق ہو کر اس امرِ اہم کو باحسن وجوہ سرانجام دین گے اسلیے آپ ہی کو یہ بھاری
خدمت سپرد کیجاتی ہے کہ آپ حضرتِ ممدوحہ کے ممالکِ محروسہ ہند مین امن و امان
قائم اور رونق برقرار رکھین *

اے والنٹیر سپاہیو

آپ لوگونکی کوششین جو ہوا خواہی اور کامیابی کے ساتھ اس باب مین ظاہر ہوئی ہین
کہ اگر ضرورت پڑے تو افواجِ سرکاری کے ساتھ شریک ہو کر کام دین اس لائق ہین کہ اُجلے دن

انکی دل سے ستایش کیجاے ❊

اے اس سلطنت کے رؤسا و امرا

آپ کی ارادت استواری سلطنت کی کفیل اور آپ کی خوشحالی جلال سلطنت کی دلیل ہے۔ حضرت ملکہ معظمہ کو بھروسا ہے کہ اگر خدا نخواستہ اس سلطنت کے مصالح پر کوئی حملہ یا تہدید واقع ہو تو آپ لوگ اسکی حفاظت کیواسطے آمادہ ہو جاینگے۔ حضرت ممدوحہ اس آمادگی پر آفرین فرماتی ہین۔ مین حضرت ملکہ معظمہ کیطرف سے آپ لوگونکو شہر دہلی کے آنے پر مرحبا کہتا ہون اور اس جلسۂ عظیم الشان مین آپکے شریک ہونیکو سلطنت برطانیہ کی نسبت آپ صاحبونکی اس عقیدت اور خیر سگالی کی دلیل روشن جانتا ہون جسکا اظہار جناب پرنس آف ویلز بہادر کی تشریف آوری کے موقع پر بڑے شوق سے ہوا تھا ❊

حضرت ممدوحہ اپنے مصالح کو بعین آپکے مصالح تصور فرماتی ہین اور مراسم اتحاد کے استحکام اور ان روابط کے قیام کے واسطے جو اتفاق حسنہ سے دولت انگلشیہ اور اس کے متوسلون و متعہدون کے مابین موجود ہین حضرت ممدوحہ نے خسروانہ عنایت سے خطاب قیصری اختیار فرمایا ہے جسکا آج اعلان کرتے ہین ❊

اے دیسی رعایاے حضرت قیصر ہند

اس سلطنت کی موجودہ حالت اور دائمی مصلحتین اس بات کی مقتضی ہین کہ اسکے اعلےٰ درجہ کے حاکم و ناظم خاص کر ایسے انگریز ہون جنہون نے اس تدبیر کے اصول کی تعلیم پائی ہو جسپر کاربند ہونا حکومت قیصری کے تسلسل کے واسطے لازم ہے ❊

امور تمدن مین ملک ہند کی پیہم ترقی جو اسکی ملکی عظمت کو لازم اور روز افزون قوت کا سبب ہے اکثر انہی مدبرون کے عاقلانہ اختراعات کا نتیجہ ہے۔ اور ضرور ہے کہ ابھی مدت تک

فنون وعلوم اور آداب مغربی جو صلح و جنگ کے موقعونپر ممالک یورپ کی موجودہ فوقیت کا باعث ہین ممالک مشرقی مین فائدۂ عام کے واسطے بدستور انہین کے ذریعہ سے جاری اور مروّج ہین ❊

یہ مسلّم ہے کہ آپ سب صاحب جو ہند کے رہنے والے ہین خواہ آپکی قوم و مذہب کچھہ ہی کیون نہو اس ملک کے انتظام مین اپنی اپنی لیاقت کے موافق انگریزی رعایا کے ساتھ شریک ہونیکا بہت کچھہ استحقاق رکھتے ہین - اس استحقاق کی بنیاد عین انصاف پر مبنی ہے اور اسکو برطانیہ اور ہند کے بڑے بڑے مدبرون نے بار بار تسلیم کیا ہے اور یہی شاہی پارلیمنٹ کے ضوابط سے ثابت ہے - اور گورنمنٹ ہند بھی اُسکو اپنے اوپر واجب اور اپنی ملکی تدابیر کی کل مصلحتون کے موافق سمجھتی ہے - اسلیے گورنمنٹ ہند کو بڑی مسرت اور خوشی ہے کہ چند سال سے ہندوستانی ملازمان ملکی اور خاص کر جو لوگ بڑے بڑے منصبونپر مامور ہین اُنکے اوضاع و اطوار مین نمایان ترقی ہوئی ہے ❊

اس سلطنت عظمی کا انتظام اس بات کا مقتضی ہے کہ جو لوگ اس مین شریک ہین اُن مین سے بہت سے آدمی نہ صرف لیاقت علمی کے ساتھہ موصوف ہون بلکہ ممتاز اور متصف باخلاق حمیدہ ہون - اس سبب سے علی الخصوص جو لوگ خاندان و مرتبہ اور اقتدار موروثی کے باعث آپ لوگون مین ممتاز ہین اُنپر واجب ہے کہ اپنی ذات اور اپنی اولاد کو اس معزز خدمت کے لیے جسکی راہ اُن کے واسطے کھلی ہے سزاوار بنائین - اور یہ بات فقط اُس تعلیم کے قبول کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے جس سے آدمی اُن اصول کو سمجھنے اور برتنے کے قابل ہوجسکو ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ نے کبھی ہاتھہ سے نہین جانے دیا ❊

آپ سب صاحبونکو لازم ہے کہ وفاداری اور دیانت - انصاف اور صداقت و متانت کو جو سیاست مدن کے اخلاق کی غایت ہے ہمیشہ مدنظر رکھین - اس صورت مین حضرت ممدوحہ کی گورنمنٹ ملکی انتظام مین آپ لوگون کی اعانت و شرکت بڑی خوشی سے قبول کریگی کیونکہ گورنمنٹ مذکور دنیا کے ہر ایک حصہ مین جہان جہان اُسکو اقتدار حاصل ہے اپنی فوجی طاقت پر اتنا بھروسہ نہین کرتی جتنا اپنی ایسی رضامند رعایا پر رکھتی ہے

جو بالاتفاق اور بہ طیب خاطر اُسکی اطاعت کرتی اور تخت کی حفاظت مین جانفشانی دکھاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ ہماری دائمی بہبودی اور عافیت اسی کی سلامتی پر منحصر ہے ٭

حضرت ملکۂ معظمہ اپنی سلطنت ہند کی ترقی کمزور ریاستونکے فتح کر لینے یا آس پاس کے علاقے ملا لینے مین نہین جانتین - بلکہ اسمین سمجھتی ہین کہ اُنکی ہندوستانی رعایا بتدریج اور اپنی لیاقت کے ساتھ اس نرم اور نصفت شعار حکومت مین شریک ہوکر وہ برتاؤ عمل مین لائے جسمین کسی طرح کی مزاحمت نہ ہو - لیکن حضرت ممدوحہ کے اغراض اور فرائض صرف وہی نہین جو اُنکی سلطنت سے متعلق ہین - وہ بخلوص نیت یہ بھی خواہش رکھتی ہین کہ اُن ممالک کے حکمرانون سے جو اس سلطنت کی حدود پر واقع ہین اور اُسکی ظلِ حمایت مین مدتون سے خود مختار رہے ہین کمال محبت اور دوستی کا رابطہ مستحکم رکھین - ہان اگر کبھی اس سلطنت کے امن وامان مین کسی بیرونی تہدید سے کچھ خطرہ ہوگا تو قیصر ہند اپنے ان ممالک موروثی کی حمایت مین کسی طرح کوتاہی نہین فرمائینگی - بیرونی دشمن کا سلطنتِ ہند پر حملہ آور ہونا گویا تمام ممالکِ شرقیہ کی ترقی و سرسبزی پر حربہ کرنا ہے - اور حضرت ممدوحہ کو اپنے ممالکِ محروسہ کے غیر محدود سرمایہ اور اپنے متعہدون اور رؤسائے تابعین کی شجاعت و وفاداری اور اپنی رعایا کی ہوا خواہی و جان نثاری سے ہر ایک حملہ آور کی مدافعت اور سرکوبی کے لیے کامل قوت اور پوری قدرت حاصل ہے ٭

بر اعظم ایشیا کے ممالکِ بعیدہ کے جن بادشاہون نے اپنے اپنے سفیر و وکیل تہنیت نامے دیکر بھیجے ہین اس تقریبِ مبارک مین اُنکا حاضر ہونا اس امر کی شہادت ہے کہ گورنمنٹ ہند کی تدبیر صلح آمیز - اور کل ممالکِ قرب و جوار کے فرمانرواؤن کے ساتھ اُسکا ارتباط دوستانہ ہے - مین چاہتا ہون کہ حضرت ممدوحہ کی گورنمنٹ ہند کی طرف سے اس جلسۂ قیصریہ مین عالی جناب خان قلات اور اُن سفیرون کو جو دُور و دراز کی مسافت طے کر کے قیصر ہند کے ایشیائی متعہدون کی طرف سے حدودِ انگریزی مین وکالتاً آئے ہین اور نیز اپنے معزز مہمان نواب گورنر جنرل علاقہ گوا اور صاحبانِ کانسل دولِ خارجہ کو خیر مقدم کہون ٭

اے رؤسا و رعایاے ہند!

اب مین مسرت کے ساتھ آپ لوگونکو یہ فرمانِ والاشان جو آپکی **قیصر ملکہ معظمہ** نے اپنے شاہی اور قیصری نام سے آپ لوگونکو آج بھیجا ہے سناتا ہون - یہ وہ عبارت ہے جو آج صبحکو حضرت ممدوحہ کی طرف سے بذریعۂ تار میرے پاس پہنچی ہے +

ما بدولت وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ کی ملکہ اور قیصر ہند - اپنے نائب السلطنت کی معرفت اپنے سب سرداران اہل قلم و اہل سیف اور کل رؤسا اور امرا اور رعایا کو جو دہلی مین اسوقت مجتمع ہین اپنی شاہی اور قیصری دعا پہنچاتی - اور اپنی توجہ دلی اور شفقت شاہانہ سے ہند کی رعایا کو مطمئن فرماتی ہین +

جو تکریم و تواضع رعایاے ہند نے ما بدولت کے فرزند دلبند کے ساتھ کی اس سے ما بدولت کو دلی مسرت حاصل ہوئی اور ما بدولت کے خاندان اور تخت کی نسبت انکی اس ارادت اور عقیدت نے ما بدولت کے دل پر بڑا اثر کیا +

ما بدولت کو امید ہے کہ اس روز مبارک کے باعث روابط محبت ہمارے اور ہماری رعایا کے درمیان زیادہ مستحکم ہون اور ہر ایک اعلی و ادنی اس بات کا یقین کرلے کہ ہمارے عہد مین حکومت کے بڑے اصول یعنی آزادی اور عدل و انصاف انکو حاصل ہین - نیز ما بدولت کی سلطنت مین انکی خوشی کی افزایش - انکی سرسبزی کی ترقی - اور انکی بہبودی کی زیادتی مدام مد نظر ہے +

مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ محبت آمیز کو نہایت عزیز جانینگے +

خداوند کریم جناب وکٹوریا ملکہ سلطنت متحدہ و قیصر ہند کو سلامت با کرامت رکھے

عالی جناب ویسراے بہادر جب اپنی تقریر ختم کر چکے تو کل اہل مجلس [illegible]
اور سب نے خوشی کے ساتھ شکریہ [illegible] دل سے [illegible] شاہانہ کی +

عالیجناب مہاراجہ سیندھیا بہادر نے کہا شہنشاہ بادشاہ خدا آپکا اقبال زیادہ کرے ہند کے رئیس آپ کو دعائیں دیتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں کہ آپ کی سلطنت اور طاقت تا ابد قائم رہے ٭

عالی جناب بیگم صاحبہ بھوپال نے بھی کچھ اسی قسم کے الفاظ کہے ٭

نواب سر سالار جنگ بہادر نے جو نظام کی طرف سے یہ تقریر کی ٭

حسب الارشاد عالی جناب نواب نظام صاحب حضور وایسرائے کی خدمت میں میری یہ عرض ہے کہ جناب ممدوح انکی طرف سے اور ہندوستان کے سارے رئیسوں کی جانب سے اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ کی خدمت میں خطاب قیصر ہند اختیار فرمانیکی مبارکباد پہنچائیں اور حضرت ممدوحہ کو یقین دلائیں کہ ہم سب لوگ دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں عمر دراز عطا فرمائے اور ہندوستان و انگلستان دونوں ملکوں میں انکا راج اقبال کے ساتھ قائم رکھے ٭

عالی جناب مہاراجہ اودے پور اور مہاراجہ جے پور نے انشکر کہا کہ راجپوتانہ کے سارے رئیس چاہتے ہیں کہ انکی طرف سے خطاب قیصری کی تقریب کی مبارکباد نہایت ارادت اور عقیدت کے ساتھ جناب ملکہ معظمہ کی خدمت میں بذریعہ تار بھیجی جاوے ٭

مہاراجہ کشمیر نے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے جو انکے قریب بیٹھے ہوئے تھے یہ کہا کہ جناب وایسرائے صاحب کی تقریر نہایت عمدہ اور بہت ٹھیک ہے میں اور میری اولاد اس روز مبارک کو کبھی نہ بھولینگے اور ہمیشہ یاد رکھینگے اور حضرت ملکہ کے ظل عاطفت کو اپنی بڑی پناہ جانینگے ٭

انکے سوا اور بھی کئی رئیسوں نے تقریریں کرنی چاہیں مگر دربار کے برخاست ہو جانے سے رک گئے ٭

اس بات کا قیاس کرنا کہ جلسہ قیصری کی خبر کا اثر کیا ہوا [illegible]
ایشیائی قوموں پر اہل یورپ [illegible]

حل نہین کرسکتا۔ بعض لوگ اس تسلط پر افسوس کرتے ہین اور اسکو برا کہتے ہین مگر تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ امر ناگزیر ہے ۔ اور اس سے ایشیا کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے ۔ پس جب ایشیا مین سلطنتِ انگلشیہ کا ہونا امرِ ضروری ٹھیرا تو اس حکومت کو اس طرح برتاؤ کرنا چاہیئے کہ یہان کے لوگون کو ناگوار نہ گذرے ۔ دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین ہے جسپر ہمدردی کا اثر ہند کے لوگون سے زیادہ ہو۔ اس لیے کسی قدر انکی خواہش کے موافق عمل کرنا قرینِ مصلحت ہے ۔ اہل روما کی سادگی کو اہلِ یورپ پسند کیا کرین۔ یہان کے لوگونکو ایسی سادگی سے بالکل تنفر ہے۔ اہل ہند کے خیالات کی کسی قدر رعایت ملحوظ رکھنے سے ممکن ہے کہ اُن سے بھی بعض باتین ہماری مرضی کے موافق ظہور مین آئین چنانچہ جلسۂ قیصری سے بھی ایک ایسا ہی نتیجہ پیدا ہوا ہے یعنی جو والیانِ ملک اور امرا دہلی مین جمع تھے سب اس باب مین سعی کرتے تھے کہ اپنے آپ کو اس زمانہ کے اوضاع و اطوار سے مانوس کرین۔ سلطنتِ انگلشیہ کے سایۂ عاطفت مین داخل ہونے کی مسرت کے بیان مین اُن کی زبانین تر تھین اور آپس مین بھی سب کے سب دوستی و محبت کا دم بھرتے تھے ۔ موروثی عداوتین اُنکے دلون سے دھوئی گئین اور جلسۂ قیصری نے اُن سب کو دوست بنا دیا۔ اعلانِ خطاب کے بعد کئی دن تک رئیس باہم ملاقاتین کرتے رہے اور ہر ایک لشکر مین سلامی کی توپون کی آواز بلند رہی ۔ جن مقامات مین قحط پڑا ہوا تھا وہان کی مصیبت زدہ رعایا کی پرورش کے واسطے بہت سے رئیسون نے زرِ کثیر دیا اور بعض رئیسون نے اپنے ہان کچھ خاندانی نشان مقرر کئے ۔ غرض سب نے اس جلسہ کی خوشی مین کوئی نہ کوئی بات ایسی نکالی جس سے یہ تقریب ہمیشہ لوگونکو یاد رہے +
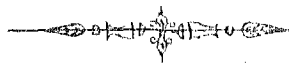
آٹھوان باب

جلسۂ قیصری کی مصلحت

قلمروِ ہند کے اندر انگریزی سلطنت کے قائم کرنے مین جو جو تدبیرین عمل مین لائی گئی ہین خطابِ قیصری کا اعلان اُن مین سب سے اخیر بات تھی - اِدھر سلطنت انگلشیہ کو ہند مین ترقی ہوتی گئی - اُدھر سلطنت مغلیہ کا نقش مٹتا گیا - مغلون کے اخیر زمانہ کی باتین لوگون کے دلون سے تو مدت ہوئی کہ محو ہوگئین - اب شاید کسی شاعر کے فانوس خیال مین ٹمٹماتے چراغ کی روشنی کی طرح کچھ باقی ہون تو ہون - اُنکے بہلے بُرے سارے کام صفحۂ تاریخ پر ثبت ہین مگر عوام کے دلون سے بالکل دھوئے گئے - اور اُنکی جگہ اب نئی سلطنت کے ذکر اذکار کا دور دورہ رہتا ہے ملکۂ انگلستان درحقیقت ایک عرصہ سے شاہنشاہِ ہندوستان ہین - شاہزادہ عالم و عالمیان پرنس آف ویلز بہادر کے ہند مین تشریف لانے سے یہان کے والیانِ ریاست وامرا ورعایا کو جو خوشی ہوئی تھی اور جس ارادت وعقیدت کے ساتھ انہون نے شہزادہ کی مدارات کی تھی اُس سے بھی صاف عیان ہے کہ انہون نے ملکۂ معظمہ کو اپنا شاہنشاہ مان لیا تھا گورنمنٹ ہند نے دہلی کے جلسۂ قیصری مین خطابِ قیصری کا اعلان کر کے اُنکی تمنا کو پورا کر دیا ؂

جلسۂ قیصری مین نشاط وخوشی کا وہی عالم تھا جو ولیعہدِ سلطنت کے استقبال کے وقت ظہور مین آیا تھا - اس موقع پر ہر ایک رئیس اور امیر نے ایسے کلمات سے اپنی خوشی ظاہر کی جنکے معنی مین شک وشبہہ کو کچھ دخل نہین بعض کو شاید اُنکی صداقت مین کچھ کلام ہو - اس مین شک نہین کہ یہانکے لوگ تکلفات کے موقعون پر اکثر مبالغہ کیا کرتے ہین لیکن اہل فرنگ

کی نسبت بھی ہمیشہ یہ نہین کہ سکتے کہ وہ اس سے بری ہین - مگر یہ بھی یاد رہے کہ گرد کھانا کہنے سے زیادہ وقعت رکھتا ہے - شہزادۂ ویلز کی تشریف آوری کے وقت جو مسرّت کا جوش یہان سب لوگونکے دلون مین پیدا ہوا تھا اُس سے کوئی انکار نہین کرسکتا - اور اعلانِ خطابِ قیصری کے وقت جو لوگ موجود تھے اُنکی ارادت وہواخواہی اور خوشی مین بھی کسیطرحکا تامل نہین +

اس دلی ارادت وخلوص کا سبب دریافت کرنا کچھ مشکل نہین - ہندوستان مین انگریزون کی سلطنت غیر قوم اور غیر ملک کے لوگون کی سلطنت ہے - مگر راجپوتون اور مسلمانون کی سلطنتین بھی ایسی ہی تھین - لیکن ہان ان دونوکو ہندوستان کی تاثیر نے کمزور کردیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ دونو کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی - مرہٹے بیشک اسی ملک کے لوگ تھے اور اُنکی سلطنت یہین کی تھی مگر وہ نہ امن وعافیت کو قائم رکھ سکے اور نہ غیر قومونکے حملون سے اس ملک کو بچا سکے - برخلاف اُنکے سلطنت انگلشیہ انگریزون کی سلطنت ہے - اس سلطنت پر یہانکی خاصیت نے آجتک اثر نہین کیا - اسکو ہر سال نئے نئے انگریزونکے آنے سے تازہ قوت حاصل ہوتی رہتی ہے اسکی طاقت مین کبھی ضعف کے آثار پیدا نہین ہوئے - زوال کی اس مین کبھی کوئی علامت پائی نہین گئی - انگریزی حکومت کے سوا ہندوستان مین کوئی حکومت ایسی نہین ہوئی جس نے یہان امن قائم رکھا ہو اور اسے غیر کے حملون سے بچایا ہو - یہی سلطنت ایسی ہوئی ہے جسنے سو برس سے زیادہ برابر یہ سعی کی ہے کہ امیر غریب سب کے ساتھ عدل کیا جائے - کیسکی رورعایت نہو - یہان سے ظاہر ہے کہ سلطنت انگلشیہ کی نسبت ہند کے رُوسا و رعایا کی اطاعت حقیقت مین اُنہی کے اغراض اور حقوق کی حفاظت ہے - اور اسی سبب سے ارادت وہواخواہی خود بخود اُن کے دلون مین پیدا ہوتی ہے - اور جون جون زمانہ گزرتا جاتا ہے وہ زیادہ جڑ پکڑتی اور پھیلتی جاتی ہے - اس ہواخواہی کے اظہار کے واسطے شاید وہ ایسے موقعونکی آرزو کرتے ہون جیسا کہ جلسۂ قیصری ہوا تھا - چنانچہ جب کوئی ایسا موقع ہاتھ آتا ہے تو دلی خلوص کے ظاہر کرنے مین وہ کوتاہی نہین کرتے +

ہندوستان مین ایسے جلسے پہلی سلطنتون کے زمانہ مین بھی ہوتے رہے ہین مگر وہ ہمیشہ رؤسا و امرا کی مسرت کا باعث نہوتے تھے - ان مین اکثر ایسا ہوتا تھا کہ یا تو بادشاہ فرعونی کو کام فرماتے تھے یا رؤسا ماتحت آپس مین لڑمرتے تھے - راجاؤن اور رئیسون کو ان جلسون مین وہ ذلت کے کام کرنے پڑتے تھے جنکے سبب وہ اپنے متوسلون کی نظرون مین حقیر ہو جاتے تھے یا انکی ایسی ہتک اور بیعزتی ہوتی تھی کہ وہ شرم اور رنج کے مارے سر نہ اٹھا سکتے تھے +

دہلی کے جلسۂ قیصری مین ان مین سے کسی بات کا کچھ اندیشہ نتھا - کوئی رئیس یا حاکم دہلی مین اس طرح خوف سے کانپتا ہوا نہین آیا جس طرح اگلے زمانہ مین آیا کرتے تھے - کسی ہندوستانی شریف کو خواہ کسی رتبہ کا ہو نوکرون کے سے کام کرنے نہین پڑے جیسے قدیم زمانہ مین راجپوت راجاؤنکو کرنے پڑتے تھے - کسی سے دربانی کی خدمت نہین لی گئی جیسے پرتھی راج کے لیے قنوج کے دربار شاہی مین مقرر ہوئی تھی[1] - کسی سے یہ نہین کہا گیا کہ آپ ویسراے کے خیمہ کے گرد پہرہ دین جیسا کہ مغلون کے وقت مین راجاؤن اور امیرون کو کرنا پڑتا تھا - کسی سے جبراً تخت شاہنشاہی کے روبرو سجدہ نہین کرایا گیا جیسا کہ مہاراناے اودیپور کے بیٹے کو جہانگیر کے

---

[1] پرتھی راج کی حکایت ایک پرانا افسانہ اور قدیم زمانہ کے راجپوتون کے رسم و رواج کا ایک عجیب نمونہ ہے - اس زمانہ مین شہر قنوج جو دریاے گنگا پر واقع ہے راجپوتون کی سلطنت کا مرکز تھا یعنی یہان کے راجہ کو ہندوستان خاص کے سارے راجہ اپنا شہنشاہ مانتے تھے - چنانچہ دہلی کے راجہ بھی اسی سلطنت کے باجگذار رہتے - پرتھی راج کی کہانی چند نامی شاعر نے اس طرح لکھی ہے +

قنوج کے مہاراج نے ایک بڑا جگ کیا اور اسمین اپنے سارے ماتحت راجاؤنکو بلایا کہ حاضر ہو کر نوکرون کی طرح خدمت بجا لائین ان سب راجاؤن کے سامنے اس نے اپنی بیٹی کا سویمبر رچا - راج کنواری [illegible] تھی اور پرتھی راج دہلی کا راجہ جوان تھا [illegible] اس پر عاشق تھا وہ بھی قنوج مین طلب ہوا تھا اور دربانی کی خدمت اس کے نامزد ہوئی تھی - اس نے حاضر ہونے سے انکار کیا - قنوج کے راجہ نے اسکی ہنسی اڑانے کے لیے اسکا پتلا بنا کر محل کے دروازہ پر رکھدیا - جب سویمبر کا دن آیا اور راج کنواری ہاتھ مین ہار لیے [illegible] آئی تو اس نے دہلی کے راجہ کو جسکی اسے تلاش تھی نہ پایا - سارے راجاؤن کو اس سرے سے اس سرے تک دیکھتی ہوئی چلی گئی اور کسیکی طرف التفات نکیا - آخر دروازہ پر جا کر پرتھی راج کے پتلے کے گلے مین ہار ڈالدیا - یہ دیکھکر قنوج کے راجہ [illegible] راج کنواری [illegible] بہت خفا ہوا - غرض سارے مکان مین غل مچ گیا - پرتھی راج بھی اسیوقت دروازہ پر آ پہنچا اور راج کنواری کو لیکر وہان سے چلتا بنا - سارے راجہ اس کی طرف جھپٹے مگر کسی کی کچھ پیش نگئی - جو اس کے سامنے آیا تیغ بیدریغ ہوا - پرتھی راج دلہن کو اپنے گھوڑے پر بٹھا سرپٹ بھگاتا ہوا دہلی جا پہنچا +

اس روز سے راجہ پرتھی راج لی لی کی محبت مین ایسا محو ہوا کہ راج پاٹ کی بھی کچھ سدھ نہ رہی - جب مسلمانون نے پنجاب پر حملہ کیا تو اسکے کان پر جون بھی نہ چلی - لیکن جب وہ دہلی کے دروازہ پر آ گئے تو خواب غفلت سے بیدار اور لڑائی کے لیے تیار ہوا مگر میدان جنگ مین کام آیا - رانی نے راجہ کے مرنے کی خبر سنتے ہی چتا بنائی اور ستی ہو گئی +

روبرو کرنا پڑا تھا۔ کیسکی ہتک و بیعزتی نہین ہوئی جیسی کہ دہلی کے دربار مین اورنگ زیب نے مرہٹون کے مشہور و معروف سردار سیواجی کی سر دربار کی تھی۔ کیسکو گالیان دیکر اور توہین کر کے باؤلا نہین بنایا گیا جیسا کہ جہاندار شاہ کے عہد مین نظام کے نامور جد اعلیٰ کو ایک کنجڑن نے بنایا تھا — یہ کنجڑن شاہ موصوف کی منظور نظر ایک بازاری عورت کی مُنہ بولی بہن تھی ✣

بادشاہان مغلیہ تخت نشینی یا سالگرہ کے دن یا نوروز کو بڑے بڑے دربار و جشن کیا کرتے تھے مگر یہ دربار کیا تھے گویا لوٹنے کا ذریعہ تھے — ہندوستان کے راجا اور امیر اپنا اور اپنی رعایا کا گلا کاٹکر بادشاہ اور وزرا اور دربار کے خوشامدیون کو نذرین دیتے تھے۔ الطاف خسروانہ کے سزاوار ہونیکے لیے نذرون کا دینا بُہ ضرور سمجھا جاتا تھا۔ اسواسطے بڑے بڑے حاکم اور امیر ایک دوسرے سے بڑھکر تحفے تحائف لیکر آتے تھے۔ جو جواہر اور اشرفیان ایسے موقعون پر نذر دیجاتی تھین وہ اکثر صوبون اور ریاستون سے لوٹ کھسوٹ کر جمع کی جاتی تھین اور نذر دینے والونکو انکی عوض ملتا کیا تھا؟ خطاب اور خلعت۔ یا کسی عُہدہ یا صوبہ کی حکومت کے نشان یعنی ماہی مراتب اور چوب نقارہ وغیرہ۔ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ جب کوئی سردار یا امیر انصاف پانے یا انعام ملنے کی توقع مین اپنی ساری دولت لُٹا چکتا تو اُسکو ایک کارچوبی رومال یا ایک تمغا جسکی قیمت ایک روپیہ بھی نہوتی تھی دیکر ٹالدیتے تھے ✣

سرکار انگریزی نے ایسی کارروائی کے بند کرنے مین بہت سعی کی ہے — یہ سرکار جس کسی سے نذر لیتی ہے اُسکو نذر کے برابر مال دیدیتی ہے — کسی سرکاری نوکر کو کسی قسم کی نذر لینے کی اجازت نہین ہے — دہلی کے جلسۂ قیصری مین یہ انتظام کیا گیا تھا کہ ویسرائے صاحب کسی سے نذر نہ لین — اسواسطے اس موقع پر کسی سے کوئی شئے لی تو نہین گئی مگر بہت سی چیزین دیدی گئین ✣

جلسۂ قیصری کی پولیٹیکل تاثیر ایک اَور بات سے بھی معلوم ہو سکتی ہے — اُن تریسٹھ والیان ملک کے سوا جو جلسہ مین موجود تھے غیر ریاستین جو ملک ہند کی سرحد کے باہر واقع ہین اُنکے فرمانرواؤن نے بھی اپنے اپنے سفیر اپنے قائم مقام کر کے بھیجے تھے — مثلاً مہاراجۂ نیپال جنکی ریاست

ہماری شمالی سرحد سے پرے کوہ ہمالیہ کے درمیان ہے انکا ایلچی موجود تھا - شاہ سیام جنکا علاقہ برٹش
برہما کے جنوب مشرق کیطرف واقع ہے انکا ایلچی بھی آیا ہوا تھا - امام مسقط کے سفیر بھی تھے - انکی
ریاست خلیج فارس کے دہانہ پر ہے اور یہ کسی زمانہ مین حاجیونکے موروثی محافظ مشہور تھے - انکے علاوہ
یارقند کا وکیل اور چترول و یاسین کے قاصد بھی آئے ہوئے تھے +

خان قلات اپنے بہت سے سردارون اور ہمراہیون کو ساتھ لیکر خود تشریف لائے تھے - ان
لوگون کا جلسۂ قیصری مین آنا ایک نہایت عجیب اور پُرتاثیر بات تھی - خان اور انکے سردارون
مین کئی برس سے برابر جنگ چلی آتی تھی اور قلات مین بڑی ہلچل پھیلی ہوئی تھی اسلیے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنیکی ضرورت ہوئی اور جونہی سرکار نے انکے معاملات مین دخل دیا سارے ملک مین امن
وعافیت کا ڈنکا بجنے لگا - خان اور سردارون مین جو عداوت چلی آتی تھی وہ یکقلم جاتی رہی -
دہلی مین یہ لوگ ریل کی ایک ٹرین مین ایسے ملے جلے آئے تھے جیسے ایک کنبے کے آدمی ہوتے
ہین - جلسۂ قیصری مین خان اور انکے سردارون کا شریک ہونا گویا اس امر کا اعلان تھا کہ قلات
مین خاطر خواہ امن وامان ہوگیا - ان لوگونکا دربار قیصری مین شریک ہونا تاریخ قیصری کا نہایت
عظیم واقعہ ہے +

جبتک خان قلات دہلی مین رہے سرکار انگلشیہ کی شکرگزاری مین انکی زبان تر رہی - سرکار
کی مداخلت کے سبب خانہ جنگی کے تردد سے انکو نجات حاصل ہوگئی اور انکی حکومت نے وہ استحکام
پایا کہ پہلے کبھی نصیب نہوا تھا - دہلی مین انکو اس بات کی بڑی آرزو رہی کہ وہ رؤسا سے تابعین
مین شمار کیے جائین - اور انہون نے بہت اصرار سے یہ بات کہی کہ ہماری ریاست مین ریل کی
سڑک بنائی جائے اور تار لگایا جائے کیونکہ یہی چیزین تجارت کی راہ کھولنے والی ہین اور انہی
سے قلات کو وہ رونق نصیب ہوسکتی ہے جو پہلے کسی زمانہ مین اسکو حاصل تھی +

خان قلات اور انکے ہمراہیون پر دہلی مین سبکی نظر پڑتی تھی - یہ لوگ جلسۂ قیصری مین
ان لوگونکے یادگار تھے جو سکندر کی فوج سے اسوقت لڑے تھے جب وہ ہند سے واپس ہوکر

ایران گیا ہے۔ اور کچھ تعجب نہین کہ یہ اُنہی کی اولاد ہون۔ نیم تربیت یافتہ آدمی جیسے جنگل اور اسلام کی تاثیر سے بن سکتے ہین یہ لوگ اُنکے عُمدہ نمونے تھے۔ مہذب اور تربیت یافتہ قومون کی باتین اُنکے سامنے عجائبات اور معجزات کا اثر رکھتی تھین ✤

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جلسۂ قیصری فقط جشنِ شاہی نہ تھا بلکہ جشن کی ضمن مین بعض اَور بڑی بڑی باتونکا بھی سرانجام ہوتا جاتا تھا ✤

جلسہ کے زمانہ مین قحط کی آگ نے احاطۂ مدراس و بمبئی کے بعض اضلاع کو تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا تھا اور قحط زدہ رعایا کی امداد کی جو جو تدبیرین لوکل گورنمنٹون کے خیال مین آئی تھین اُن سب پر عمل ہو رہا تھا لیکن ویسرائے صاحب نے اس موقع پر بہت سے اعلیٰ اعلیٰ افسرونکے موجود ہونے کو غنیمت جانکر اس امر کی بحث کے واسطے ایک مجلس منعقد کی۔ اس مجلس کا مقصد فقط یہی نہ تھا کہ جو تدبیرین قحط کی آفت کو دُور کرنیکے لیے کی گئی ہین اُن پر بحث کیجائے بلکہ اس سے کچھ بڑھکر تھا یعنی یہ کہ اس ظالم بیرحم کی مدافعت کے واسطے عام اُصول مقرر کرنے ضرور ہین اور ایسی آفتون کے وقت جو تدبیرین بے سوچے سمجھے بعض افسر اکثر کر بیٹھتے ہین اُنکے تدارک کی بھی تدبیرین سوچی جائین مدراس کے نواب گورنر ڈیوک آف بکنگھم اور بمبئی کے نواب گورنر سر فلپ وُڈ ہوس دونو صاحب اس موقع پر موجود تھے اُنہون نے قحط کے کُل حالات سے یعنی وہ کیونکر اور کہان کہان پھیلتا جاتا ہے اور وہانکے افسر اُس کی روک تھام کی کیا کیا تدبیرین کر رہے ہین جلسہ کے ممبرون کو کماحقہ آگاہ کیا۔ سر رچرڈ ٹمپل لفٹننٹ گورنر بنگالہ جنکو ۷۴-۱۸۷۳ء کے بنگالہ کے قحط مین بہت تجربہ حاصل ہو گیا تھا وہ بھی اپنے تجربہ کے نتائج کونسل کو بتانیکے لئے موجود تھے۔ غرض بہت سی بحث کے بعد یہ تجویز قرار پائی کہ سر رچرڈ ٹمپل بمبئی اور مدراس جائین اور جہان جہان قحط برپا ہے اُن علاقونکو اپنی آنکھ سے دیکھکر کیفیت لکھین اور جو تدبیرین اس بلا کے دفع کرنیکی اُنکے خیال مین آئین وہ وہان کی گورنمنٹون کو بتائین ✤

اسکے سوا اَور بھی کئی باتون پر بحث ہوئی جو خاص گورنمنٹ شاہی سے تعلق رکھتی تھین۔ آمد

وخرچ کے بہت سے معاملات اُس بحث کے متعلق جو تھوڑے عرصہ بعد گورنر جنرل کی کونسل مین پیش
ہونیوالا تھا معرضِ بحث مین آئے - اس بات پر بھی گفتگو ہوئی کہ شمال مغربی سرحد کے علاقون سے
سرکار کو کس طرحکا برتاؤ رکھنا چاہیے - اور صوبۂ اودھ کو ممالک مغربی وشمالی کے ساتھ ملا دینا چاہیے
یا نہین - انکے سوا اَور بہت سے معاملات پر بحث ہوئی جنپر اُن بڑے واقف کار لوگونکی راے
لینی ضرور تھی جو جلسۂ قیصری مین موجود تھے ؛

والیان ملک کے علاوہ نواب ویسراے صاحب نے بہت سے ہندوستانی امرا و شرفا کو بھی
جنکے کہنے سُننے کو یہانکے لوگ بہت مانتے ہین اپنے دیدار سے مشرف فرمایا - انمین سے ہر ایک کو دربار
قیصری کے یادگار مین چاندی کا تمغا عطا ہوا - اور یہی تمغے غیر ریاستونکے کانسلون کو بھی دیے
گئے - اس جلسہ مین کوئی متنفس ایسا نہ تھا جس نے اُسکے منعقد ہونے سے نہایت مسرت وخوشی
ظاہر نہ کی ہو - سب کے سب خوش تھے کہ اس جلسہ کی بدولت نئے خطاب کے اعلان کے لیے ہندوستان
کے سارے حاکم اور رئیس کیا ہندوستانی اور کیا فرنگی ایک جگہ جمع ہوئے اور آپس مین خوب تپاک
سے ملے جُلے ؛

انہی دنون مین ایک اَور دلچسپ جلسہ ہوا جس مین ہندوستانی رؤسا اور فرنگی افسر شریک
تھے اور جناب نواب ویسراے صاحب اُس کے میرِ مجلس تھے - یہ جلسہ میو کالج کی کونسل کا جلسہ تھا جو
راجپوتانہ کے راجاؤن نے اجمیر مین قائم کیا ہے - اس جلسہ کی رویداد پڑھنے مین تو ویسی ہی معلوم
ہوتی ہے جیسی اَور جلسونکی ہوا کرتی ہے مگر امید ہے کہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہو جائے - یہ رویداد
جو اُسوقت ایک نامی اخبار مین درج ہوئی تھی ذیل مین لکھی جاتی ہے - یقین ہے کہ لوگ اسکو پڑھکر
خوش ہونگے ؛

آج ایک بجے ویسراے کے درباری خیمہ مین بمقام دہلی میو کالج کی کونسل کا ایک جلسہ ہوا جناب نواب
ویسراے صاحب بہادر اُسکے میرِ مجلس تھے - راجپوتانہ کے قائم مقام اجنٹ - مہارانا اودیپور -
مہاراجہ الور - مہاراجہ بھرت پور - مہاراجہ کشن گڑھ - مہاراجہ قرولی - مہاراجہ جودھپور - نواب

ٹونک - سانڈرز صاحب کمشنر اجمیر اور کئی صاحب اور موجود تھے - کارروائی اسطرح شروع ہوئی کہ نواب
ویسرائے صاحب بہادر نے کونسل کے اس جلسۂ اولین مین میرِ مجلس ہونے سے خوشنودی ظاہر فرمائی
اور کہا کہ اس کالج کی طرف مجھکو بذات خاص نہایت توجہ ہے - اور یقین ہے کہ جو صاحب اس
جلسہ مین ہین اُن سب کو بھی اسکی طرف ویسی ہی توجہ ہے - مجھکو افسوس ہے کہ اس کونسل کے
جلسون مین میرِ مجلس ہونیکے موقعے مجھے بہت کم میّسر آئینگے مگر مجھکو یقین ہے کہ ویس پریسیڈنٹ
صاحب کی شرکت سے اسکے جلسے جہانتک ممکن ہے ہوا کرینگے - اسکے بعد ویسرائے صاحب نے کالج
کے پرنسپل میجر سینٹ جان صاحب کو رپورٹ کے پڑھنے کا حکم دیا - جب رپورٹ پڑھی جا چکی تو ویسرائے
صاحب نے کونسل کے ہر ایک ممبر سے رپورٹ کے انگریزی اور اُردو دونو زبانون مین چھاپکر مشتہر
کیے جانیکے باب مین راے لی اور اس تجویز کو سب صاحبون نے منظور کیا ؛

مہاراجہ کشن گڑھہ نے کہا کہ اس تجویز سے مین بہت خوش ہون کیونکہ رپورٹ کے شائع
ہونے سے راجپوتانہ کے لوگون کو اس کالج کی ترقی سے آگاہی ہوتی رہیگی جس سے سارے
رئیسون اور انکی رعایا کو بڑا بھاری تعلّق ہے ؛

پھر ویس پریسیڈنٹ صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ آئندہ دو بڑی تعطیلونکی جگہ کالج مین
ایک تعطیل تین مہینے کی گرمی کے موسم مین ہوا کرے ؛

مہاراجہ کشن گڑھہ نے اس تجویز پر یہ جرح کی کہ اگر دو مہینے کی تعطیل گرمی مین اور ایک مہینے
کی جاڑے مین ہو تو بہتر ہے ؛

کسی قدر قیل و قال کے بعد ویسرائے صاحب نے اس باب مین کونسل کے ممبرون کی راے
لی اور اُسوقت اصل تجویز یعنی گرمیون مین تین مہینے کی تعطیل خفیف سے غلبۂ راے کے ساتھ منظور ہوئی
اسکے بعد جناب ویسرائے صاحب نے کالج کی جو عمارتین بننے والی تھین اُنکے نقشے ملاحظہ فرمائے
اور پسند کیے ؛

پھر مہاراجہ الور نے کھڑے ہوکر کہا کہ جو تعلیم ہمنے اس مدرسہ مین پائی ہے اُسکے شکریہ کے

اظہار ہین اور اس بات کی یادگار ہین کہ رئیسون مین سب سے اول ہم اِس مدرسہ مین داخل ہوئے ہم اجازت
چاہتے ہین کہ لوہے کے کواڑون کی ایک جوڑی کالج کے دروازہ کے واسطے نذر کرین +

جناب ویسرائے صاحب نے کونسل کی رائے لیکر اس امر کو قبول کیا اور مہاراج کا شکریہ کونسل
کی طرف سے ادا کیا گیا +

اسکے بعد ویسرائے صاحب نے فرمایا کہ اب کارروائی ختم کیجائے - اور تمام حاضرین کو اس بات
کی تاکید کی کہ آپ اس کالج کو خاطرخواہ مدد دین تاکہ اسکے فوایدسے راجپوتانہ کے ٹھاکر کما حقہٗ مستفید
ہون - ویسرائے صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ افسوس ہے کہ عالی جناب مہاراجہ صاحب جیپور جو ابتدا سے
نہایت فیاضی اور شوق کے ساتھہ اس کالج کے معاون رہے ہین آج علالتِ طبع کے باعث اس جلسہ
مین شریک نہوسکے +

پھر قایم مقام اجنٹ صاحب نے کھڑے ہوکر اجازت چاہی کہ تمام رؤسا کی طرف سے جو
اسوقت یہان موجود ہین ویسرائے صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے کہ جناب ممدوح نے کونسل کے اس
جلسہ مین میر مجلس بنکر اُسکو سرفرازی بخشی - اور رؤسا نے بھی نواب ویسرائے صاحب کی اُس توجہ کا شکریہ
ادا کیا جو نوابِ ممدوح اس مدرسہ کے حال پر فرماتے ہین +

راجپوتانہ کے رئیسون کا اس طرح جمع ہونا اور ویسرائے صاحب کا اس انجمن مین میر مجلس بننا
بذاتہٖ کوئی بڑا امر نہ تھا - لیکن اس سے یہ بات ضرور نکلتی ہے کہ ہند کے رئیسون نے سرکار انگلشیہ کی عظمت
کو مان لیا ہے - رہا یہ امر کہ آیا اس ارادت کا اظہار اور بھی ہوگا سو یہ ہند کی پولٹکل تاریخِ آیندہ سے
متعلق ہے +

نواں باب

جلسۂ قیصری کا اختتام

جلسہ کے دنون مین جو بہت سی تفریح وتفنّن کی متفرق باتین اور طرح طرح کے تماشے ہوئے اُنکا بیان طول طویل ہے - گھڑدوڑ - ورزشی کھیل کرتب - آتشبازی یہ ایسے تماشے ہین کہ اُسیوقت ہوئے اُسیوقت دل سے محو ہوگئے - اس لائق نہین کہ صفحۂ تاریخ پر ثبت کئے جائین ٭

چوتھی جنوری کو جمعرات کے دن ویسرائے صاحب نے والیانِ ریاست سے ملاقاتِ رخصت فرمائی - اُسوقت جناب ممدوح نے اپنی طرف سے ہر ایک رئیس کو ایک ایک تلوار اور اُسکے ساتھ کوئی کتاب یا تصویر یا کوئی اور قدردانی کی نشانی عطا کی اور ہر ایک رئیس نے جلسۂ قیصری مین شریک ہونے سے مسرّت وخوشی ظاہر کی ٭

پانچوین جنوری روزِ جمعہ جلسۂ قیصری کا اخیر دن تھا - اس روز ساری فوج کی قواعد ہوئی اور جس کسی نے اس قواعد کو دیکھا اُسپر اس سے بہت ہی بڑا اثر ہوا - قواعد کے شروع ہونے سے پہلے رئیسان موجودہ کی ساری فوج اور جلوس ویسرائے کے روبرو ہوکر گذرا - یہ تماشا ایسا تھا کہ مملکتِ ہند مین آجتک کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور اسی قسم کے موقعو نکے سوا نہ کبھی آیندہ دیکھنے مین آئیگا - یہ نمایش کیا تھی اہلیانِ ریاست کی ارادتمندی وخلوص کا اظہار تھا جو خود بخود اُنکے دلون سے نمایان ہوا تھا - اور اس جلسہ نے کُل حاضرین پر بخوبی ثابت کر دیا کہ جناب ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند سے اُنہین کسقدر ارادت ہے اور اسی مین شامل ہونے سے اُنکو کہانتک مسرّت حاصل ہوئی ٭

جتنے تماشائی وہان جمع تھے اُن سب کو یہی خیال تھا کہ گورون اور کالون کی انگریزی فوج جو چودہ ہزار کے قریب دہلی مین موجود تھی صرف اُسیکی قواعد ہوگی مگر جناب ویسرائے صاحب بہادر نے رئیسون سے کہدیا تھا کہ آپ بھی اپنے اپنے جلوس کو حکم دین کہ وہ بھی اپنے اپنے انداز سے ہمارے سامنے ہو کر گزر جاے - انکی فوجکی تعداد تو بیشک تھوڑی تھی مگر بانکی دکھانیکے لئے کافی تھی - دو گھنٹے تک یہ فوج برابر ویسرائے صاحب کے روبرو گزرتی رہی - اس عرصہ مین رئیسون کی سب قسم کی فوج اور جلوس جس پر ویسرائے صاحب کی تشریف آوری کے دن لوگونکی نگاہین پڑتی تھین سواری کی ترتیب سے بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ ویسرائے کے سامنے ہو کر گزرا - اسکے ساتھ اَور بھی بہت سی باتین ایسی دیکھنے مین آئین جو قابلِ بیان ہین ✲

یہ سمادت تک یاد رہیگا - ایک طرف تو انگریزی فوج کے پرے کے پرے جمے ہوئے تھے - دوسری جانب تماشائیونکے غٹ کے غٹ کھڑے تھے - دونو کے بیچ مین راجاؤنکی فوج پیدل اور سوار طرح طرح کی وردیان پہنے - باجے - ہاتھی - اونٹ - توپخانے - جھنڈے - شان وشکوہ کے سامان اور جنگی ہتیار کے لوازمات ساتھ لئے چلی جاتی تھی اور ہر ایک کے جلوس کی نرالی سج دہج اور انوکھی تراش خراش تھی ✲

گیارہ بجے سے یہ تماشا شروع ہوا - ہر ایک رئیس نے اپنی فوج کو اپنی اپنی مرضی کے موافق ترتیب دیا تھا مگر یہ ترتیب عموماً سب مین پائی جاتی تھی - کہ سب سے آگے پیدل سپاہی - انکے ہمراہ باجے والے جو انگریزی ساز پر انگریزی گتین بجاتے تھے پھر سوار اور سوارونکے ساتھ نقارے - انکے بعد جن راجاؤن کے پاس توپین تھین انکی توپین اور توپونکے پیچھے ہاتھی اونٹ - پالکی نالکی کوتل گھوڑے زرق برق ساز و یراق سے آراستہ - اور انکے بعد راجاؤنکے متوسلین طرح طرح کی بیشمار پوشاکین پہنے ہوئے تھے ✲

علم جو ویسرائے نے رئیسونکو عطا کیے تھے وہ بھی اس موقع پر ہر ایک جلوس کے ساتھ تھے - ریشمین اور زردوزی کام جو انکے اوپر تھا اس نے انکی رونق اور چمک دمک کو دوبالا کر رکھا تھا اور آفتاب کی شعاعون نے اور بھی جگمگا دیا تھا - اکثر علم ہاتھیون پر تھے مگر بعض اونٹون پر بھی دیکھنے مین آئے تھے - اور بعض رئیسون نے انکو اپنی پیدل فوج کے آگے رکھا تھا - ہاتھی جن سے ان سوارونکی

تزک وشان بہت بڑھگئی تھی وہی تھے جو ویسرائے صاحب کی تشریف آوری کے روز سڑکون پر دو رویہ کھڑے کیے گئے تھے - وہی سنہری روپہلی جھجھاتی جھولین انپر پڑی ہوئی تھین اور وہی ہودے مختلف طرحکے نقش و نگار سے آراستہ انپر کھینچے ہوئے تھے - بہت سے ہودے توخالی تھے مگر بعض مین آدمی بیٹھے تھے جنمین کسیکی پوشاک بھڑک دار تھی اور کوئی زرہ پوش تھا *

انگریزی باجے کے سوا دیسی باجے والے بھی تھے جو اپنے طرح طرح کے ساز بجاتے تھے - یہ باجے والے یا تو ہاتھیون اور اونٹون پر سوار تھے یا یونہی پا پیادہ چلے جاتے تھے - انکے باجون کی صدا دھونسونکی دھون دھون جھانج کی جھن جھن اور اور باجونکی بے ہنگم آواز سے سواری کی وحشیانہ شکوہ کا لطف کچھ اور ہی ہو گیا تھا *

سوار بھی عموماً اچھے تھے اور انکے گھوڑے بھی اچھے تھے - بہت سے رئیسونکے رسالونمین افسرونکی وردیان سرخ اور نیلی تھین اور انپر سنہری لیس ٹکی ہوئی تھی - مہاراجہ کشمیر کے باڈی گارڈ کے رسالہ کے سوار پیتل کے جگمگاتے چار آئینے اور خود پہنے ہوئے تھے - مہاراجہ ریوان کے سوار زرہ اور فولادی خود تن پر سجائے ہوئے تھے - ایک حبشی رسالہ کی سرمئی وردی سے لیکر ایک پلٹن کی زرد وردی تک رنگ برنگ کی وردیان نظر آتی تھین اور علیٰ ہذ القیاس پگڑیان بھی سکھون کے بھاری بھاری صافون سے لیکر مرہٹون کی پیچدار پگڑیون تک قسم قسم کی دیکھنے مین آتی تھین - گھوڑے اکثر خوب سدھے ہوئے تھے اور ہر ایک سوار جب ویسرائے صاحب کے سامنے سے گزرتا تھا تو اپنا کرتب اور اپنے گھوڑے کا کرتب دکھاتا تھا - بڑودہ کی سونے چاندی کی توپون کا حال پہلے بیان ہو چکا ہے یہان اُسکے دوہرانیکی کچھ ضرورت نہین - اِنکے سوا بعض توپین ایسی تھین جنہین اونٹ کھینچتے تھے اور بہت آسانی سے بے تکان لئے جاتے تھے مگر عموماً اونٹون سے یہ کام بہت کم لیا جاتا ہے - ایک سونیکے رتھ مین ہاتھیون کے دو پاٹھے جُتے ہوئے تھے - چاندی سونیکے محافے جنکی چھتریون پر نہایت عمدہ زردوزی کا کام کیا ہوا تھا کہارونکے کندھون پر چلے جاتے تھے *

یہ عجیب و غریب جلوس نرا مشرقی تماشا ہی نہ تھا بلکہ اُسکے دیکھنے سے صاف ثابت ہوتا تھا کہ

ہند کی قدیم شایستگی پر اب یورپ کی شایستگی کا ملمع کیونکر آہستہ آہستہ چڑھتا جاتا ہے - اگر ہاتھی - سونے چاندی کے محافے اور طلائی رتھ وغیرہ سکندر اور اشوک کے زمانہ کی شایستگی کے تبرکات تھے تو انگریزی باجا اور نیم فرنگی وردیاں آجکل کے تکلفات تھے - کہیں کہیں جو بعض باتیں ہندی اور بعض فرنگی مل جُل کر گنگا جمنی ہوگئی تھیں اُنکے دیکھنے سے عجیب لطف آتا تھا - جس پلٹن کا ذکر اوپر آیا ہے اُسکی خاص کر یہی صورت تھی - اُن لوگونکا لباس تو سر سے پانوتک بسنتی تھا مگر جب ویسرائے کے سامنے سے گذرے تو اُنکے ساتھ کے باجے والون نے اُس گیت کے بول نکالے بولو رے وطن کی یاد مین بجاتے ہین +

ہندوستانی رئیسون کی فوج اور جلوس کے گذرنیکے بعد انگریزی فوج جو دہلی مین جمع تھی اُسکی قواعد ہوئی - اِس مین چار سو تیس انگریز اور ہندوستانی افسر تھے اور تیرہ ہزار چار سو باسٹھ سپاہی - اوّل تو یہ سب ویسرائے کے سامنے سے اِس طرح گذرے کہ توپخانہ اور رسالہ تو قدم قدم چلا اور پیدل بڑے بڑے بزن باندھ کر اور ہر بزن کے بیچ مین فاصلہ چھوڑ کر نکلے +

توپخانہ اِسقدر تھا - شاہی اہبی توپخانہ کی دو باٹھریان - پانچ فیلڈ باٹری اور ایک خچر باٹری - یہ سب کرنل سی آر او اوئنز صاحب کے زیر حکم تھے - رسالہ کے تین برگیڈ تھے اور میجر جنرل سی ٹی چمبرلین صاحب سی ایس آئی ان سب کے کمانیر تھے - اِن تینون برگیڈون مین یہ رسالے شامل تھے - ہزارز کا دسوان - گیارھوان اور پندرھوان رسالہ - بنگال کیولری کا چوتھا - دسوان اور اٹھارھوان رسالہ - سنٹرل انڈیا ہارس کا ایک ٹرپ - حیدرآباد کیولری کا ایک ٹرپ - مدراس کا تیسرا لیٹ کیولری رسالہ - اور بمبئی کا تیسرا لیٹ کیولری رسالہ +

پیدل فوج کے دو حصے تھے - ایک کے کمانیر تو میجر جنرل سر جے برینڈ صاحب کے سی بی تھے اور دوسرے کے میجر جنرل آنریبل اے ای ہارڈنگ صاحب سی بی - پیدل گورون کی یہ رجمنٹین موجود تھیں - چھٹی رجمنٹ کی پہلی بٹالین - اٹھائیسوین رجمنٹ - اُنسٹھوین رجمنٹ - ساٹھوین رفل پلٹن - تریسٹھوین رجمنٹ اور بیانوین گھاگرا پلٹن - اِنکے سوا ہائلینڈرون کی بھی ایک پلٹن تھی اور اُسمین پانسو جوانون سے زیادہ تھے +

ہندوستانی پیادہ پلٹنون مین تینون احاطون کی سپاہ موجود تھی - بنگال احاطہ کی پلٹنین یہ تھین - سکھونکی دوسری پلٹن اور نیٹو انفنٹری کی تیئیسوین - ستائیسوین - اُنتالیسوین - بارھوین اور چالیسوین پلٹن - مدراس احاطہ کی سولھوین اور بیسوین نیٹو انفنٹری پلٹنین تھین - اور بمبئی احاطہ کی سولھوین اور چوبیسوین - اِن کے سوا حیدرآباد کنٹنجنٹ کی دوسری پلٹن اور بنگالے کی سفر مینا کی پلٹن تھی +

جب ادپن کالم کی قواعد ہو چکی تو رسالے اور توپخانے تو دُلکی قدم سے آگے بڑھے اور پیدل کوارٹر ڈسٹنس کالم بنا کر اُنکے پیچھے رہے - اور آخر مین اسپی توپخانے اور رسالے پویہ قدم سے چلے +

اِس شایستہ انگریزی فوج پر بار بار نگاہ پڑتی تھی اور حیرت آتی تھی - ہر ایک رجمنٹ کا اپنے کام کو پورا پورا اور استقلال کے ساتھ کرنا ساری فوج کا اِس سرے سے اُس سرے تک ایک جسم نظر آتا اور ہر ایک حرکت کا اصول و قواعد کے موافق ہونا چپکے چپکے دولتِ انگلشیہ کے نظم و نسق کا سکہ دلو نپر بٹھاتا تھا اور اُسکا ایک عمدہ اور معقول نمونہ نظر آتا تھا +

قواعد کے بعد جناب ویسرائے صاحب بہادر گھوڑے پر سوار ہو کر لین کی طرف گئے اور عمدۃ الملک جناب نواب کمانڈر انچیف صاحب بہادر اور افسرانِ کمانیر کی طرف مخاطب ہو کر یہ ارشاد فرمایا +

جناب عمدۃ الملک کمانڈر انچیف صاحب بہادر اور ڈویژنون اور برگیڈون اور رجمنٹونکے صاحبان کمانیر بہادر! مین نے آپ سب صاحبون کو ایک جگہ اِس غرض سے جمع کیا ہے کہ جس عظمت و شوکت کی تصویر ابھی ہماری آنکھونکے آگے سے پھر گئی ہے اُسکا شکریہ خود ادا کرون اور اپنی زبان سے کہون کہ اِس تصویر کا مین دل سے ثناخوان ہون - آج یہ فوجکی قواعد اِس ہفتہ کی کارروائیون کا بہت موزون خاتمہ ہے کیونکہ جس طرح جلسۂ قیصری سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہند کے مختلف فرمانروایون اور مختلف قومون مین جو اتحاد خوش نصیبی سے قائم ہے اُسکا انکشاف کما حقّہٗ اور علی العموم ہو جائے اور حضرتِ ملکہ معظمہ قیصرِ ہند اور اُنکے تخت کے ساتھ جن کے سایۂ عاطفت مین یہ سب رہتے ہین اُنہین جس قدر ارادت و خلوص ہے اُسکی ہو بہو تصویر کھنچ جائے اُسی طرح اِس عظمت و شوکت کی قواعد سے یہ مدّعا نکلا کہ قیصرِ ہند کی گورنمنٹ کی قدرت اور طاقت لوگونکے دلو نپر پُوری پُوری منقوش ہو جائے اور وہ جان لین کہ اگر آپس کے اتحاد مین خلل ڈالنے یا اُس ارادت و خلوص سے انحراف کرنیکی کوئی صورت پیش آئیگی تو خلل اندازون اور مفسدہ

پردازون کی سرکوبی کو یہ فوجِ ظفر موج موجود ہے - مجھکو یقین ہے کہ ملکہ معظمہ کی ہوا خواہ رعایا مین سے کوئی
شخص ایسا نہوگا جس نے یہ قواعد دیکھی ہو اور اُسکے دل مین اپنی سرکارِ دولتمدار کی عظمت و شوکت کا ولولہ
پیدا نہوا ہو - کُل فوج جو آج میرے آگے ہوکر گزری ہے اُسکی ہیئتِ مجموعی - چستی - چالاکی - وردی اور کیل کانٹے
کی صفائی - کمال کاردانی و کارگزاری جو اُسکی صورت سے ٹپکتی ہے اُسے دیکھکر میرے دل پر ایسی تاثیر
ہوئی ہے کہ مین اُسکی کیفیت کما حقہ بیان نہین کر سکتا - مین جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کی زبانی
یہ بات سنکر بہت خوش ہوا کہ ہمارے شور ہ سپاہی کمال درجہ کی نیک چلنی - فرمان پذیری اور اجتناب جرائم
مین بھی ناموری حاصل کرتے جاتے ہین - مجھکو اِس بات کے دریافت ہونے سے خاص مسرت ہوئی ہے
کہ ہند مین اِس سرے سے اُس سرے تک فوج کا چال چلن اِس سال عموماً نہایت عمدہ رہا ہے اور بڑے
جرائم کی رپوٹین خاص کر بہت کم تحریر ہوئی ہین - جو فوج اس وقت دہلی مین جمع ہے اُس نے خاص
اِس باب مین کُل فوج کا نام ہی نہین رکھ لیا - بلکہ اُسکی شہرت کو اور زیادہ کر دیا ہے - اور کچھ اِسی بات
پر منحصر نہین ہے ہر امر مین یہ عمدہ سپاہی ہر قسم کی شاہی افواج موجودۂ ہند کا عمدہ نمونہ ہین جس طرح
اِن سپاہیون نے نیکو اور اردلی کا کام کیا ہے اُسکے دیکھنے سے اُن لوگونکو بھی ضرور حیرت ہوئی ہوگی جو فوج
کے معاملات سے ناواقف ہین اور اِس طرف کچھ توجّہ نہین رکھتے - ہند کے مختلف مقامات سے اتنی
بڑی اور مختلف قسم کی فوج کا ایک جگہ جمع کرنا اور بیحد کس طرح کی ابتری اور بیماری کا پیدا نہونا اُن افسرونکی
جنگی لیاقت و کاردانی پر نہایت عمدہ طور سے دلالت کرتا ہے جنکے سپرد اِسکا انتظام و اہتمام تھا اور خود سپاہ
کی شایستگی و جفاکشی پر بھی دال ہے کہ باوجود لمبے لمبے کوچ کرنے اور بہت سی تکان اُٹھانے کے وہ
آج اِس دم خم اور شان و شکوہ کے ساتھ نظر آتی ہے - ہر شخص کی نگاہ جس نے آج یہ قواعد دیکھی ہے فوجکی
توانائی و تندرستی پر بھی ضرور پڑی ہوگی اِسکا سبب یہ ہے کہ لشکر مین صفائی کا ایسا کامل انتظام ہے کہ اور
کہین کم دیکھنے مین آتا ہے اور یہ امر صفائی کے افسر دفتی عمدہ لیاقت پر دلالت کرتا ہے لیکن یہ بھی ساتھ
ہے کہ اگر سپاہی کو کھانا اچھا نہ ملے تو وہ کبھی تندرست نظر نہین آ سکتا - پس اس باب مین کمسریٹ کے انتظام کو بھی بڑا
دخل ہے - اِس بڑے لشکر کے لیے کھانے پینے کی چیزین بہم پہنچانے مین کمسریٹ کے افسرون نے جو انتظام کیا ہے

اُسکی تعریف کا حق مجھسے ادا نہین ہوسکتا - اور اِس انتظام مین جو پُوری پُوری کامیابی ہوئی ہے اُسکا شکریہ
ادا کرنے مین میری اور گورنمنٹ ہند کی زبان قاصر ہے - اِسکے سوا عمدگی کی بہت سی باتین اور آیندہ ترقّی
کرنیکی بہت سی علامتین ایسی ہین جو پریڈ کے میدان مین نظر نہین آتین مگر اُنکی نسبت بھی ہم اس بات
کے معلوم ہونے سے اپنی خوشی ظاہر کرتے ہین کہ جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کو ہر طرح اطمینان ہے -
چاند ماری کی مشق مین جو ترقّی ہندوستانی رجمنٹون کے سپاہیون نے کی ہے اور کرتے جاتے ہین اور جس
شوق اور کامیابی کے ساتھ یہ لوگ گورون کی برابری کرنے مین ساعی و سرگرم ہین مجھکو جناب کمانڈر انچیف
صاحب بہادر کی زبانی اُسکا حالِ خرّمی مآل سُنکر مسرّت ہوئی - ہمکو اِس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی ہوئی کہ اِس
ہفتہ رئفل بندوق کی چاند ماری مین قلّات غلزئی رجمنٹ کے ایک سپاہی نے سب کو مات کر دیا اور اُس
روز بہت سے انعام اِسی عمدہ رجمنٹ کے سپاہیون نے لیے - یہ دل بڑھانے والی بات فرنگی افسرون کی
اُس سعی و توجّہ کا نتیجہ ہے جو وُہ اپنے مختلف قسم کے فرائض مین سے خاص کر اِس کام پر متواتر کرتے رہے
ہین - یہ کام اگرچہ دشوار اور طبیعتونکو ناگوار ہے مگر اِسکی تاثیر کسی اَور کام کی تاثیر سے کم نہین ہے کیونکہ جب
فوج کا رکھنا ضرور ٹھیرا تو یہ امر بھی پُر ضرور ہے کہ اُسکے پاس عمدہ ہتھیار ہون اور عمدہ ہتھیارون کا فائدہ
اُسی صورت مین ہے جب اُنکے استعمال سے اچھی طرح واقفیّت ہو ورنہ جو لوگ اُن سے کام لینا نہین جانتے
اُنکے پاس اُنکا ہونا نہونا برابر ہے - مجھکو یقین ہے کہ تنخواہ اور عہدہ کی ترقی کا حکم جو ہندوستانی
رجمنٹونکے افسرون اور سپاہیون کو اِس سے پہلے پہنچا دیا گیا ہے اُس سے وہ خوش ہوئے
ہونگے اور یہ امر آیندہ اُنکو زیادہ سرگرمی و تندہی کے ساتھ کام کرنے پر آمادہ کریگا - اب مجھکو آپ (یعنی جناب
کمانڈر انچیف صاحب بہادر) سے اور قیصرِ ہند کی فوج کے افسرون سے جو یہان جمع ہین یہ کہنا باقی رہ گیا
ہے کہ آپ سب صاحب مہربانی کرکے اُن عہدہ دارون اور سپاہیون سے جو آپکے زیرِ حکم ہین یہ کہدین کہ مین آجکی
قواعد سے نہایت محظوظ ہوا اور دل سے اُسکی تعریف کرتا ہون اور اُنکو میرے اِس حکم سے بھی آگاہ کر دین کہ
آج شام کے وقت گورون اور کالون کی رجمنٹون کے سپاہیون کو جو اِسوقت دہلی مین موجود ہین ایک ایک
ڈرام شراب ملیگی - اِس ہفتہ مین اور خاصکر آج اِن لوگونکو بہت تکان ہوئی ہے مگر اِس تکان کو اُنہون نے بڑی

بشاشت سے برداشت کیا اور آدابِ قواعد کی عمدہ پابندی جو حضرت ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کی فوج مین ہمیشہ پائی جائیگی اُسکو ہاتھ سے نہین جانے دیا - اُن پر میری اِس ہمدردی کے اظہار کے ساتھ آپ یہ بھی ظاہر کرین کہ گورنمنٹ ہند تمہاری شکرگزار ہے اور تمکو مبارکباد دیتی ہے *

اِس تقریر کے ختم ہونے کے بعد جناب عُمدۃ الملک نواب کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے اپنی طرف سے اور کُل فوج کی طرف سے جناب نواب ویسرائے صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جلسۂ قیصری مین شریک ہونے سے ہم سب کو نہایت مسرت حاصل ہوئی *
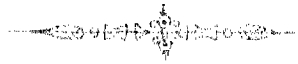
دسوان باب

عالی جناب نواب ویسرائے صاحب بہادر کی تقریرین

جو تقریرین ہم اوپر لکھ آئے ہین اُن کے علاوہ جناب نواب ویسرائے صاحب بہادر نے اور بھی کئی تقریرین کی تھین جن کا علیحدہ لکھنا مناسب ہے یعنی تقریر جلسۂ دعوتِ شاہنشاہی۔ تقریر جلسۂ دعوتِ گورنرِ بمبئی اور مختلف سپاسنامون کے جواب ؂

دعوتِ شاہنشاہی

یکم جنوری روزِ نوروز کو جو شام کے وقت دہلی مین دعوتِ شاہنشاہی ہوئی تھی اور اُس مین مدراس اور بمبئی کے صاحبانِ گورنر اور سر فریڈرک ہینز اور بمبئی کے کمانڈر انچیف بہادر اور کارکن کونسل کے ممبر اور صاحبانِ لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر اور کئی ممتاز ہندوستانی رئیس و اُمرا موجود تھے وہان اعلیحضرت ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کی صحت کا جام پینے کے موقع پر جناب ویسرائے صاحب بہادر نے یہ تقریر کی ؂

آج دوپہر کے وقت ہم ایک ایسے امر کا اعلان کرنیکے لیے جمع ہوئے تھے جو صفحۂ تاریخ پر دوبارہ نہین لکھا جائیگا۔ اور وہ امر یہ تھا کہ برطانیۂ عظمےٰ کے شاہی خطابون اور القابون پر ایک اور خطاب زیادہ کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ خطاب ہے کہ اس کے سوا اور کوئی خطاب ایسا نہین جو اُس سلطنت کی عظمت کو جسے ممالکِ مشرقی کے اِس بڑے قطعہ مین استحکام کو پہنچانا ہماری عالیجاہ ملکۂ معظمہ کے حصہ مین آیا ہے پورا پورا ادا کر سکے۔ ہندوستان کے فرمانروایون مین جو برتری اور منزلتِ عُلیا اعلیحضرت ملکۂ معظمہ کو مدت سے حاصل ہے اور جس کو ہندوستان کی رعایا مدتون سے تسلیم کرتی چلی آئی ہے اور اِس ملک کے قدیم راجاؤن اور بادشاہون کے مرتبہ سے بھی بڑھکر جانتی رہی ہے اُسکے لیے اگر

شایان ہے تو یہی خطاب شایان ہے - اب ہم اس وقت پھر یہان جمع ہوئے ہین کہ پہلی ہی دفعہ اعلیٰحضرت
ملکہ معظمہ کی صحت کا جام پئین - نہ بحیثیت ملکہ انگلستان بلکہ قیصر ہند کی حیثیت سے بھی +

صاحبو جب ملکہ معظمہ نے یہ خطاب اختیار فرمایا اور خداوند تعالےٰ نے اس مملکت مین جو مرتبہ
اعلےٰ اُن کو عطا کیا ہے اُسکے سارے حقوق کو خطاب کے اختیار کرنے سے علانیہ قبول کیا اور داب سلطانی
کے ساتھ مان لیا اور اُس مرتبہ کے فرائض کا ادا کرنا بھی اپنے اوپر واجب جان لیا تو انگلستان مین بعض
مدبران ملکی نے جو کم حوصلہ ہین اور بوجہ تنگ نظری یہ نہین دیکھ سکتے کہ اس تبدل عظیم کے سارے
ابتدائی مدارج طے ہو چکے ہین یہ ڈھکوسلا نکال کھڑا کیا کہ یہ امر بدعت ہے اور اس بدعت مین اندیشہ ضرر
ہے - حقیقت مین لقب کا اختیار کرنا اس قدر بدعت نہین ہے جس قدر وہ اندیشہ بدعت ہے جو اُن کو اس خیال
سے پیدا ہوا ہے - اور بدعت کی جو پوچھو تو سرے سے ہندوستان مین انگریزی سلطنت ہی سر تا سر
بدعت ہے - اس کی ماہیت بھی بدعت ہے اور اسکی صورت بھی بدعت ہے - یہ بڑی بدعت ہے -
اور شاید ایسی بڑی بدعت ہے کہ جہان مین آجتک اسکے برابر دیکھنے مین نہین آئی - لیکن اگر یہ قول
درست ہے کہ دیر آید درست آید تو یہ بدعت اس طرح رفتہ رفتہ پھیلی ہے کہ اندیشہ کی اس مین کچھ جگہ
نہین کیونکہ تقریباً تین سو برس سے اس کا سلسلہ جاری ہے - ۳۱ - دسمبر ۱۶۰۰ء کو انگلستان کی ملکہ الزبتھ
نے تاجران انگلستان کی ایک چھوٹی سی کمپنی کو ہندوستان مین تجارت کرنے کے لیے فرمان
عطا کیا - پہلی جنوری ۱۸۷۷ء کو اسی انگلستان کی ملکہ وکٹوریا کے خطاب قیصر ہند کا اعلان ہوا اور
اُس سلطنت کی مطیع و فرمان بردار رعایا کے اُس بڑے دستے مین وہ کمپنی بھی شامل ہو گئی جو اس
کو خوشی سے لگا - پس اگر یہ بدعت ہے تو ان بدعتون کے سلسلہ کا نتیجہ ہے جو انگریزون سے ہندوستان
مین برابر ہوتی چلی آئی ہین - اور اتفاق عجیب سے انگلستان کی ایک بڑی ملکہ کے عہد مین اس کا آغاز ہوا
اور دوسری بڑی ملکہ کے عہد مین اُس کا انجام ہوا - اب اگر کوئی ہم سے یہ پوچھے کہ اِس خطاب
شاہنشاہی کے لئے کیا ضرورت تھی تو میرے نزدیک یہ جواب دینا چاہیے کہ اس کی درخواست کرنے [illegible]
انھین قبول کر چارون طرف نگاہ کر کے اوس سلطنت عظیمہ پر یہ خطاب دلالت کرتا ہے اُسکی ماہیت سے

اندر اسکے معنی دیکھ لو۔ مگر یہان ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے یعنی یہ کہ اس سلطنت کی اصلی اور ملکی اور تاریخی عظمت کیا ہے؟ یہ سوال ایسا ہے کہ اسکا پورا پورا جواب اس موقع پر نہین دیا جاسکتا مگر میری رائے مین ہم عموماً اور سرسری طور پر یہ کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان مین انگریزی سلطنت کے یہ معنی ہین اور یہی معنی سب معنون پر فضیلت رکھتے ہین کہ اُسکی رعایا آپس مین امن و امان سے بسر کرتی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنے طور پر بشرطیکہ اُس مین کسی جرم کا اقدام یا ارتکاب نپایا جائے روپیہ کمائے اور دولتمند ہوجائے۔ اور ہر ایک کو اجازت ہے کہ جس مذہب و ملت کا وہ پابند ہے اُس پر قائم رہے اور چلے۔ نہ کوئی اُس سے تعرض کرے نہ ستائے۔ مگر اُس کو بھی یہ اختیار نہین کہ وہ اور لوگو نپر دست درازی کرے۔ بادی النظر مین یہ تدبیر بہت سیدھی سادی اور سب کو مرغوب نظر آتی ہے اور اس پر عمل درآمد کرنا بہت آسان دکھائی دیتا ہے مگر جب ایسی سلطنت مین اُس کا برتاؤ کیا جائے جس مین مختلف قومون اور مختلف مذہبون کے آدمی آباد ہون اور اُن کے خیالات اور راہ و رسم مین اختلاف ہو تو انتظام مین ایسی ایسی دقّتین آکر پڑتی ہین جو نہ قیصر روم سے حل ہوئین نہ شارلمین سے اور نہ اکبر سے۔ یہ کہدینا آسان ہے کہ ہم اس ملک مین امن و عافیت قائم رکھینگے لیکن اس کام کے واسطے ایسے قوانین کا ہونا ضرور ہے جن سے اُن جھگڑون قضیون کا تصفیہ ہو جو اس مین خلل انداز ہوتے ہین اور جب قوانین کا ہونا ضرور ہوا تو پھر اُن کی تالیف ایسے طور پر ہونی چاہیے کہ وہ تمام صورتون پر حاوی ہون اور بآسانی سمجھ مین آسکین۔ پھر جب ایسے قوانین کا جاری کرنا ضروری سمجھا گیا تو یہ بھی لازم ہوا کہ ان قوانین کے موافق انصاف کرنیکے لیے جج مقرر ہون اور ججون کے احکام کی تعمیل کے واسطے پولیس ہو اور ججون اور پولیس اور رعایا ان سب لوگون کی حفاظت کے واسطے فوج ہو۔ اب اگر کسی بڑے وسیع ملک کا جہان کے باشندے قرنون سے اس بات کے عادی ہون کہ آپس مین لڑین مرین اس تکلّف کے ساتھ انتظام کیا جائے جیسا اوپر مذکور ہوا تو عملاً یہ معلوم ہوگا کہ جو کام ہم کر رہے ہین وہ دراصل وہان کے باشندون کی عادات و اطوار کا بدلنا اور اُن کو ایک خاص ڈھنگ پر لانا ہے اور اس مین کسی طرح کی سختی یا زیادتی نہین ہوتی بلکہ بڑی آہستگی اور نرمی اور ہمدردی کی جاتی ہے مگر تاہم تغیّر و تبدّل برابر چلا جاتا ہے ⁂

غرض یہی کام بے کم و کاست ہے جسکے پورا کرنیکا سلطنت برطانیہ نے بیڑا اُٹھایا ہے - اب جو ہم اِس کام پر غور کرتے ہین تو خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس مسئلہ کو کس ذریعہ سے حل کیجیے اور جو صورت اُسکے حل کی نکلے اُسکو کس بل پر قائم رکھیے - ہم پوچھتے ہین کہ کیا وہ بل ہماری فوج کا زور ہے؟ کیا وہ بل ہماری دیسی رعایا کا ہم پر بھروسا ہے؟ کیا وہ بل ہمارے ممتاز دوست والیان ملک کی وفاداری اور ہمارے معتمد رؤساے ماتحت کی ہوا خواہی ہے؟ اِن سوالون کا جواب اگر مجھ سے پوچھو تو ہان بھی ہے اور نہ بھی - ہان اِس وجہ سے کہ یہ سارے اسباب اُسکی استواری کا موجب ہین - اور نہ اِس وجہ سے کہ فقط یہی موجب نہین ہین - ہماری فوج کی کارگزاری - ہمارے دوست والیان ملک اور رؤساے تابعین کی وفاداری - عمدہ اور نمایان طور سے ثابت ہو چکی ہے - مگر اِس مین بھی کلام نہین کہ اِس سلطنت کو جو تقویت حاصل ہے وہ اسباب سے اور اسباب کے مدِّنظر رکھنے سے ہے کہ کوہ ہمالہ سے راس کماری تک ہند مین ایک بھی دیسی ریاست ایسی نہین کہ اگر سلطنت انگلشیہ کا سایہ حمایت اُسکے سر پر سے دفعتہً اُٹھ جائے تو اُسکے راج مین خلل نہ آئے - اور غالبًا درہمی برہمی کی نوبت نہ پہنچے - مگر اسباب کو نتیجہ کہنا سزاوار ہے نہ سبب - میرے نزدیک ہماری سلطنت ہند کی اصلی طاقت اور اُس طاقت کی استواری کا پختہ کفیل ہماری حکومت کی دادرسی ہے کہ جسکو کسیطرح کی جنبش نہین اور نہ اُس مین کسی کی رو و رعایت - اہل ہند کے تمدن سے متعلق جن بڑے بڑے امور کو سرکار انگریزی نے ہاتھ لگایا ہے اُن مین فی الواقع اِس امر سے زیادہ دلچسپ کوئی نہین - جس مسئلہ کے حل کرنے مین ہمارے جوڈیشل افسر آجکل مصروف ہین اُس سے اہم مسئلہ ضرورت اور نتایج کے اعتبار سے شاید ہی کوئی ہوگا - مین چاہتا ہون کہ اِس کار اہم مین اُنکی کامیابی کے ساتھ جو دلی لگاؤ مجھکو ہے اُسکا اظہار کرون اور جس بیغرضی و ناطرفداری اور فہم و استقلال سے وہ اس کام کو انجام دیتے ہین اور رونق دیتے ہین اُسکا مؤدبانہ طور سے اعتراف کرون گورنمنٹ ہند کے صیغۂ آئین اور وضع قوانین پر جن مشہور صاحبون نے اپنا

وقت اور فکر صرف کیا ہے اُن مین سے ایک نہایت عقیل اور ممتاز صاحب کا ایک قول ہے
اور اُس قول سے مجھکو کلّیۃً اتفاق ہے اُس قول کے الفاظ تو اِس وقت مجھکو ٹھیک ٹھیک
یاد نہین مگر مضمون یہ ہے کہ اگر ناانصافی کا ایک فعل بھی دیدہ و دانستہ ہم سے ظاہر ہو یا عدالت
گستری کے اُن اُصول سے جو ابتک ہماری گورنمنٹ کے رہنما رہے ہین ایک امر مین بھی اسطرح
انحراف ہو جائے کہ سب کی آنکھ اُس طرف پھرے یا ایک مثال بھی ایسی پائی جائے جس سے
ظلم کی دادرسی مین ہماری ناقابلیت یا نارضامندی صاف صاف ثابت ہو خواہ مظلوم ادنےٰ
ہو یا اعلےٰ گورا ہو یا کالا تو یہ امر ملکِ ہند مین دولتِ برطانیہ کے لیے مالی یا فوجی انقلاب
کی نسبت زیادہ سُبکی کا باعث ہوگا اور جب سُبکی کا باعث ہوا تو زیادہ خطرناک بھی ہوگا۔ یہ
راے جو سر فٹنر جیمز سٹیفن نے ظاہر کی ہے ٹھیک ٹھیک اُس اُصول کو بتاتی ہے جسکے
باعث ہند مین انگریزون کی سلطنت قائم ہے اور جو اُسکی تدبیرِ ملکی کا رہنما ہے۔ اور صاحبو!
مین خیال کرتا ہون کہ جس فعلِ شہنشاہی کی آج ہم نے تکمیل کی ہے اُسکے خاص معنی یہی ہین
کہ اُصولِ مذکورۂ بالا کو اُسکے سب سے بڑے شارح یعنی حضرت ملکۂ معظمہ نے احتشام کے ساتھ
منظور فرمایا ہے اور برملا مانا ہے۔ لیکن لقبِ شہنشاہی کے اعلان کے معنی کچھ اَور بھی ہین
یعنی یہ کہ آج سے شاہِ برطانیہ نے اور اُسکی وجہ سے قوم انگریز نے اِس امر کی ذمّہ واری لی ہے
کہ اِس سلطنت کو قائم رکھینگے اور اُسکی حفاظت کرینگے۔ آپ سب صاحبون کو بیشک یاد
ہوگا کہ تھمسٹکلیز یونانی یہ فخر کیا کرتا تھا کہ مین چھوٹی ریاست کو بڑی ریاست بنا سکتا ہون
مگر حال کے زمانہ مین ملکی مدبّرون کی ایک ایسی جماعت نکل پڑی ہے جسکے نزدیک بظاہر
ملکی تدبیر کا کمال اِسی مین ہے کہ جہانتک ممکن ہو بڑی سلطنت کو گھٹا کر چھوٹی ریاست
بنائین۔ قوّتِ شہنشاہی جو اپنے فرائض سے آگاہ اور اپنے حقوق پر معتمد ہے اُسکی ایسی شاندار
اور پُر تاثیر نمائش جو آج ہمکو دیکھنی نصیب ہوئی ہے اور جسکی شرکت ہماری دوامی عزت کا موجب
ہوگی اُس سے اِس حقیر مسئلہ کے معتقدون کو جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے پُر معانی اور کافی ایما اِس

امر کا ہو گا کہ اعلیحضرت ملکہ معظمہ مثل ملکہ الزبتھ آنجہانی عورت کے کمزور قالب مین بڑے بڑے
ذی اقتدار بادشاہون کا سا دل و دماغ رکھتی ہین اور اِس سلطنت سے متعلق جو کام اُنکے زیر نظر
ہے کسی حالت مین اُس سے دست بردار نہو نگی اور اِس بڑی میراث کو جو اُن کی اولاد کے
لیے بطورِ امانت اُن کے قبضہ مین ہے کسی دشمن کے حوالہ نہ کرینگی - مگر صاحبو! اِن وعدون کے
پورا کرنیکے لیے ضرور ہے کہ ملکہ معظمہ اِس ملک کے افسرانِ اہلِ قلم اور اہلِ سیف پر تکیہ کرین اور
یہ تکیہ وہ فخر اور یقین کے ساتھ کر سکتی ہین - کیونکہ مجھے یقین ہے کہ شاہِ برطانیہ کی وسیع سلطنت
مین جو مختلف ملکون مین پھیلی ہوئی ہے کسی جگہہ کے ملازم اِس ملک کے ملازمون سے زیادہ
لائق اور دل چلے اِس ملک کے ملازمون سے زیادہ فہم و فراست اور تندہی سے کام کرنے والے
اور اِس ملک کے ملازمون سے زیادہ اعتبار اور عنایتِ خسروانہ کے سزاوار نہین ہین - چونکہ
مین اسوقت اپنے تئین بعضے ایسے صاحبون سے مخاطب پاتا ہون جو منتظمانِ ملک کی اُس حیرت افزا
جماعت کے نہایت ممتاز قائم مقام ہین جنسے سلطنت ہند نے نشو و نما پائی اور جنسے اُسکو استحکام
پہنچا پس ایسے خوش موقع پر میرا یہ کہنا نہ صرف اُن صاحبون سے جو کونسل کے ممبر اور سلطنت
ہند کے بڑے بڑے صوبون کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر ہین بلکہ گورنمنٹ ہند کے اُن ملازمون
سے بھی جن سے واقف ہونیکی مسرت مجھکو حاصل ہے بیجا نہو گا کہ آپکی حسن لیاقت اور بیغرضانہ
تندہی کا جو رفاہِ رعایا مین آپ سے ظہور مین آئی ہے میرے دل پر بڑا اثر ہے اور جو بیبہا
مدد مجھکو آپ سے پہنچی ہے اُسکا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اے عالیجناب صاحبان
گورنر مدراس و بمبئی! آپ اِس عظیم الشان جلسہ مین کسیقدر ذاتی تصدیعہ گوارا کر کے شریک ہوئے
ہین - آپ نے اِس بڑے فرض کے ادا کرنیکے لیے اپنے اور فرائض کی ذاتی نگرانی اور پیروی کو
ملتوی رکھا ہے اور وہ فرائض ایسے ہین کہ ہر وقت محنت طلب اور ضروری مگر اسوقت خصوصاً
پُر تردّد ہین - لیکن مجھکو یقین ہے کہ اِس جلسہ کا نتیجہ سلطنت کے عام نفع اور بہبود مین خلل انداز
نہو گا بلکہ بہت مفید پڑیگا کیونکہ یہان آپکی موجودگی کے سبب سے ہمارے مشورون کو روشنی

اور ہماری تدابیر کو اتفاق ویکدلی حاصل ہوئی ہے جیسا جو اب میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنے اپنے گلاس بھر لین اور سب ملکر عُلیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کی درازی عمر و تندرستی و امن و امان و اقبال سندیکا جام نوش کرنے مین میرے شریک ہون - سب نے اس ٹوسٹ کو شوقِ دلی سے پیا ✣

دعوتِ نوّاب گورنر بمبئی

دوسری جنوری کو شام کے وقت دہلی مین نواب گورنرِ بمبئی کی دعوت ہوئی - اور چونکہ سر فلپ وُڈ ہوس صاحب گورنر بمبئی عنقریب اپنے عہدہ سے علیحدہ ہونیکو تھے اِس لیے نواب وَیسرائے و گورنر جنرل بہادر نے اُنکی صحت کا جام پینے کی آرزو کرنے سے پیشتر یہ تقریر کی

اے خاتونان و صاحبان ! ہمارے ممتاز مہمان عالیجناب گورنرِ بمبئی کی صحت کا جام میرے ساتھ شریک ہوکر پینے سے جو آپکو چند لمحے توقّف کرنا پڑیگا اُسکے واسطے مین آپ سے معافی نہین چاہتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ اُسکی کچھ ضرورت نہین - اے خاتونان و صاحبان ! ایسے لوگ بہت کم ہونگے جنہون نے اِس قدر مختلف اور اتنی متواتر خدمتین کی ہون جتنی سر فلپ وُڈ ہوس نے کین ہین - میرے دوست اور مہمان کے سلسلۂ ملازمت کا آغاز میرے نزدیک ہر معنی مین پامی[۱] ہے کیونکہ وہ ملکِ سراندیپ سے شروع ہوا جہان کا خُرما ایک عالم مین مشہور ہے - لیکن اِس سلسلہ کی ترقی نے لاطینی زبان کی اِس مثل کو کہ "جس نے پام (گوے سبقت) حاصل کی ہے وہ اُسے اپنے پاس رکھے" معکوس کر دکھایا - یعنی جناب ممدوح نے جس عجلت کے ساتھ پامی لیاقت حاصل کی وہی انکی لیاقت کو سراندیپ کے پام سے لے اُڑی - اور پہلے آبادی ہنڈیوراس پھر ڈمریرا اور پھر راس امید مین

[۱] پام کے معنی انگریزی مین درخت خرما ہین اور اُسکی شاخ یا پتے کو بھی کہتے ہین اور یونانیون مین دستور تھا کہ جو لوگ کوئی بڑا معرکہ مار کر آتے تھے وہ کھجور کی ٹہنی اپنے سر پر لگاتے تھے اس رسم کے سبب یہ لفظ بمعنی فتح و اقبال و فضیلت و سبقت بھی مستعمل ہے - پامی - شیرین - فتحمند - اقبال مند ✣

لیے پھری - راس امید کی بڑی بستی کا انتظام سر فلپ وُڈہوس نے ایسی نمایان لیاقت اور استحکام کے ساتھ کیا کہ ملکۂ معظمہ کی گورنمنٹ نے انکی خدمات کو بڑی خوشی سے ایک اور وسیع و مشہور تر میدانِ لیاقتِ انتظام مین اُتارا - انگلستان کا ایک مضمون نگار ہیزلیٹ کہا کرتا تھا "کہ لندن کے کارخانون مین جو شاگرد بیٹھتے ہین اگر اُن مین سے کوئی لڑکا لارڈ میئر کی گاڑی کو دیکھکر نہ سراہے اور دنیا بھر کی چیزون سے اُسے اچھا نہ بتائے تو وہ اُن خیالات سے بے بہرہ ہے جو اُسکے مرتبے کے شایان ہین - اور غالب ہے کہ ایسا شخص ایک نہ ایک دن پھانسی پائے" اسی طرح اس ملک مین ایسے لوگ بہت کم ہونگے جو بمبئی جیسے بڑے اور آباد ان احاطہ کی گورنمنٹ کا پانا بڑی سے بڑی عزت نہ سمجھتے ہون - اور جو نہین سمجھتے وہ گدھے ہین اور حقیقت مین پھانسی ہی پانیکے قابل ہین - اسے خاتونان و صاحبان! جنابِ ممدوح پانچ برس سے اس بڑے احاطہ مین حکمران ہین - اور اب بخواہشِ آسایش با توقیر اُس سے علٰحدہ ہونیوالے ہین - اس بات سے اُنکے بہت سے دوستون کو افسوس ہے - اسے خاتونان و صاحبان! مجھے ابھی یہ دیکھکر کہ جنابِ ممدوح کے شرم آلود رخسارون پر آثارِ تبسّم نمایان ہوئے ہین یکایک یہ بات یاد آئی کہ شرم لیاقت کا جامہ ہے - اور مین اس خیال سے کہ شرم کے آثار زیادہ نمایان نہون اب اس امر کا تذکرہ نہین کرونگا کہ جنابِ ممدوح کو گورنمنٹ بمبئی کے انتظام مین کیا کیا کامیابی حاصل ہوئی ہے - مجھکو یقین ہے کہ جنابِ ممدوح مجھے اس امر کے تذکرہ کی اجازت دیکر میرے دل پرسے ایک بارِ گران اُتارینگے کہ مین بذاتِ خود جناب کا دل سے شکرگزار ہون کیونکہ مین جب سے مملکتِ ہند مین آیا ہون جناب کی طرف سے مجھے بہت عمدہ اور سنجیدہ مدد پہنچی ہے - ساتھ ہی مین یہ بھی چاہتا ہون کہ احاطۂ بمبئی پر جو یکایک سخت مصیبت ٹوٹ پڑی ہے اُسکے دفع کرنیکی جناب ممدوح نے بڑی دانائی کے ساتھ جو عمدہ تدبیرین کی ہین اُسکی مبارکباد دیکر ایک سرکاری فرض ادا کرون - گورنمنٹ بمبئی کی خدمتین اور اُس احاطہ مین جو اسوقت قحط نازل ہو رہا ہے اُسکے دفع کرنیکی تدبیرین گورنمنٹ ہند کے پرلے درجہ کی شکرگزاری کی

مستوجب اور ایک دراز و ممتاز سلسلۂ خدمات کا موزون اور عمدہ خاتمہ ہین - اے خاتونان و صاحبان! شاید آپ کو یاد ہو کہ آیڈی سن نے سپکٹیٹر[۱] (نظارگی) مین لکھا ہے کہ مین نے کوئی ایسا زیرک آدمی نہین دیکھا جسکو سب لوگ پسند کرتے ہون - مین جانتا ہون کہ اگر آیڈی سن ہمارے دوست سر فلپ وُڈ ہوس کو دیکھتا اور انکے سلسلۂ خدمات کا نظارگی ہوتا تو ایسی بات کبھی مُنہ سے نہ نکالتا اور سپکٹیٹر مین بھی نہ لکھتا - اے خاتونان و صاحبان! اب مین یہ التماس کرتا ہون کہ آپ اپنے اپنے گلاس بھر لین - مجھے یقین ہے کہ آپ سب صاحب اس تمنّا مین میرے ساتھ دل سے شریک ہونگے کہ سر فلپ وُڈ ہوس مدّتِ دراز تک صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رہین - اور اپنے ملک کی جو خدمتین انہون نے باہر کی ہین اُنکا صلہ وطن مین پائین - اے خاتونان و صاحبان! اب آپ ہمارے معزز مہمان سر فلپ وُڈ ہوس گورنرِ بمبئی کی صحت کا جام نوشِ جان فرمائین ؞

جام بڑی گرمجوشی کے ساتھ پیا گیا اور سر فلپ وُڈ ہوس صاحب نے جواب مین یہ ارشاد فرمایا -

اے خاتونان و صاحبان! جس دلی شوق سے آپنے میری صحت کا جام پیا ہے اور جس عنایت سے عالی جناب نواب وکیسرائے بہادر نے اسکی تحریک کی ہے اُسکا شکریہ ادا کرتے وقت میرا دل قطعًا یہ گواہی دیتا ہے کہ میرا جو اعزاز کیا گیا ہے مین اُسکا کچھ استحقاق نہین رکھتا اور میری جو تعریفین ہوئی ہین مین اُنکے لائق نہین ہون - ہے تو صرف اتنی بات ہے کہ مین آج اپنے تئین کُل ملازمانِ سِوِل بلکہ کُل ملازمانِ ممالکِ محروسۂ سرکارِ انگلشیہ مین قدیم الخدمت دیکھتا ہون - اعلیحضرت ملکۂ معظّمہ کے ملازمون مین سے اس وقت شاید کوئی ایسا نہو گا جو یہ کہہ سکے کہ مین ۱۸۲۹ء مین ہند کے کسی علاقہ مین رائٹر ہو کر وارد ہوا تھا - اس قدامت کی حیثیت سے اس وقت مین آپ کے روبرو حاضر ہون - اور اسی حیثیت سے مین بہت خوشی سے جنابِ ممدوح کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جناب نے میری ان خدماتِ دیرینہ کی نسبت مستحسن رائے

[۱] اسکے معنی تماشا دیکھنے والا ہین اور یہ ایک کتاب کا نام ہے جس مین آیڈی سن کے مضامین جمع ہین ؞

ظاہر فرمائی - مگر اس وقت ایک اس سے بھی بڑھکر مسرت بخش کام میرے روبرو پیش ہے -
وہ یہ ہے کہ شاید سب سے پہلے مین اس عظیم الشان جلسہ کی رسومات کے اختتام پر آپ کو مبارکباد
دیتا ہون - بیشک مین اُن تردّدات و تفکّرات سے کما حقّہ واقف نہین جو جناب کو کئی مہینے
سے اسوقت تک برابر پیش آتے رہے ہین - مگر مین اس قدر جانتا ہون کہ اگر جناب چاہتے تو
اس رسم ہمایون کو اس وقت سے بہت پہلے ادا کر دیتے اور بہت سی تکلیفین اور دقّتین
جو اس وقت پیش آئی ہین اُن سے محفوظ رہتے - جب مین نے اول ہی اول اس عظیم الشان
جلسہ کے قرار پانیکی خبر سنی اُسی وقت مجھکو یقین ہوا کہ اسکے سرانجام مین بے تأمّل
جناب کو اخیر وقت تک بڑی دقّتین لاحق ہونگی - پس امید ہے کہ آپ میری جانب سے
اور یقین ہے کہ جملہ حاضرین کی جانب سے بھی مبارکباد قبول فرمائینگے کہ یہ رسم سعید جسکے
جلوہ سے کل ہم شادکام ہوئے ہین بخیر و خوبی انجام کو پہنچی - اور مجھے بھروسا ہے کہ جبتک
آپ یہان حاکم اعلےٰ ہین جو کچھ یہان کل ہوا ہے اُس مین سے کسی امر کی نسبت آپ کو کسی وقت
بھی افسوس نکرنا ہوگا - مین پھر اپنی طرف سے اور اجازت ہو تو کل ملازمان سول مین قدیم الخدمت
ہونیکی حیثیت سے گزارش کرتا ہون کہ میرے نزدیک ہم سب اس وجہ سے بھی آپ کے شکرگزار
ہین کہ آپ نے ہمکو ایسے موقع پر طلب فرمایا کہ ہم اُن بہت سے بڑے بڑے اور لئیق اور
نیک نہاد اہل آئرلینڈ و سکاٹ لینڈ و انگلینڈ کے قائم مقام اگرچہ ناچیز قائم مقام ہین جن سے
اس سلطنت کی بنیاد پڑی اور استحکام کو پہنچی - اُن ہی لوگون کی لیاقت اور سرگرمی اور حُبّ
وطن کا سبب ہے کہ اعلیٰحضرت ملکۂ معظمہ آج اُس خطاب کا استحقاق رکھتی ہین جس کا اس
شان و شکوہ کے ساتھ اعلان کیا گیا ہے انہی لوگون کا طفیل ہے کہ آج ہندوستان کے والیان
ریاست باہم دوستانہ ملتے جُلتے ہین - اور اُن مراتب اعزاز کے لائق ہوئے ہین جو اس وقت
اُنکو دیے گئے ہین - سارا ملک اُنکا ممنون احسان ہے کہ اُنہی کی بدولت امن کے فوائد سے جو چند
سے مملکت ہند مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک کیا ہماری عملداری مین اور کیا اُس

عملداری مین جسکو غیر عملداری کہتے ہین یہ ممکن نہین کہ رعایا پر ظلم ہو اور اُسکو یہ یقین نہو کہ سلطنتِ عظمٰے ہماری حمایت کریگی - ہم جو آج اُن لوگون کے قائم مقام ہین ہمارا بھی یہان موجود ہونا میرے نزدیک انسب ہے تاکہ جو کارہاے نمایان وہ لوگ کر گئے ہین ہم اُن کو تازہ کرین - ہماری تعداد بیشک تھوڑی ہے اور ضرورۃً تھوڑی ہے کیونکہ ہم اسکو بڑھا نہین سکتے اور اسلیے ہمارا جلال ہندوستانی والیانِ ریاست کے جلال سے بہت کم معلوم ہوتا ہے - مگر باوجود اسکے ہم حاکمانِ ملک ہین اور رہینگے - اور ضرور ہے کہ رہین - یہ میرا پختہ عقیدہ ہے - اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس ملک مین ہم دانائی اور ملائمت اور شفقت کے ساتھ حکومت کرینگے - مجھکو یقین ہے کہ ہم دانائی اور شفقت سے حکومت کرتے رہینگے اور جناب نے جو کلمات کل اپنی تقریر مین فرمائے ہین اُنپر بھروسا رکھینگے - اُن کلمات کی رو سے ہم یہ بات کہہ سکتے ہین کہ اس ملک مین ہماری حکمرانی کا وہی نتیجہ ہوگا جو جناب نے فرمایا ہے - جناب نے ملازمان سول اور اس ملک مین ملکۂ معظمہ کے جتنے ملازم ہین اُن سب کی نسبت نہایت تحسین وآفرین کے کلمات ارشاد فرمائے ہین - اور اُن کے استحقاق کو نہایت شدّ ومد کے ساتھ تسلیم کیا ہے - آپنے اسبات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ ملازمانِ مذکور مین سے نہایت ممتاز لوگون کی خدمات کا صلہ تجویز کرنے مین آپ کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین - اور مجھکو بھی یقین ہے کہ پیش آئی ہونگی - پھر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اعلیحضرت ملکۂ معظّمہ کا ارادہ ہے کہ امپائر برٹش انڈیا کا ایک طبقہ مقرر فرمائین - پس امید ہے کہ میری اس گزارش مین کچھ بے تہذیبی متصوّر نہوگی کہ یہ طبقہ اس طرح پر قائم کیا جائیگا کہ جو لوگ ابتداءً اس سے شرف اندوز ہونگے وہ اسکو نہایت اعزاز کا نشان سمجھینگے - اور اگر آیندہ جناب کے خیال مین یہ بات آئیگی کہ بعض لوگون کی خدمات کا صلہ اس موقع پر خاطرخواہ نہین ملا تو یہ طبقہ جناب کے ہاتھ مین اُن کے اعزاز کا ذریعہ ہو جائیگا - اور مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگون کے صلہ دینے سے جناب کو بہت مسرّت ہوگی - اے خاتونان وصاحبان! مین زیادہ تصدیع اوقات نہین کرتا - اور آپکا نہایت

شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میری صحت کا جام بڑی عنایت سے نوش فرمایا ۔

سپاسنامون کے جواب ۔

چہارشنبہ کے دن ہندوستان کے تمام اضلاع سے ڈپوٹیشن یعنی ناموران ہند حضور گورنر جنرل و ویسرائے بہادر کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔ نواب ممدوح نے انجمن پنجاب کے سپاسنامہ کے جواب مین یہ ارشاد فرمایا ۔

مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ آپ یہ بات پہلے سے جانتے ہین کہ لاہور کالج کی کامیابی جسکی طرف آپکی انجمن کو توجہ ہے اسکے ساتھ میرا تعلق خاطر ہے ۔ اور میری یہ تمنا ہے کہ کالج مذکور کے تعلیمی فوائد کو وسعت اور ترقی دیجاوے ۔ ہمارا ارادہ ہے ۔ کہ جہانتک جلدی ہوسکے واضعان آئین و قوانین کی کونسل مین اس غرض سے ایک مسودہ پیش کیا جاوے کہ کالج مذکور کو یونیورسٹی کا مرتبہ اور مدارج علمی کے عطا کرنیکا اختیار دیا جاوے ۔ آپ جانتے ہین کہ یہ کام ایک آئین کے وضع کیے بغیر نہین ہوسکتا ۔ لیکن اب امید ہے کہ جس وقت ضروری مراتب طے ہوچکینگے یہ اقرار جو اس وقت آپکے ساتھ کیا گیا ہے پورا کیا جاویگا ۔ نئی یونیورسٹی کی آئندہ کامرانی اور بہتری ان فوائد پر مجھکو بڑا وثوق ہے جو اسکی ترقی سے بذریعہ اہتمام ڈاکٹر لائٹنر مترتب ہوسکتے ہین صاحب موصوف کو تعلیم کے باب مین کامیاب کوششون کے سبب تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ شہر وی آینا کی علمی مجلس سے جہان یورپ کی سب قومون کے عالم جمع تھے اعزاز حاصل ہوچکا ہے ۔ یہ امر کچھ انہی کے اور انجمن پنجاب ہی کے لیے باعث افتخار نہین ہے بلکہ ہند اور ہم سب کے واسطے بھی فخر کا سبب ہے ۔ سرحدی صوبہ جسمین آپ رہتے ہین وہان انگریزی علاقہ سے پرے بھی تعلیم کے لیے بہت وسعت موجود ہے اور ایک ایسا جنگل میدان پڑا ہے جہان ابھی تعلیم کا بیج بویا نہین گیا ۔ اس کھیت مین علم کا بیج بونے کے واسطے کوئی بیت العلوم آپکے بیت العلوم سے زیادہ لائق نہین ہے ۔ اور مین اسی وجہ سے

خوشی کے ساتھ اُسکی تاثیر بڑھانیکا ذریعہ بنتا ہون - کلکتہ یونیورسٹی نے جو معیارِ تعلیم مقرر کیا ہے وہ میرے نزدیک ہندوستان کی اور سب یونیورسٹیون کے معیار سے بیشک بالاتر ہے - لیکن مجھکو اس مین کلام ہے کہ اُس یونیورسٹی سے پنجاب اور ممالکِ مغربی و شمالی کے باشندونکو جنکے وطن سے وہ دُور ہے اور جنکے خیالات سے بھی مناسبت نہین رکھتی وہ سارے تعلیمی فواید حاصل ہو سکتے ہین جو یقیناً آپکے بیت العلوم کی روزافزون کارروائی اور تاثیر سے پہنچ سکتے ہین جب کہ اُسکو زیادہ حقوق دیے جائین اور زیادہ قوی شوق انگیز سامان عطا کیے جائین ❊

ہندوستانی مہتممانِ اخبارات کے تہنیت نامہ کے جواب مین عالیجناب نواب ویسرائے بہادر نے یہ ارشاد فرمایا -

مجھے پھر افسوس کرنا پڑتا ہے کہ مجھکو اس قدر فرصت نہین ہے کہ بہت سے ارادت آگین [illegible] جو آج میرے روبرو پیش ہوئے ہین اُنکے جواب کما حقہٗ دے سکون - اور ہندوستانی مہتممانِ اخبارات کے تہنیت کے جواب مین قاصر رہنے سے زیادہ تر افسوس ہے کیونکہ اس تہنیت نامہ مین اعلیٰحضرت ملکۂ معظمہ کے ساتھ رعایا کی ارادتمندی و جان نثاری کا اظہار بڑی فصاحت کے ساتھ کیا گیا ہے - مین ایسا جانتا ہون کہ اگر مجھکو ملکۂ معظمہ کی ہندوستانی رعایا کی ہواخواہی و وفاداری مین ذرا بھی تامل ہو تو مین اس ملک مین حضرتِ ممدوحہ کی طرف سے نائب السلطنۃ ہونے کے لائق نہین ہون - لیکن مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ آپ جو ہندوستانی رایون کا عام و خاص آئینہ ہین اس ارادتمندی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ ملکۂ معظمہ کی دیسی رعایا کو خطابِ قیصرِ ہند اختیار کرنے سے علی العموم مسرت و خوشی حاصل ہوئی ہے - صاحبو! ہر ایک کا خوش کرنا ممکن نہین اور یہ توقع نہین کی جا سکتی کہ میری گورنمنٹ کی بات ہر ایک کو پسند آئے لیکن اگر بلا تعصب نکتہ چینی کی جائے تو مین اُسکو پولیٹکل زندگی کے لیے نسیم صحت بخش سمجھتا ہون اور مجھکو بھروسا ہے کہ ہندوستانی مہتممانِ اخبارات جن کے قائم مقامونکو دہلی مین بلانے سے مجھے بڑی مسرت ہوئی سرکار کی کارروائی پر نکتہ چینی کرنیکے استحقاق کو بُری طرح سے کام مین نہین لائینگے - اور اپنے فرائض کو بھول نہ جائینگے ❊

ہندوستان کے تمام اضلاع کے مختلف تہنیت نامونکے پیش ہونے مین پانچ گھنٹے لگے - عالیجناب ویسرائے صاحب بہادر نے ہر ایک تہنیت نامہ کا علیحدہ علیحدہ جواب دیا مگر یہان اُنکے درج کرنیکی گنجایش نہین ❊

گیارھوان باب

کُل قلمروِ ہند کا جشن

جلسۂ قیصری تو صرف دہلی ہی مین ہوا تھا لیکن ممالکِ ہند مین اس سرے سے اُس سرے تک نہ کوئی صدر مقام ایسا تھا اور نہ کوئی ہندوستانی دربار جہان اعلانِ خطابِ قیصری کا یوم سعید روزِ عید نہ مانا گیا ہو - دہلی مرکزِ اجتماعِ عام تھا وہان سلطنت کے سارے اُمرا اور رؤسا سے تابعین کے روبرو اعلان کیا گیا کہ جزائرِ برطانیہ کی ملکہ قیصرۂ ہند ہین - وہان ہند کے ویسراے اور احاطون کے گورنرون نے گورنمنٹ کے بڑے بڑے افسرون سے جو ہند کے ہر ایک علاقہ سے آئے تھے اور ہندوستانی ریاستون کے فرمانروایون اور ممالکِ قرب و جوار کے سفیرون سے ملاقاتین فرمائین اور سبکے ساتھ شاہانہ مدارات سے پیش آئے - درحقیقت اس جلسے مین اول سے اخیر تک عام مہمان نوازی رہی - ویسراے صاحب کے عالیشان لشکر مین اسّی مہمان برابر وارد رہتے اور کھانے پر اکثر ایک سو بیس صاحب بیٹھتے تھے - گورنر اور لفٹنٹ گورنر اپنے لشکرون کی آرایش اور مہمانون کی خاطرمدارات مین ایک دوسرے سے سبقت لیجانی چاہتے تھے ٭

اس تقریب کی خوشی اور دھوم دھام صرف دہلی ہی مین نہ تھی بلکہ قلمروِ ہند کے کل علاقون مین درۂ خیبر سے لیکر شرقی سرحد کے پہاڑون اور جنگلون تک اور کوہِ ہمالیہ سے سیت بند رامیشور تک جو ہند اور لنکا کے مابین واقع ہے یہی خطابِ قیصری کا اعلان تھا اور یہی جلسے اور شادیانے تھے ٭

خاص خاص مقاموں مین جو کارروائی ہوئی اُس کا بیان لاطائل ہے کیونکہ سب جگہ ایک ہی قسم کی خوشیون کا ساز و سامان تھا اور ایک ہی قسم کی ارادتون کا اعلان تھا۔ جو لوگ منتخب و ممتاز تھے اُن کے رہنے کے واسطے تو ڈیرے خیمے کھڑے تھے اور باقی ہزارون تماشائی یون ہی کھُلے میدان مین پڑے تھے۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی مین خاصکر یہی حال تھا۔ ہر جگہ اعلےٰ سے اعلےٰ عہدہ دارنے اور ریاستون مین پولیٹکل افسرون نے اشتہارِ خطابِ قیصری انگریزی اور دیسی زبان مین پڑھا۔ سلامی کی توپین سر ہوئین۔ سپیچین پڑھی گئین۔ اور قومی گت کے باجے کی سُریلی آواز سے گنبدِ فلک گُونج اُٹھا۔ پھر ہر جگہ کھیل کود۔ ناچ رنگ۔ آتشبازی۔ روشنی اور اور دل لگی کی باتین ہوئین۔ ہزارہا غریبون کو کھانا ملا۔ بچّون کو مٹھائی بٹی۔ جو لوگ متموّل تھے اُنھون نے خود بخود مدرسون۔ شفاخانون۔ دوا خانون کے لیے چندے دیے۔ ایک جگہ کے فیّاض زمینداروں نے ایک نئے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہزارہا روپیہ دیا کہ جلسۂ قیصری کا یادگار رہے اور قیصرِ ہند کا نام اس سے برقرار رہے۔ ایک مقام پر اس تقریب کی یادگار مین پُل تعمیر کرنیکی تجویز ٹھیری۔ اور ایک جگہ ٹون ہال بنانا قرار پایا۔ بعض شہرون مین ذی جاہ ہندوستانیون نے قیصرِ ہند کی خدمت مین پیش کرنیکے لیے تہنیت نامے تیار کیے۔ بعض جگہ گیت بنائے گئے۔ اور اس تقریب کی تہنیت مین گائے گئے ✤

یہ جشن اور خوشی جس قدر عام اور جیسی دھوم دھام سے سرکارِ انگریزی کے علاقہ مین ہوئی ویسی ہی ہندوستانی ریاستون مین بھی ہوئی۔ یعنی جس طرح پنجاب۔ ممالکِ مغربی و شمالی۔ اودھ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ ممالکِ متوسطہ اور برٹش برہما کے اندر ظہور مین آئی۔ اُسی طرح راجپوتانہ وسطِ ہند۔ بڑودہ۔ حیدرآبادِ دکن اور میسور مین بھی اُس کا اظہار ہوا۔ بلکہ جو مقامات ہندوستان سے باہر ہین مثل زنگبار۔ مسقط۔ بوشہر اور عدن اُن

ہین بھی ایسے ہی شان وشکوہ کے ساتھ جلسے کیے گیے

اکثر ہندوستانی ریاستون مین بہت سے قیدی رہا کیے گیے - ہند مین مثل[1] اور ملکون کے ایسے موقعون پر قیدیون کا چھوڑنا مراحم سلطانی مین سے سمجھا جاتا ہے - اسکے سوا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسکے سبب کمتر سے کمتر درجہ کے آدمیون کو بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی بڑی تقریب ہوئی ہے ہندوستانی ریاستون مین اس باب مین کچھ دقت پیش نہین آئی کیونکہ وہان اکثر قیدی وہ لوگ ہوتے ہین جن سے وہانکا حاکم یا اسکے اہلکار ناراض ہوئے ہون کسی جرم کا ارتکاب نہوا ہو - برخلاف اسکے سرکار انگریزی کی عملداری مین معدود لوگون کے سوا قیدی وہ لوگ ہوتے ہین جن سے حقیقت مین کوئی جرم سرزد ہوا ہو - اسواسطے یہان کسی قدر اندیشہ تھا کہ اگر قیدی بے سوچے سمجھے رہا کیے جائین تو مبادا کوئی فساد اٹھ کھڑا ہو - یا جرم زیادہ وقوع مین آنے لگین ٭

سرکار انگریزی کے علاقہ مین قیدیون کی رہائی کا جو انتظام کیا گیا تھا اسکی کیفیت ضمیمہ مین درج ہے - اس انتظام کے موافق بہت احتیاط کے ساتھ قیدی چنے گیے - اور عموماً وہی قیدی رہا ہوئے جو کسی ناگہانی ترغیب کے پھندے مین پھنس گیے تھے - کسی اور طرح بدکار نہ تھے - دیوانی کے قیدی جنکے قرضہ کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ نہ تھی وہ بھی انمین شامل[2] تھے - غرض سب سولہ ہزار قیدی یعنی کل مین سے دسوان حصہ رہا ہوئے ٭

---

[1] بہت سے رئیس اور سردار جو دہلی کے دربار قیصری مین موجود تھے انہون نے بھی ارادتمندی کا اظہار خوب دھوم دھام سے کیا گیا - ان مین سے جو صاحب فہرست ذیل کے نام لکھے جاتے ہین بنگال اور شمالی ہندوستان مین - راجہ [illegible] مہاراجہ [illegible] نواب [illegible] - پنجاب مین - ریاستہائے پٹیالہ - کپورتھلہ اور پہاڑی ریاستون کے راجہ - مدراس مین مہاراجہ [illegible] - [illegible] نواب [illegible] ایدر و کولاپور - نواب جوناگڑھ اور کاٹھیاواڑ کے بہت سے سردار ٭

[2] سیونی واقعہ ممالک متوسط مین بہت سے قیدی ایک ساہوکار کی ڈگریون کے سبب قید تھے جب ساہوکار نے [illegible] سو روپیہ سے کم کے قیدی [illegible] ہین انکا قرضہ سرکار ادا کرتی ہے تو اس نے [illegible] کے شکریہ اور اپنی ارادت کے اظہار مین [illegible] قیدیون کو بھی رہا کرا دیا ٭

قیدیون پر اِس رہائی سے ایک خاص اثر ہوا - اہلِ ہند کی عادت ہے کہ جبتک خوشی یا غم کا سبب نہین معلوم ہو جاتا اُن سے اُس کے آثار ظاہر نہین ہوتے - اعلانِ خطابِ قیصری کے دن جب قیدیون سے کہا گیا کہ تم رہا ہوئے تو وہ سنتے ہی ہکا بکا رہگئے نہ اپنی رہائی کی حقیقت کو سمجھے نہ اُس کے سبب کو جانا - ایک جگہہ کا حال لکھا ہے کہ جب قیدی رہا ہوئے اور اُن کو پہننے کے لیے کپڑے اور گھر پہنچنے کے لیے خرچ ملا تو وہ اِس کو ایک خواب سمجھے لیکن جس وقت اُن کو معلوم ہوا کہ ملکۂ وکٹوریا نے ہمین رہا کرایا ہے اور یہ قیصرِ ہند کی خسروانہ مرحمت ہے اُس وقت اُن کا شک اور وہم سب رفع ہوگیا اور ہر ایک کے چہرہ پر مسرّت و خوشی کے آثار نمایان ہوگئے - پھر تو سارے قواعد و ضوابط کو بھول - غٹ کے غٹ اکٹھے ہو - خوشیان مناتے - چیختے چلّاتے اپنے اپنے گھر کو روانہ ہوئے - اور یہ دیکھا گیا کہ مردون کی نسبت عورتون نے زیادہ خوشی منائی *

جن افسرون نے رہائی کے واسطے قیدی منتخب کیے تھے اصل یہ ہے کہ وہ قابلِ تحسین ہین کیونکہ رہا شدہ قیدیون مین سے بہت ہی کم ایسے نکلے جنھون نے پھر ارتکابِ جرم کیا صرف ایک دو واقعات ایسے ہوئے ہین جن مین رہا کیے ہوئے قیدی پھر گرفتار ہوئے - پورٹ بلیر مین عمر قیدیون کے چال چلن مین ترقی نمایان ہوئی - ابتک یہ قیدی یہ بات جانتے تو تھے کہ اگر نیک چلن رہے تو بیس برس کی قید بھگتنے کے بعد جن مین پندرہ برس تک پورٹ بلیر کی سکونت بھی داخل ہے ہم رہا ہو جائینگے - لیکن بستی نئی تھی - بہت کم آدمی رہا ہوئے تھے - اور باقی قیدیون کو رہائی کی بہت ہی کم امید تھی - اعلانِ خطابِ قیصری کے دن جو قیدی رہا ہوئے تو باقی قیدیون کو نئی امیدین بندھ گئین - خفیف جرائم اور خلاف ورزیٔ قواعد کے جرائم کی تعداد کم ہوگئی -

حالانکہ اس کی ہرگز توقع نہ تھی *

آنریبل سر اڈورڈ کالاویلی صاحب کے سی ایس آئی فرماتے ہیں کہ ایک رہا کیے ہوئے قیدی کی عجیب صورت ہوئی۔ اس شخص کا نیچے کا دھڑ رہ گیا تھا۔ جب اس نے اپنی رہائی کی خبر سنی تو اس قدر تعجب اور خوشی ہوئی کہ جھٹ کھڑا ہو گیا۔ دیکھنے والے سب دنگ رہ گئے مگر وہ صحیح راہ لیکر وہاں سے چلتا بنا۔ اس خوشی نے اس کی رگوں پر کچھ ایسا اثر کیا کہ تھوڑے عرصہ کے لیئے اسکے پیر کھل گیے *

ضمیمہ نمبر ۱

جلسۂ قیصری کے سرکاری اشتہارات

مستخرجہ گزٹ آف انڈیا

اوّل ۔ ملاقاتیں ۔ بازدید کی ملاقاتیں وغیرہ

منگل کے دن ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء کو عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے اعلیٰحضرت شاہِ سیام اور عالیجناب مہاراج ادھراج نیپال کے سفیروں اور نیز رؤسائے مندرجہ ذیل سے اپنے خیمہ میں ملاقات فرمائی اور مراسم معمولی عمل میں آئیں ٭

مہاراؤ راجہ الور
گائکواڑ بڑودہ
مہاراجہ بنارس
نواب بہاولپور
مہاراجہ بھرتپور
مہاراجہ بلرامپور
مہاراؤ راجہ بوندی
رانا ڈھولپور
نظام حیدرآباد

مہاراجہ جے پور
مہاراج رانا جھالاواڑ
راجہ جیند
مہاراجہ جودھپور
مہاراجہ جموں و کشمیر
مہاراجہ کرولی
مہاراجہ کشن گڑھ
مہاراجہ ریوہ
راجہ نابھہ

راجہ ٹہری	مہارانا ہے اودیپور
نواب ٹونک	

بدھ کے دن ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ع کو عالیجناب نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے وسطِ ہند کے رؤسای مندرجہ ذیل سے اپنے خیمہ مین ملاقات فرمائی اور مراسم معمولی عمل مین آئین ❊

مہاراجہ اسنے گڑھ	مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار
بیگم بھوپال	مہاراجہ ہلکر والی اندور
مہاراجہ بجاور	نواب جاورہ
راجہ چھتر پور	مہاراجہ اورچھا (ٹہری)
مہاراجہ چرکھاری	مہاراجہ پنّا
مہاراجہ دتیا	راجہ رتلام
راجہ دیواس	مہاراجہ ریوان
راجہ دھار	راجہ سمپتھر

اسی روز عالیجناب نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے راجپوتانہ و پنجاب کے رؤسای مندرجہ ذیل سے ملاقاتِ بازدید فرمائی ❊

مہاراؤ راجہ الور	راجہ جیند
نواب بہاولپور	مہاراجہ جودھپور
مہاراجہ بھرتپور	مہاراجہ جموں و کشمیر
مہاراؤ راجہ بوندی	مہاراجہ قرولی
رانای دھولپور	مہاراجہ کشن گڑھ
مہاراجہ جے پور	راجہ نابھہ
راج رانای جھالاوار	نواب ٹونکا

مہارانا ہی اودیپور

جمعرات کے دن ۲۸ دسمبر ۱۸۷۶ء کو عالیجناب نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے عالیجناب سلطان مسقط کے معتمدون اور نیز رؤسای مندرجۂ ذیل سے اپنے خیمہ مین ملاقات فرمائی اور مراسم معمولی عمل مین آئین ‡

شاہزادۂ ارکاٹ	نواب مالیر کوٹلہ
ٹھاکر صاحب بھونگر	راجۂ منڈی
راجۂ کہلور (بلاسپور)	ٹھاکر صاحب موروی
راجۂ چمبہ	راجۂ ناہن (سرمور)
راجۂ فریدکوٹ	جام نوانگر
نواب جوناگڑہ	راجۂ راج پیپلا
میر علیمراد خان خیرپوری	راجۂ سُکیت

اسی روز عالیجناب نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے وسط ہند کے رؤسای مندرجۂ ذیل سے ملاقات بازدید فرمائی ‡

مہاراجۂ اجے گڑہ	مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار
بیگم بھوپال	مہاراجہ ہلکر والی اندور
مہاراجۂ بجاور	نواب جاورہ
مہاراجۂ چہترکھاری	مہاراجۂ اورچھا
راجۂ چھترپور	مہاراجۂ پنّا
راجۂ دیواس	راجۂ رتلام
راجۂ دھار	مہاراجۂ ریوان
مہاراجۂ دتیا	راجۂ سمپتھر

جمعہ کے دن ۲۹ - دسمبر ۱۸۷۶ء کو عالیجناب نواب ویسرای و گورنر جنرل بہادر نے عالیجناب خان قلات

و مہارانی صاحبہ تنجور اور رؤسا و امرای مندرجۂ ذیل سے اپنے خیمہ مین ملاقات فرمائی ✤

جاگیردار علی پورہ	راجۂ کوچ بہار
راجۂ بمرہ	سردار کلسیہ
راجۂ بروندا	نواب لوہارو
سلیمان شاہ دیوگڑھیا	مہنت نندگانو
راجہ جانوجی بھونسلہ - دیور	جاگیردار پلدیو
نواب دوجانہ	نواب پاٹودی
رائو جگنی	ٹھاکر پپلودا
راجۂ کھروند	جاگیردار ٹوری فتحپور
مہنت کونڈکا - (چیکادون)	نانا اہیر رائو

اسی روز سہ پہر کے وقت عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے عالیجناب خان قلات اور رؤسای مندرجۂ ذیل سے ملاقات بازدید فرمائی ✤

گائکواڑ بڑودہ	میر علیمراد خان خیرپوری
مہاراجۂ بنارس	مہاراجۂ میسور
ٹھاکر صاحب بھونگر	جام نوانگر
نواب جوناگڑھ	راجۂ راج پیپلا

کچھ رات گئے عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے مدراس کے نواب گورنر بہادر اور بنگال اور ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے صاحبان نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو نشان اور طلائی تمغے اور سپریم کونسل کے ممبرون اور اودھ اور ممالک متوسط اور برٹش برہما اور آسام اور میسور کے صاحبان چیف کمشنر اور حیدرآباد کے صاحب رزیڈنٹ اور صاحبان اجنٹ گورنر جنرل متعینۂ وسط ہند و راجپوتانہ و بڑودہ کو طلائی تمغے عطا فرمائے ✤

ہفتہ کے دن ۳۰ دسمبر ۱۸۷۶ء کو صبح کے دس بجے عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے ممالک غیر کے کانسل (وکلا) سے جو دہلی مین موجود تھے ملاقات فرمائی اور انکو چاندی کے تمغے عطا کئے +

پھر مسٹر لوئس پلی صاحب اور آنریبل ایشلے ایڈن صاحب سی ایس آئی سے ملاقات فرمائی اور اُن کو سونے کے تمغے مرحمت کئے۔ اسکے بعد صاحبانِ سکرٹری گورنمنٹ ہند اور پادری آرک ڈیکن صاحب کلکتہ کو چاندی کے تمغے عطا ہوئے +

ساڑھے دس بجے جنابِ ممدوح نے اُن امرا و شرفا سے ملاقات فرمائی جو صاحبِ حکومت نہیں ہین اور جنکو لوکل گورنمنٹون اور صاحبانِ چیف کمشنر اور صاحبانِ اجنٹ نے دربارِ شاہی مین شامل ہونیکے لئے بلایا تھا +

سہ پہر کے وقت عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے رؤسای مندرجۂ ذیل سے ملاقات بازدید فرمائی +

شاہزادۂ ارکاٹ	راجۂ ناہن
نظام حیدرآباد	مہارانی تنجور

لشکر مین واپس آکر جنابِ ممدوح نے نواب گورنر جنرل بہادر علاقۂ پرتگال واقع ہند اور نواب گورنر بہادر بمبئی سے ملاقات فرماکر انکو طلائی تمغے پہنائے اور نواب گورنر بہادر بمبئی کو ایک نشان بھی عطا کیا بڑے بڑے رئیس و والیانِ ملک جب نواب ممدوح کے خیمہ مین ملاقات کے واسطے آئے تو انکو ریشمین نشان دئے گئے۔ ہر ایک نشان پر رئیس کے خاندان کا نشان زردوزی کام کا کڑھا ہوا ڈنڈے سے پر آویزان تھا۔ اُسکے اوپر تاج شاہی نصب تھا اور ایک تختی تھی جسپر رئیس کا نام لکھا ہوا تھا۔ تمام رؤسا و والیانِ ملک و امرا و شرفا کو اعلیحضرت ملکۂ معظمہ قیصر ہند کی طرف سے سونے اور چاندی کے تمغے علی قدرِ مراتب عطا ہوئے +

جب نشان اور تمغے دیے جاتے تھے تو عالیجناب نواب ویسرائے بہادر رئیس سے یہ تقریر فرماتے تھے +

یہ نشان جسپر آپکے خاندان کا تمغا کڑھا ہوا جگمگا رہا ہے خاص حضرت ملکۂ معظمہ کی طرف سے خطاب

قیصرِ ہند اختیار کرنیکی یادگار مین آپ کو عطا کیا جاتا ہی +
حضورِ ممدوحہ کو امید ہو کہ جب کبھی یہ نشان کھولا جائیگا تو تختِ انگلستان اور آپکے راسخ العقیدت اور شاہی خاندان مین جو رابطہ اتحاد ہے صرف وہی آپکو یاد نہین آئیگا بلکہ یہ بات بھی یاد آئیگی کہ دولتِ عظماے انگلشیہ کی عین تمنا ہو کہ آپکا خاندان ہمیشہ طاقت ور اور اقبال مند اور قائم رہے +
مین اعلیحضرت ملکۂ معظمہ قیصرِ ہند کے ارشاد سے یہ تمغا بھی آپکے زیبِ گلو کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اُس تاریخ سعید کے یادگار مین جو اُسپر منقوش ہو مدت تک آپکو اسکا پہننا نصیب ہو اور سالہاے دراز تک ارثاً آپکے خاندان مین رہے +

دوم - جلسۂ قیصری - یکم جنوری ۱۸۷۷ء

پیر کے دن یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند نے دہلی مین دربارِ قیصری اس غرض سے منعقد کیا کہ اعلیحضرت ملکۂ معظمہ کے خطابِ قیصرِ ہند اختیار کرنیکا اشتہار ہند کے رؤساے والیانِ ملک اور رعایا کو سنایا جاے - یہ دربار خیام و خرگاہ مین منعقد ہوا جو دربار کیواسطے نواب ویسرائے صاحب بہادر کے لشکر کے شمالی طرف میدان مین قائم کئے گئے تھے +
مدراس و بمبئی کے صاحبان نواب گورنر بہادر اور پنجاب اور بنگال اور ممالکِ مغربی و شمالی کے صاحبان نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اور ہند کے نواب کمانڈر انچیف بہادر اور رؤساے والیانِ ملک موجودۂ دہلی اور اُنکے ہمراہی اور گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ دار عالیجناب نواب ویسرائے صاحب بہادر کے تخت کے مقابل اپنی اپنی جگہ رونق افروز تھے اور اُنکی نشستگاہ بشکل ہلال تھی +
تماشائیون کا ایک انبوہِ کثیر دربار کی کیفیت دیکھ رہا تھا اُسمین نواب گورنر جنرل بہادر علاقۂ پرتگال واقع ہند اور عالیجناب خان قلات اور معتمدان سلطان مسقط اور سفیران شاہ سیام و مہاراج ادھراج نیپال اور ایلچی امیرِ کاشغر اور ممالکِ غیر واقع یوروپ و ایشیا و امریکہ کی کانسل (وکلا) اور مختلف قطعات ہند کے امرا و شرفا شامل تھے +

انگریزی فوج جو دہلی مین جمع کی گئی تھی اور رؤسا و امرا کی فوج اور جلوس اور ہمراہی دربار کی ارد گرد مختلف مقامات پر صف بستہ استادہ تھی *

دربار شاہی مین جو رئیسان و والیان ملک مندرجہ ذیل شریک تھے

مہاراجہ اجے گڑھ	راجہ دیواس (شاخ خرد)
جاگیردار علی پور	راجہ دھار
مہاراؤ راجہ الور	رانا ہی دھولپور
راجہ بلاسپور	نواب دوجانہ
راجہ بمرہ	راجہ فرید کوٹ
گائکواڑ بڑودہ	مہاراجہ گوالیار
راجہ بردندہ	نظام حیدرآباد
مہاراجہ بجاور	مہاراجہ اندور
بیگم بھوپال	مہاراجہ جے پور
مہاراجہ بھرتپور	مہاراجہ جمون و کشمیر
ٹھاکر صاحب بھونگر	نواب جاورہ
نواب بہاولپور	مہاراج رانا ہی جھالاوار
مہاراؤ راجہ بوندی	راجہ جیند
راجہ چمبہ	راؤ جگنی
مہاراجہ چھترکھاری	مہاراجہ جودھپور
راجہ چھترپور	نواب جوناگڑھ
مہاراجہ دتیا	سردار کلسیہ

مہاراجہ قرولی
میر خیرپور
راجہ کہروند
مہاراجہ کشن گڑھ
مہنت کونڈکا
راجہ کوچ بہار
نواب لوہارو
مہاراجہ میسور
نواب مالیر کوٹلہ
راجہ منڈی
ٹھاکر صاحب موروی
راجہ نابھہ
راجہ ناہن
مہنت نندگانو
جام نوانگر

جاگیردار پلدیو
راجہ پنّا
نواب پاٹودی
ٹھاکر پلپودہ
راجہ راج پیپلا
راجہ رتلام
مہاراجہ ریوان
راجہ سمپتھر
راجہ سکیت
راجہ ٹہری
نواب ٹونک
راؤ ٹوری فتحپور
مہارانا اودے پور
مہاراجہ اورچھا

سوم سلامی

اعلحضرت ملکہ معظمہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ کلان و آئرلینڈ حامی دین مسیحی و قیصر ہند کی منظوری سے اشتہار دیا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے ملک ہند کے اندر جہان جہان انگریزی عملداری ہے اعلحضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سلامی اکیسوایک توپ اور شاہی جھنڈے اور عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند کی اکتیس توپ ہوا کریگی +

بشرط منظوری اعلحضرت ملکہ معظمہ ہندوستانی رئیسا و والیان ملک کی سلامی کی

ترمیم شدہ فہرست مندرجۂ ذیل اطلاع عام کے لئے مشتہر کی جاتی ہے ٭

سلامی جو ریاست سے متعلق ہے

۲۱ توپ کی سلامی

گائکواڑ بڑودہ
نظام حیدرآباد
مہاراجہ میسور

۱۹ توپ کی سلامی

بیگم (یا نواب) بھوپال
مہاراجہ سیندھیا والی گوالیار
مہاراجہ ہلکر والی اندور
مہاراجہ جموں وکشمیر
خان قلات
راجہ کولھاپور
مہارانا میواڑ (اودے پور)
مہاراجہ ترانکور

۱۷ توپ کی سلامی

نواب بہاولپور
مہاراجہ بھرت پور
مہاراجہ بیکانیر
مہاراؤ راجہ بوندی
راجہ کوچین
مہاراجہ جے پور
مہاراجہ قرولی
مہاراؤ کوٹا
راؤ کچھ
مہاراجہ مارواڑ (جودھپور)
مہاراجہ پٹیالہ
مہاراجہ ریوان

۱۵ توپ کی سلامی

مہاراؤ راجہ الور
راجہ دیواس (شاخ کلان)

راجۂ دیواس (شاخِ خرد)
مہاراجۂ دھار
رانائے دھولپور
مہاراول ڈونگرپور
مہاراجۂ دتیا
مہاراجۂ ایدر
مہاراول جیسلمیر

مہاراج رانائے جھالاوار
میر علیمراد خان خیرپوری
مہاراجۂ کشن گڑھ
راجۂ پرتاب گڑھ
راؤ سروہی
مہاراجۂ سکم
مہاراجۂ اورچھا (ٹہری)

۱۳ توپ کی سلامی

مہاراجۂ بنارس
نواب جاورہ
راجۂ کوچ بہار

نواب رام پور
راجۂ رتلام
راجۂ ٹپرہ

۱۱ توپ کی سلامی

مہاراجۂ اسنجے گڑھ
مہاراول بانسواڑہ
نواب باونی
ٹھاکر بھونگر
مہاراجۂ بجاور
نواب کھمبایت
مہاراجۂ چرکاری
ویمرائے چمبہ
بشرطِ منظوری

راج صاحب درنگ درا
راجۂ فریدکوٹ
راجۂ جھبوا
راجۂ جیند
نواب جوناگڑھ
راجۂ کہلور (بلاسپور)
راجۂ کپورتھلہ
راجۂ منڈی
راجۂ نابھہ

جامِ نوانگر | راجہ راج پیپلا
راجہ نرسنگہ گڑھ | راجہ ستیا مئو
دیوانِ پالہن پور | راجہ سِلانا
رانا پور بندر | راجہ سرمور (ناہن)
مہاراجہ پنّا | راجہ سُکیت
نوابِ رادھن پور | مہاراجہ سمپتھر
نوابِ راجگڑھ | نوابِ ٹونک

۹ توپ کی سلامی

رانائے علی راجپور | سلطانِ لحج
بابی بالاسنور | رانائے لونا واڑہ
راجہ بڑیا | نوابِ مالیرکوٹلہ
رانائے بروانی | راجہ ناگود
راجہ چھوٹا اودے پور | سردیسی ساونت واڑی
سلطانِ فضیلی | راجہ سونتھ

سلامی جو ذاتِ خاص سے متعلق ہے

۲۱ توپ کی سلامی

عالیجناب مہاراجہ دلیپ سنگھ - جی سی ایس آئی
عالیجناب مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیا بہادر - جی سی ایس آئی - والیِ گ
عالیجناب مہاراجہ تکاجی راؤ ہلکر بہادر - جی سی ایس آئی - والی
عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگھ بہادر - جی سی ایس آ

عالیجناب مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی - والیِ جموں و کشمیر
عالیجناب مہاراجہ سر رام ورما - جی سی ایس آئی - والیِ ترادنکور
عالیجناب مہارانا سجن سنگھ - والیِ اودے پور (میواڑ)

۱۹ توپ کی سلامی

عالیجناب نواب منصور علی خان - نوابِ ناظمِ بنگال
عالیجناب مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی - والیِ جودھپور
مہاراجہ سر جنگ بہادر - جی سی بی - جی سی ایس آئی - وزیرِ اعظمِ ریاستِ نیپال
عالیجناب مہاراجہ رگھو راج سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی - والیِ ریوان

۱۷ توپ کی سلامی

عالیجناب نواب عالیجاہ امیر الملک شوہرِ عالیجناب بیگم بھوپال
نواب سر سالار جنگ بہادر - جی سی ایس آئی - وزیرِ حیدرآباد
نواب امیرِ کبیر شمس الامرا بہادر - وزیرِ حیدرآباد
عالیجناب مہاراجہ پرتھی سنگھ بہادر والیِ کشن گڑھ
عالیجناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر والیِ ٹونک
عالیجناب مہاراجہ مہندر پرتاب سنگھ بہادر - والیِ اورچھا (ٹہری)

۱۵ توپ کی سلامی

عالیجناب شاہزادہ عظیم جاہ ظہیر الدولہ بہادر - شاہزادہ ارکاٹ
عالیجناب ٹھاکر تخت سنگھ جی - والیِ بھونگر
مہاراجہ چر کاری ... بیگم - بھوپال
... حمیہ ... سنگھ جی - والیِ ورنگ ورا
عالیجناب ... سی ایس آئی - والیِ جوناگڑھ

عالیجناب جام شری وبھاجی والیِ نوانگر

عالیجناب نواب محمد کلب علیخان بہادر جی سی ایس آئی والیِ رامپور

۱۳ توپ کی سلامی

عالیجناب مہاراج ادھراج مہتاب چندر بہادر - مہاراجہ بردوان

عالیجناب راجہ رگھبیر سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی - والیِ جیند

عالیجناب راجہ ہیرا سنگھ بہادر والیِ نابھ

عالیجناب مہاراجہ سر رُدر پرتاب سنگھ بہادر - کے سی ایس آئی - والیِ پنّا

عالیجناب مہارانی وجیا مہی لکشتا بائی اموتنی راجہ صاحب - مہارانی تنجور

عالیجناب مہاراجہ میرزا وزیا رام گج پتی راج منیا سلطان بہادر - کے سی ایس آئی - مہاراجہ وزیا نگرام

۱۲ توپ کی سلامی

عمر بن صالح بن محمد نقیبِ مکلّا

عوض بن عمر القیاطی جمعدارِ شہر

۱۱ توپ کی سلامی

محمد ابراہیم علی خان بہادر - نوابِ مالیر کوٹلہ

ٹھاکر صاحب واگھ جی - والیِ موروی

عالیجناب پرتاب شاہ - والیِ ٹہری

۹ توپ کی سلامی

شری نرائن دیو جی رام دیو جی - مہاراول بانسدا

رگھبر دیال راجہ برونڈا

مہاراجہ سر درگ بجے سنگھ مہاراجہ بلرام پور   راجہ اندر

شری گلاب سنگھ جی امر سنگھ جی - مہاراول دھرمپور

جے سنگہ جی ٹھاکر صاحب دھرول

بھگوت سنگہ جی ٹھاکر صاحب گونڈل

شیدی ابراہیم خان نواب جنجیرا

اُدت پرتاب دیو راجہ کھرونڈ

امر سنگہ بہادر راؤ کلچی پور

جسونت سنگہ جی ٹھاکر صاحب لمری

رگھبیر سنگہ راجہ مہیر

سور سنگہ جی ٹھاکر صاحب پالی تانا

باؤجی ٹھاکر صاحب راجکوٹ

سلطان سقوطر

شیدی عبد القادر محمد یعقوب خان نواب سچین

درج راج ٹھاکر صاحب وڈوان

بنے سنگہ جی راج صاحب وانکانیر

نمبر ۴ - مشیرانِ سلطنت

چونکہ اعلیحضرت ملکۂ معظمہ سلطنتِ متحدہ وقیصرِ ہند کی یہ مرضی ہے کہ بڑے بڑے معاملات مین وقتاً فوقتاً ہندوستان کے والیانِ ملک اور رؤسا سے صلاح اور مشورہ لیا جائے اور اس ذریعہ سے دولتِ عظیمۂ انگلشیہ کے ساتھ اُنکو ایسے نہج پر مربوط و منسلک کیا جائے جو اُنکے لئے بھی باعثِ اعزاز ہو اور سلطنت کو مطالبِ عام کے لئے بھی مفید ہو۔ اسلئے حضرتِ ممدوحہ نے اپنے وہیرکبیر وزیر ہند کی معرفت - وائسرائے کو اختیار دیا ہے کہ وہ حضرتِ ممدوحہ کے نام سے اور اُنکی طرف سے مندرجۂ ذیل رؤسا اور گورنمنٹ کے اعلے عہدہ دارونکو نہایت ممتاز خطاب

مشتہر قیصر ہند عطا کرون اور بین اُسکے نام اور اُنکی طرف سے وہ خطاب عطا کرتا ہون -

آنریبل سر اے جے آربتھ ناٹ صاحب بہادر - کے سی ایس آئی - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ممبر (باعتبار عہدہ)

آنریبل اے سی ہیلی صاحب بہادر - سی ایس آئی - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ممبر (باعتبار عہدہ)

عالیجناب رام سنگہ صاحب بہادر مہاراجہ بوندی

عالیجناب امیر الامرا رچرڈ ٹیمپل ٹیجنٹ گرینویل صاحب بہادر ڈیوک آف بکنگہم اینڈ چینڈوس گورنر مدراس (باعتبار عہدہ)

عالیجناب رنبیر سنگہ صاحب بہادر - جی سی ایس آئی - مہاراجہ جمون و کشمیر -

آنریبل کرنیل سر اینڈرو کلارک صاحب بہادر - کے سی ایم جی - سی بی - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ممبر (باعتبار عہدہ)

آنریبل سر جارج کوپر صاحب بہادر بیرونٹ - سی بی - لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی - (باعتبار عہدہ)

آنریبل سر رابرٹ ہنری ڈیویس صاحب بہادر - کے سی ایس آئی - لفٹنٹ گورنر پنجاب (باعتبار عہدہ)

عالیجناب جیاجی راؤ سیندھیا بہادر - جی سی ایس آئی - جی سی بی - مہاراجہ گوالیار

عالیجناب جنرل سر الیف پی ہینیز صاحب بہادر - کے سی بی - کمانڈر انچیف ہند (باعتبار عہدہ)

آنریبل اے ہاب ہوس صاحب بہادر - کیو - سی عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ممبر (باعتبار عہدہ)

عالیجناب تکاجی راؤ ہلکر - جی سی ایس آئی - مہاراجہ اندور

عالیجناب سوائی رام سنگہ بہادر - جی سی ایس آئی مہاراجہ جیپور

عالیجناب رگھبیر سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی - راجہ جیند
آنریبل میجر جنرل سر ایچ ڈبلیو نارمن صاحب بہادر - کے سی بی - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ایک ممبر (باعتبار عہدہ)
عالیجناب نواب کلب علی خان بہادر - جی سی ایس آئی - نواب رامپور
آنریبل سر جے سٹریچی صاحب بہادر - کے سی ایس آئی - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کے ممبر (باعتبار عہدہ)
آنریبل سر آر ٹمپل صاحب بہادر بیرونٹ - کے سی ایس آئی - لفٹنٹ گورنر بنگال (باعتبار عہدہ)
عالیجناب رام ورما - جی سی ایس آئی - مہاراجہ ترا ونکور
عالیجناب سر پی ای وڈ ہوس صاحب بہادر - جی سی ایس آئی - کے سی بی - گورنر بمبئی (باعتبار عہدہ)

پنجم - طبقہ اعلیٰ ستارۂ ہند

اعلان مندرجہ ذیل جو آج کی تاریخ کے لندن گزٹ مین چھپا ہی اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے
اعلیحضرت ملکہ معظمہ نے جو اپنے القاب وخطاب شاہی پر خطاب قیصر ہند زیادہ کیا ہے اور آج دہلی مین اسکا اعلان ہوا ہے - اس موقع پر براہ نوازش خسروانہ حضرت ممدوحہ طبقہ اعلے ستارۂ ہند کے اول اور دوسرے اور تیسرے درجہ مین تقررات مندرجۂ ذیل فرماتی ہین -

زائد رئیس دلاور اعظم

عالیجناب شاہزادہ آرتھر ولیم پیٹرک ایلبرٹ صاحب بہادر کوناٹ اور سٹریتھرن کے ڈیوک اور سسکس کے ارل

بہ ذیل ر

رئیس دلاور اعظم

عالیجناب رام سنگھ بہادر مہاراؤ راجہ بوندی
عالیجناب جسونت سنگھ بہادر مہاراجہ بھرتپور
عالیجناب ایشری پرشاد نرائن سنگھ بہادر مہاراجہ بنارس
عالیجناب عظیم جاہ ظہیر الدولہ بہادر شاہزادۂ ارکاٹ

رئیس دلاور

عالیجناب شواجی چھتر پتی بہادر راجہ کولاپور
جیمز فٹز جیمز سٹیفن صاحب بہادر مشیر حضرت ملکۂ معظمہ - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل کے سابق ممبر
عالیجناب راجہ انند راو پوار بہادر والی دھار
آرتھر ہاب ہوس صاحب بہادر مشیر حضرت ملکۂ معظمہ - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل کے دوم ممبر
عالیجناب مان سنگھ جی راج صاحب بہادر راجۂ درنگدرا
اڈورڈ کلیو بیلی صاحب بہادر - سی ایس آئی - بنگال سول سروس - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل کے سوم ممبر
عالیجناب شری وبھاجی صاحب بہادر - جام نوانگر
عالیجناب نواب ویبسن کوپر صاحب بہادر - بیرونٹ - سی بی

ت

ہم ان خطابوں کو جو اُن کے نام کے محاذی درج ہین ... ہین

رئیس کا نام	خطاب
مہاراجہ اجے گڑھ - وسط ہند	سوائی
مہاراجہ بجاور - وسط ہند	سوائی
مہاراجۂ چرکھاری - وسط ہند	سپہدار ملک

جان ہنری موریس صاحب بہادر - بنگال سول سروس چیف کمشنر ممالکِ متوسطہ

جوالا سہاے دیوانِ کشمیر

وٹلی سٹوکس صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغۂ وضعِ آئین و قوانین

راؤ صاحب وشوناتھ نراین مندلیک - عالیجناب نواب گورنر بمبئی کی کونسل واضعِ آئین و قوانین کے ممبر

جارج تھارن ہل صاحب بہادر - مدراس سول سروس - مال کی بورڈ کے اول ممبر - مدراس

بی کرشنا انیگار صاحب بہادر قائم مقام ڈپٹی کمشنر

آگسٹس رورز تامسن صاحب بہادر - بنگال سول سروس - قائم مقام چیف کمشنر برٹش برہما

اعظم گوری شنکر اودے شنکر شریکِ انتظامِ ریاستِ بھونگر

ٹامس ہنری تھارنٹن صاحب بہادر - بنگال سول سروس - قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغۂ ریاستہاے غیر

شیشیا شاستری دیوانِ ریاستِ تراونکور

الگزنڈر مکلارن منٹیتھ صاحب بہادر بنگال سول سروس - ڈاکخانوں کے ڈائرکٹر جنرل

نارث ملکہ معظمہ نگہ سپہ سالارِ افواجِ عالیجناب مہاراجہ ہلکر والی اندور

دہلی مین اُسکا اعلا

ٹاہوپ صاحب بہادر - بمبئی سول سروس قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ

ستارۂ ہند کے اول اور دوم

تجارت

وفادار ہی ہین -

زائد رئیسِ دلاورِ اسم

عالیجناب شاہزادہ آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ صاحب بہادر کوناٹ اور سٹریتھرن کے ڈیوک اور سسکس کے ارل

رئیسِ دلاورِ اعظم

درجہ دیل

میجر رابرٹ گرو وسینڈیمن صاحب بہادر۔ بنگال سٹاف کور

کپتان لیوپولڈ جان ہربرٹ گرے صاحب بہادر۔ بنگال سٹاف کور

کپتان پیرلوئیس نپولین کیوگنیری صاحب بہادر۔ بنگال سٹاف کور۔ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ

جارج کرسٹوفر موسورتھ برڈوڈ صاحب بہادر۔ ایم ڈی ایڈنبرا۔ جو پہلے بمبئی احاطہ مین طبابت کے صیغہ سے متعلق تھے

جارج وِلش کلنز صاحب بہادر۔ اکونٹنٹ جنرل صیغہ فوج۔ کلکتہ

اڈون آرنلڈ صاحب بہادر سابق پرنسپل پونا کالج بمبئی

ششم۔ خطاب

عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر رؤساے مندرجہ ذیل کو وہ خطاب عطا فرماتے ہین جو اُنکے نام کے محاذی درج ہین ؛

رئیس کا نام	خطاب
عالیجناب گائکواڑ بڑودہ	فرزند خاص دولت انگلشیہ
عالیجناب مہاراجہ گوالیار	حسام السلطنة
عالیجناب مہاراجہ جموں و کشمیر	اندر مہندر بہادر سپر سلطنت

عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر رؤساے مندرجہ ذیل کے اُن خطابوں کو جو اُن کے نام کے محاذی درج ہین منظور فرماتے ہین

رئیس کا نام	خطاب
مہاراجہ اجے گڑھ۔ وسط ہند	سوائی
مہاراجہ بجاور۔ وسط ہند	الی
مہاراجہ چرکھاری۔ وسط ہند	سپہدار ملک

مہاراجہ دتیا - وسطِ ہند | لوکیندر

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر رُوسا و شرفائے مندرجۂ ذیل کو مہاراجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے

انند راؤ پوار راجۂ دھار
چھتر سنگہ راجہ بہادر - سمپتھر
دہنر جے نراین بہنج دیو - راجۂ قلعۂ کینجر واقعِ اوڑیسہ
دیبیا سنگہ دیب راجۂ پوری واقع اوڑیسہ
جگد ندرو ناتھ رائے (خاندانِ ناٹور کی شاخ کلان سے)

راجہ جت اندر و موہن ٹگور
کشن چندر رئیس موہر بہنج واقع اوڑیسہ
مہی پت سنگہ رئیس پٹنہ
آنریبل راجہ نراندرا کرشن رئیس سوبہا بازار - کلکتہ
راج کرشن سنگہ راجہ سوسانگ - علاقۂ میمن سنگہ
راجہ راما ناتھ ٹگور رئیسِ کلکتہ

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر مندرجۂ ذیل رانی صاحبونکو مہارانی کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے

رانی ہر سُندری دیبیا مقیم سیرسول علاقۂ بردوان
رانی ہنگن کماری مقیم پیندرا - علاقۂ مان بھوم

رانی صورت سُندری دیبیا مقیم راج شاہی

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر راجہ سر دنکر راؤ صاحب - کے سی ایس آئی - کو راجہ مشیرِ خاص بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو اُنکی ذاتِ خاص کیواسطے مختص ہے

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر رُوسا و شرفائے مندرجۂ ذیل کو راجہ بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو اُنکی ذاتِ خاص کیواسطے مختص ہے

رگھبر دیال سنگہ راجہ بردندا

خلق سنگہ راجہ سریلا

راجہ بنکلبشر ملیا رئیس سیر سول - بردوان | راجہ منگل سنگہ رئیس بھنائی - اجمیر
راجہ ہر بلب سنگہ رئیس بہار | راجہ رام رنجن چکربتی رئیس بیر بھوم
راجہ ہرناتھ - چودھری ڈبل ہٹّی - راج شاہی | اودت پرتاب دیو - راجہ کھرونڈ

عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر شرفائے مندرجۂ ذیل کو راجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف انکی ذات کیواسطے مختص ہے +

بابو اجیت سنگہ رئیس ترال - پرتاب گڑہ | کنور ہرنرائن سنگہ رئیس ہاتھرس ضلع علی گڑہ
بابا بلونت راؤ رئیس جبل پور | لچھمن سنگہ ڈپٹی کلکٹر بلند شہر
راجہ بلونت سنگہ رئیس گنگوانہ | سر ٹی ماد ھوراؤ - کے سی ایس آئی وزیر ریاست بڑودہ
دمرکمار وینکٹ اپا نایڈو زمیندار کال ہستی - ضلع شمالی ارکاٹ | ٹھاکر مادھو سنگہ رئیس ساور - اجمیر
راجہ دیا سنگہ رئیس راجگڑہ | راجہ پرتاب سنگہ رئیس پینگن - اجمیر
دگمبر متر سی ایس آئی - کلکتہ | رام نرائن سنگہ رئیس کھیڑا اینگھیر
راؤ گنگادھر رام راؤ زمیندار پتاپور - ضلع گوداوری | شاہانند دے رئیس بالاسور
| شام شنکر راؤ رئیس ٹیوٹا
راؤ چتر سنگہ جاگیردار کنیا دھانا | سردار صورت سنگہ مجیٹھیا سی ایس آئی
ہرش چندر چودھری میمن سنگہ | راؤ صاحب ترمبک جی نانا اہیرراؤ - ناگپور
کنول کرشن رئیس سوبھا بازار - کلکتہ | کندو کشور بھوپتی زمیندار سکنڈا - اڈیسہ
کھیتر موہن سنگہ رئیس دیناج پور | پدولب راؤ زمیندار آول - اڈیسہ

عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر شرفائے مندرجۂ ذیل کو راؤ بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف انکی ذات کیواسطے مختص ہے +

راؤ بخت سنگھ رئیس بیدلا - میواڑ
بابت سنگھ ٹھاکر پوکران - راجپوتانہ
بھگونت راؤ وینش پانڈے - ایلچ پور
داجی نیل کنٹھ لگار کر پروفیسر انجنیر نگ
کالج بمبئی
گوپال راؤ ہری جج عدالت مطالبہ خفیفہ
احمد آباد
گوکل جی جھالا - جونا گڑھ - کاٹھیاواڑ
جگ جیونداس خوشحال داس - ڈپٹی کلکٹر
سورت
راؤ صاحب ہری نراین - پولیس انسپکٹر
احمد نگر
راؤ چھتر پتی - جاگیر دار علی پورہ
کیسری سنگھ ٹھاکر کچھوان - راجپوتانہ
کیرو لکھشمن چھترے پروفیسر علم ریاضی دکن
کالج
کھانڈے راؤ وشوا ناتھ عرف راؤ صاحب
راستے سردار درجۂ دوم - دکن
کیشو راؤ بھاسکر ڈپٹی اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ
کاٹھیاواڑ
خوشتابائی سرابھائی دفتر دار ریوا کانتا

دیوان لال سنگھ مختار کار تعلقہ گنی علاقہ کلکٹری
حیدرآباد سندھ
لکھشمن سنگھ راؤ جگنی
مادھو راؤ واسو دیو بروی - کارباری - کولھاپور
مکاجی دھنجی سابق کارباری - درنگ دھرا
نندشنکر تلجاشنکر اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ جناورہ
وسونٹھہ واقع ریوا کانٹا
نرائن راؤ ننت متالک کرد - علاقہ ستارا
نرائن بھائی ڈانڈیکر - ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم برار
پریما بھائی ہیما بھائی - احمد آباد
راؤ پرتھی سنگھ جاگیر دار ٹوری فتحپور
شیو ناتھ سنگھ ٹھاکر کھروہ - راجپوتانہ
شیو رام پانڈو رنگ - بمبئی
سدا شیو رگھو ناتھ جوشی - کارباری مدھول
شہری والنگیا مورتھلی علاقہ کنا راکا گدا
تریمل راؤ ونکٹ ایش سابق جج عدالت
مطالبہ خفیفہ دھرور
ونایک راؤ جنار دھن کرتنے - نائب دیوان
بڑودہ
دھاری داس اجو بھائی نرید علاقہ کیرا واقع
بمبئی کا دیسائی

وامن راؤ تھمبر چٹنیس سررشتہ دار
ساونت واری

واسودیو باپوجی اسسٹنٹ انجنیر صیغۂ تعمیرات
سرکاری۔ بمبئی

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر شرفاے مندرجۂ ذیل کو رامی بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف انکی ذات کیواسطے مختص ہے +

آرکٹ نراین سوامی مڈلیر۔ بنگلور
بابو انوده پرشاد راے۔ مرشد آباد
بابو بیدناتھ پنڈت زمیندار قلعۂ درپن علاقۂ کٹک
لاله بدری داس جناب نواب ویسراے بہادر کا منشی
چھادی سوبیا اسسٹنٹ کمشنر کورگ
داس مل سابق تحصیلدار ہوشیارپور
بابو درگا پرشاد سنگہ زمیندار مدھوبنی علاقۂ چمپارن
بابو گوکل چندر چودھری چاٹگانو
بابو گوپال موہن سرکار۔ خزانچی گورنمنٹ ہاؤس
ہری چند یادوجی سر دفتر پریزیڈنسی پے آفس۔ بمبئی
بلا ملیا چٹی۔ بنگلور
رامی کلیان سنگہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر

آنریبل بابو کرسٹو داس پال ممبر کونسل واضع آئین وقوانین بنگال
کنھیالال اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب
لچھمن راؤ مصاحب عالیجناب مہاراجہ صاحب میسور
ٹھاکر منگل سنگہ ممبر جنبی کونسل الور
بخشی نرسپا مصاحب عالیجناب مہاراجہ صاحب میسور
بابو نرائن چندر چودھری زمیندار چوڑامن پرگنہ دنلاج پور۔ ضلع راج شاہی
بابو نمائی چرن بوس زمیندار کوٹھار علاقۂ بالاسور
رام رتن سیٹھ ساہوکار میانمیر
ڈاکٹر راجیندر لال متر کلکتہ
آنریبل بابو رام شنکر سین ممبر کونسل واضع آئین وقوانین بنگال

بابو چودھری رُدر پرشاد زمیندار نام پور علاقہ سیتا مڑہی

بابو سورج کانت آچارج زمیندار موز تگاچی میمن سنگھ

پنڈت روپ نرائن ممبر جنبی کونسل الور

رای امراؤ سنگھ آنریری مجسٹریٹ دہلی

بابو راو ھابلب سنگھ دیو۔ زمیندار بنکورا

بابو اگر نرائن سنگھ زمیندار سوپل بھاگل پور

رای صاحب سنگھ آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر شرفائے مندرجۂ ذیل کو راؤ صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے +

ٹھاکر بہادر سنگھ رئیس مسودا۔ علاقۂ اجمیر

مادھو راؤ گنگا دھر چٹ نویس رئیس ناگپور

گوبند لاؤ کرشنا بھاشکٹ۔ نمار

ٹھاکر مادھو سنگھ رئیس کرور۔ علاقہ اجمیر

ٹھاکر ہری سنگھ۔ رئیس دیولیا علاقۂ اجمیر

راجا با۔ جہیت۔ رئیس ناگپور

ٹھاکر کلیان سنگھ۔ رئیس جونیان علاقۂ اجمیر

ٹھاکر رنجیت سنگھ رئیس بندوارا۔ علاقۂ اجمیر

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر شرفائے مندرجۂ ذیل کو راؤ کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے +

بہارمل برار کا راوت۔ مہرواڑہ علاقۂ راجپوتانہ

اُماکر اکا راوت مہرواڑہ علاقۂ راجپوتانہ

جادو راؤ پانڈے۔ رئیس بھنڈارا

انرووہ سنگھ جاگیردار رپال دیو علاقۂ ممالک متوسطہ

عالیجناب نواب ویسرای وگورنر جنرل بہادر شرفائے مندرجۂ ذیل کو رائے کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے +

بشن سروپ انسپکٹر پولیس اجمیر

مہتا پنا لعل نائب وزیر ریاست میواڑ

سیٹھ چندمل آنریری مجسٹریٹ اجمیر

سیٹھ سامرمل آنریری مجسٹریٹ اجمیر

کوٹھاری چکن لال حاکم اعلی سررشتہ مال وجہتمم خزانہ ریاست میواڑ

عالیجناب نواب ویسرای وگورنر جنرل بہادر بشرلف مندرجۂ ذیل کو سردار بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

رای منشی امین چند جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر بشریف مندرجۂ ذیل کو سردار کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

رتن سنگھ رئیس رہتاس ضلع جہلم) ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ممالک متوسط۔

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر بشریف مندرجۂ ذیل کو ٹھاکر راوت کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

ٹھاکر ہیرا رئیس پرگنہ دیور علاقہ میرواڑہ۔ راجپوتانہ

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر بشریف مندرجۂ ذیل کو ٹھاکر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

لچھمی نرائن سنگھ رئیس کیرا۔ سنگبھوم

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر بشرفاے مندرجۂ ذیل کو نواب کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

احسن اللہ خان بہادر رئیس ڈھاکہ
سید عبد الحسین۔ منگھیر
محمود علی خان بہادر رئیس چھتاری ضلع بلندشہر
آنریبل میر محمد علی رئیس فریدپور علاقہ بنگال

عالیجناب نواب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر بشرفاے مندرجۂ ذیل کو خان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے ✤

عبد الرحیم خان خلف شاہ نواز خان عیسی خیل ضلع بنوں
اولاد حسین رئیس بہار سر علاقہ بہیر تیور۔ اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسط
عبد القادر اعلی اسسٹنٹ کمشنر و مجسٹریٹ شہر سیوہ
مولوی عبد اللطیف ڈپٹی مجسٹریٹ کلکتہ
علی خان زمیندار منگھیر

(ـ)

نواب الہ داد خان متعلق بہ کلکٹری کراچی

بھیکن خان زمیندار پرسونی - مغربی ترہت

بومن جی سہراب جی اسسٹنٹ انجنیر صیغۂ تعمیرات سرکاری - بمبئی

حسین شاہ اسسٹنٹ سرجن پشاور

کرسٹ جی رستم جی چیف جسٹس - بڑودہ

دادر رستم جی خورشید جی موڈی - سورت

داد محمد جکرانی - جیکب آباد

قاضی ابراہیم محمد - بمبئی

غوث شاہ قادری - مکان دار علاقۂ کوہستان بابا بودن

امام الدین خان بنگلور

جمسٹ جی دھن جی بھائی وادیا میر عمارت جہاز خانۂ بمبئی

قادر محی الدین صاحب - میسور

سید قابل شاہ - ورناہر تعلقۂ ناگور - سندھ

محمد جان آنریری مجسٹریٹ امرتسر

مولوی معصوم میاں - بالاپور علاقۂ اکولا

محمد علی اسسٹنٹ کمشنر بنگلور

میر حیدر علی خان - میسور

محمد رشید خان چودھری زمیندار ناٹور راج شاہی

سید محمد ابوسعید زمیندار پٹنہ وگیا

منچر جی کاؤس جی اسسٹنٹ انجنیر صیغۂ تعمیرات سرکاری بمبئی

قاضی میر جلال الدین بمبئی

میرزا علی محمد - کراچی - سندھ

میر گل حسن حیدرآباد - سندھ

سید مراد علی شاہ - روڑی علاقۂ سکارپور

میر حافظ علی متولی درگاہ اجمیر

میر نظام علی آنریری مجسٹریٹ اجمیر

نسروان جی کرسٹ جی - احمدنگر بمبئی

پستن جی جہانگیر کمشنر بندوبست - بڑودہ

پارومل حیدرآباد - سندھ

پیر بخش - کوباور - زمیندار سکارپور

رحمت خان انسپکٹر پولیس پنجاب

رستم جی سہراب جی - بروچ علاقۂ گجرات

قاضی شہاب الدین افسر اعلی محکمۂ مال - بڑودہ

جمعدار صالح ہندی - جوناگڑھ - بمبئی

ولی محمد - ڈنگن - بہر گری تعلقۂ امرکوٹ - سندھ

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر نے شرفاے مندرجہ ذیل کو خان کا خطاب

عطا فرماتے ہین جو صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے ✣

بُدھا خان - ہاتون مہرواڑہ علاقۂ راجپوتانہ　　فتح خان - جنگ مہرواڑہ علاقۂ راجپوتانہ

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر رؤسا و شرفاے مندرجۂ ذیل کو موروثی خطاب جو اُنکے نام کے مقابل درج ہے عطا فرماتے ہین ✣

نام	خطاب
مہاراجہ سر جے منگل سنگھ بہادر - کے - سی ایس آئی گدھور - منگھیر	مہاراجہ بہادر
دھرم جیت سنگھ دیو رئیس اودے پور واقع چھوٹا ناگپور محل	راجہ (متعلق بریاست)
نواب خواجہ عبد الغنی رئیس ڈھاکہ - سی ایس آئی	نواب

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر شرفاے مندرجۂ ذیل کو خطاب جو اُنکے نام کے محاذی درج ہے عطا فرماتے ہین - اور وہ صرف اُنکی ذات کیواسطے مختص ہے ✣

نام	خطاب
دیوان غیاث الدین علی خان سجادہ نشین اجمیر	شیخ المشائخ
سردار عطر سنگھ بھڈور یا ذیلدار پٹیالہ و ممبر سنٹ پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور	ملاذ العلما والفضلا

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر دیوان گجراج سنگھ دیوان جسبو واقع ممالک متوسطہ ہند کو **دیوان بہادر** کا خطاب عطا فرماتے ہین اور یہ اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✣

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر پنڈت من پھول - سی ایس آئی آنریری اسسٹنٹ کمشنر کو **دیوان** کا خطاب عطا فرماتے ہین - اور یہ اُسکی ذات کیواسطے مختص ہے ✣

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر شرفاے مندرجۂ ذیل کو آنریری اسسٹنٹ کمشنر کا خطاب عطا فرماتے ہین ✣

نواب عبد المجید خان - آنریری مجسٹریٹ	آغا کلب عابد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
سردار اجیت سنگھ اٹاریوالہ - امرتسر	کرنیل جہنہ　پنجاب ضلع گجرات)

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

سید ہادی حسین خان (رئیس) دہلی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

سید قائم علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

رای مول سنگھ (آنریری مجسٹریٹ) رئیس گوجرانوالہ

سوڈھی مان سنگھ (رئیس فیروزپور) مجسٹریٹ وآنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

محمد سلطان خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

میرزا اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

پنڈت موتی لال کاتھجو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

نواب نوازش علی خان قزلباش رئیس لاہور

دیوان شنکرناتھ آنریری مجسٹریٹ لاہور

ہفتم - رہائی قیدیان

عالیجناب نواب ویسراے وگورنر جنرل بہادر کی کونسل کے اجلاس مین یہ تجویز کی کہ اعلیحضرت ملکہ معظمہ کے قیصر ہند کا خطاب اختیار کرنیکے مبارک موقع پر یکم ماہ حال کو ہندکے کُل جیلخانون اور پورٹ بلیر کی آبادی تعزیری مین سے اور آبادیہاے سٹرلیمنٹ کے قیدیان سزا یافتہ ہند مین سے براہِ عفو وترحم کسیقدر قیدی رہا کئے جائین اور کسیقدر قیدیونکی میعاد سزا کم کیجائے +

۲- اس نظر سے ہند کے جیلخانون کے مندرجۂ ذیل تین قسم کے قیدیون کے حالات پر غور ہوئی -

(۱) مجرمانِ عام (۲) قیدیانِ دیوانی (۳) اسیران سلطانی

مجرمان عام

۳- عام مجرمونکی نسبت عالیجناب گورنر جنرل بہادر نے یہ حکم صادر فرمایا ہی کہ ہر ایک صوبہ کے کل قیدیون مین سے ۱۰ فیصدی رہا کیے جائین مگر اسبات کا لحاظ رہے کہ جو قیدی رہا کیے جائین وہ جہانتک ممکن ہو سب مقامات پر برابر پھیلائے جائین - اور اس معافی سے

قیدیانِ مندرجۂ ذیل مستثنیٰ رہین +

اول وہ قیدی جنکا چال چلن ایام قید مین خراب رہا ہو اور اُنہون نے جیلخانہ مین فساد کیا ہو +

دوم وہ قیدی جنکے جرائم (مثل ٹھگی یا ڈکیتی کے) جزیرہ پورٹ بلیر مین ۲۰ سال قید بھگتنے کے بعد رہائی کی سفارش سے مستثنیٰ کیے گئے ہین اور وہ جنکی رہائی سے خونریزیون اور دیگر جرائم خلل اندازِ امنِ خلائق کے پھر واقع ہونیکا احتمال ہو +

سوم وہ قیدی جو جرم کے عادی اور جرائم پیشہ ہون اور وہ قیدی جو دو دفعہ سے زیادہ سزایاب ہو چکے ہون +

۴ - دس فیصدی کی رہائی کے حکم کے موجب حتی الامکان عام مجرمون سے خواہ وہ فرنگی ہون خواہ ہندوستانی تین قسم کے قیدی رہائی کیواسطے منتخب ہوئے - یعنی

اول وہ قیدی جنکا چال چلن عموماً اچھا رہا ہے مگر یکایک اشتعال کے سبب جرائم مثل بلوے یا ہنگامہ یا حملہ یا قتل انسان مستلزم سزا کے مرتکب ہوئے ہین اور وہ عورتین جنہون نے بدنامی کے ڈر سے طفل کُشی کا ارتکاب کیا ہے - اور اسی قسم کے اَور مجرم +

دوم وہ قیدی جن سے اوائلِ عمر مین ارتکابِ جرائم ہوا ہے مگر کسی خاص قسم کی بدچلنی ظہور مین نہین آئی +

سوم وہ قیدی جنکے جرائم تو سنگین قسم کے تھے مگر عرصۂ دراز تک نیک چلنی کے ساتھ قید بھگتنے سے کسیقدر اُنکی تلافی ہو گئی ہے - اسی مد مین وہ چند دائم الحبس قیدی بھی شامل ہو سکتے ہین جو بیس برس تک قید بھگت چکے ہین اور تمام مدتِ قید مین عموماً نیک چلن رہے ہین +

۵ - ان عام ہدایتون کے بموجب لوکل گورنمنٹون کو دس فیصدی کے قاعدہ سے رہائی کیواسطے قیدیون کے انتخاب کرنیکا اختیار دیا گیا تھا اور ہر ایک صوبہ مین اس خدمت پر ایک خاص افسر مقرر ہوا تھا +

۶۔ سزا اُنکی میعاد مین کم کرنیکی نسبت یہ حکم ہے کہ جن لوگونکو ایک مہینہ کی یا اس سے کم سزا ہوئی ہے اور یکم ماہِ حال کو یا اُس سے پہلے نصف میعاد بھگت چکے ہین وہ سب تاریخ مذکور کو رہا کر دیے جائین +

۷۔ جن لوگونکو ایک مہینے سے زیادہ یا چھہ مہینے سے کم تک کی سزا ہوئی ہے اُن کی میعادِ قید مین پندرہ دن کی تخفیف کی گئی۔ اور جنکو چھہ مہینے سے زیادہ سزا ہوئی ہے اُنکو ایک ایک مہینے کی اور جنکو ایک سال سے زیادہ ہوئی ہے اُنکو فی سال ایک مہینے کی قید معاف ہوئی مگر ان احکام کے بموجب جو تخفیفین کیجائین وہ صرف نیک چلن مجرمون کی نسبت عمل مین آئین۔ کسی صورت مین یہ معافی اُن مجرمونکے واسطے روا نہین رکھی گئی جو دو دفعہ سے زیادہ سزایاب ہوچکے ہین یا جو امن قائم رکھنے کی غرض سے جیلخانہ بھیجے گئے ہین اور نہ یہ معافی کسی ایسے شخص سے متعلق ہے جسکا وقت سے پہلے چھوٹ جانا حکامِ مقام کے نزدیک مقامی مصلحتونکے لحاظ سے نامناسب ہو +

۲۔ قیدیانِ دیوانی

۸۔ قیدیانِ دیوانی کے بارہ مین عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس مین یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ جن لوگونکے قرضہ کی تعداد سو روپیہ سے زیادہ نہو وہ سب رہا کر دیے جائین اور اُنکا قرضہ یا قرضے جنکے سبب وہ قید ہین گورنمنٹ ادا کرے +

۳۔ قیدیانِ جزیرۂ پورٹ بلیر

۹۔ اس مد کے قیدیونکے باب مین صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر نے ہند کے قیدیون کے بارہ مین جو ہدایات جاری ہوئی ہین اُنکے بموجب فہرستین مرتب کرکے ارسال کی تھین یہ فہرستین لوکل گورنمنٹون اور چیف کمشنریون مین بھیجی گئین اور ہر ایک شخص کے بارہ مین پوری پوری غور ہوئی پس جو معلومات اسطرح حاصل ہوئی اُسکے بموجب عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس مین یہ حکم صادر فرمایا کہ عمر قیدیون مین سے ۸۷ ۲ مرد اور

۹۰ عورتین بالکل رہا کر دی جائین اور میعادی قیدیون مین سے ۶۵ مرد و عورت اور ایک عیسائی یعنی کُل ۴۳۴ رہا کیے جائین ٭

۱۰ قطعی رہائی کے علاوہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو اجازت دی گئی ہے کہ وہانکے نیک چلن قیدیونکو جہانتک وہ مناسب سمجھین جزیرۂ مذکور کی حدود کے اندر آزادی بخشین اور اسکے سوا جو قیدی اپنی آزمایش کے ابتدائی درجون مین ہین اُنکو اپنی اپنی جماعت مین ترقی دین

۱۱ ہند کے جو قیدی آبادیہاے سٹریٹیس مین ہین اُنکے بارہ مین کامل تحقیقات عمل مین آئی - سنگاپور مین ایک خاص عہدہ دار اس غرض سے مامور ہوا کہ جو ہندوستانی قیدی صوبۂ سٹریٹیس مین سزا بھگت رہے ہین اُنکے مقدمات مین پھر غور کرنیکے واسطے وہانکی گورنمنٹ سے مشورہ کرے چنانچہ اس عہدہ دار نے جسکا نام مسٹر براڈہرسٹ ہے اور بنگال سول سروس سے متعلق ہے آبادیہاے مذکور کے تمام ہندوستانی قیدیون کی فہرستین تیار کین اور یہ فہرستین بھی قیدیانِ جزیرۂ پورٹ بلیر کی فہرستونکی طرح لوکل گورنمنٹون مین اُنکے صوبون کے قیدیون کی نسبت راے دریافت کرنیکی غرض سے بھیجی گئین - اس تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ ۲۲۱ قیدی بالکل رہا کیے گئے ٭

۱۲ سارا واک سے چار ہندوستانی قیدی بالکل رہا ہوئے اور مدراس سے سٹریٹس کے ۷ قیدی رہا ہوئے اور بمبئی سے پانچ - پس جو قیدی بعبورِ دریاے شور محبوس تھے اُنمین سے ۶۷۱ قیدی قطعی رہا ہوئے ٭

۱۳ ہند مین اسیرانِ سلطانی کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور فی الحقیقت اُنمین سے اکثر واقعی محبوس نہین ہین بلکہ اپنی اپنی سکونت کے مقاماتِ معینہ مین نظربند رہتے ہین ٭

مگر پھر بھی یہ امر ممکن معلوم ہوا کہ پنجاب کے سردار کشن سنگھ اور سردار نراین سنگھ کو بالکل آزادی عطا کیجائے اور مقاماتِ مختلفہ کے رہنے والے ۵۰ اشخاص پر بھی کچھ اس سے

کم عنایت کیجائے +

۱۴- لوکل گورنمنٹونکو خاص ہدایتین ہوئی ہین کہ قیدیونکی رہائی کا انتظام احتیاط کے ساتھہ اور بے شور وغل عمل مین آئے یعنی ان قیدیونکو تھوڑا تھوڑا کرکے اور جہان ممکن ہو پولیس کی نگرانی مین اُنکے گھر پہنچایا جائے +

۱۵- ان احکام کا کل نتیجہ یہ ہے

(الف) جو قیدی لوکل گورنمنٹون اور چیف کمشنرون نے رہا کیے اور اُنمین قیدیانِ دیوانی اور ملکی بھی داخل ہین - ۱۵۳۱۷

(ب) جو قیدی جزیرہ پورٹ بلیر سے رہا ہوئے - ۴۳۴

(ج) جو قیدی آباد و یہاے سٹریٹس اور اَور مقامات سے رہا ہوئے - ۲۳۷

میزان ۱۵۹۸۸

ہشتم - یکم جنوری ۱۸۶۰ع کی معافی کا اشتہار

عالیجناب نواب ویسرائے بہادر کونسل کے اجلاس مین ۱۸۵۹ع کی معافی کی شرایط پر غور فرما کر اشتہار دیتے ہین کہ جو لوگ بغاوت کے سرغنہ تھے اُنکی معافی کا استثنا منسوخ کیا گیا اور اب اُن لوگونکو اختیار ہے کہ فقط حکامِ ضلع کو اپنے واپس آنے کی اطلاع کرنے اور آیندہ نیک چلن رہنے کی شرط پر اپنے گھرونکو واپس چلے آئین مگر ضرور ہے کہ ایسے لوگ جس ضلع مین سکونت رکھتے ہون جب اُسکی حدود سے باہر جانا چاہین تو اول اس امر کی اطلاع حکامِ ضلع کو کر دین +

قاتلون اور باغی فوج کے سرغنون کی نسبت استثناے مذکور بدستور قائم رہیگا اور اشتہارِ مندرجۂ بالا کو کوئی عبارت دہلی کے شاہِ سابق کے بیٹے فیروز شاہ ...
متعلق نہوگی +

... اجلاس ... ردادور

نہم ۔ ہند کی بحری اور بری فوج

عالیجناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہندوستان کی دیسی افواج کو بڑی خوشی سے مژدہ دیتے ہین کہ تینون احاطون اور پنجاب کی سرحدی فوج مین جو بڑے اور چھوٹے افسر اور سپاہی ہین اُن کی حالت بہتر کرنیکی نظر سے اعلیٰحضرت ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی سفارش سے تجاویز ذیل منظور فرمائی ہین +

اوّل ۔ ہورنگروٹ توپخانہ اور پیدل فوج اور سفرمینا اور مدراس کے رسالہ اور نواب گورنر جنرل کے باڈی گارڈ مین بھرتی ہو اُس کو بھرتی ہونے کے وقت مقرری سامان کے بہم پہنچانے کے واسطے ۳۰ روپے بطورِ امداد دیے جائین +

دوئم ۔ توپخانہ مین ۔ پیادہ پلٹنون مین ۔ سفرمینا کی پلٹن کے ہر ایک چھوٹے عہدہ دار طنبورچی اور سپاہی کو اور نیز مدراس کے رسالہ اور نواب گورنر جنرل بہادر کے باڈی گارڈ کو چار روپے سالانہ اس غرض سے دیے جائینگے کہ اگر نئی وردی اُسکے بدن پر ٹھیک نہ آئے تو اُسکو درست کرالے مگر جس سپاہی کی خدمت اٹھارہ ماہ سے کم ہو اُسکو یہ امداد نہ ملیگی +

سوم ۔ نیک [illegible] ۔۔ ۱ ہو جا [illegible] ۔۔ ماہوار آئندہ اس طرح پر عطا ہوگا ۔ بنگال کے رسالہ اور پنجاب [illegible] قرار پائے +

[illegible] بجائے چھ ۔ دس ۔ اور پندرہ برس [illegible]
[illegible] کے توپخانہ ۔ پنجاب کی سرحدی فوج اور تینون
[illegible] کے بعد بجائے چھ اور دس برس کی خدمت کے

دوم زبردست کے بعد	اول درجہ
٨٨	٨٨
٥٣	٥٣
٣٤	٣٤
١٧٥	١٧٥
٣٥٠	

[illegible] کے رسالہ کو یہ بات پہلے سے حاصل ہے جسکے سوار بھرتی ہو [illegible]
ہوتا ہے پاتے ہین اور یہ بات بنگالہ کے رسالہ اور پنجاب کی سرحدی [illegible]

جمعداران بقدرِ نصف ۵۰ روپے

جمعداران بقدرِ نصف ۴۰ روپے

بمبئی احاطہ کی سفرمینا کی پلٹنون مین دو صوبہ دارون اور تین جمعدارون کو بشرحِ اعلےٰ تنخواہ دیجائیگی اور باقیون کو بشرحِ ادنےٰ ٭

جملہ صوبہ داران میجر کا لونس ۲۵ روپے ماہوار سے ۵۰ روپے ماہوار ہوجائیگا ٭

گرانیِ غلہ کا معاوضہ جواب تینون احاطون کی تمام فوج کو سوائے بنگال کے رسالہ اور پنجاب کی سرحد کے عطا ہوتا ہے اب اُنکو بھی عطا ہوگا ٭

یہ سارے [illegible] ہند کی دیسی فوج کے لئے عطا ہوئے ہین اِنکا عمل درآمد اس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ کو اعلیحضرت ملکہ معظمہ کے خطابِ قیصرِ ہند اختیار کرنیکا اشتہار اس سلطنت مین حضورِ ممدوحہ کی رعایا کو سنایا جاویگا یعنی یکم جنوری ۱۸۷۷ء سے ٭

اسی تاریخ کو جنرل آرڈر نمبر ا کے تسلسل مین عالیجناب نواب ویسرا[ے و] گورنر جنرل بہادر ہند کی دیسی فوج کو بڑی خوشی سے مژدہ دیتے ہین کہ ماسوا عطیاتِ مذکورۂ بالا کے جناب وزیر کبیر وزیرِ ہند نے حسبِ سفارشِ گورنمنٹ آف انڈیا واسطے اظہارِ قدردانیِ خدماتِ ہندوستانی عہدہ داران اور بیادگارِ خطابِ قیصری از جانبِ حضورِ ممدوحہ منظور فرمایا ہے کہ طبقۂ برٹش انڈیا کی تعداد جو اب ہے اُس سے زیادہ یعنی ہر درجہ کی ۱۷۵ ہوجائے اور تینون احاطون کی فوج مین اس اعزاز کی تقسیم اس نسبت سے قرار پائے ٭

	اول درجہ	دوم درجہ
بنگال	۸۹	۸۸
مدراس	۵۳	۵۳
بمبئی	۳۴	۳۴
میزان	۱۷۵	۱۷۵
کل میزان	۳۵۰	

۲- جنرل آرڈر نمبر ا ۵ ۵ ۱۸۶۶ء کا منسوخ ہوا - طبقۂ مذکورۂ بالا مین جو نمبر خالی ہوگا وہ اسیوقت پُر کیا جائیگا - خواہ کسی ایسے شخص کے سبب سے خالی ہو جو کام کے لائق ہے یا ایسے شخص کے سبب سے جو کام کے لائق نرہا ہو

۳- بموجب احکام مندرجۂ بالا کے جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عہدہ داران مندرجۂ ذیل کو طبقۂ برٹش انڈیا کی اول اور دوم جماعت مین داخل کرتے ہین ؏

جماعتِ اول معہ خطابِ سردار بہادر

افواجِ بنگال

کانھ سنگہ انسپکٹر درجۂ چہارم - اودہ پولیس - جو پہلے فیروز پور رجمنٹ مین تھا

رسالدار میجر رحیم داد خان بہادر — دوسرا بنگال رسالہ

صوبہ دار میجر ٹھاکر پرشاد مشر بہادر — پینتالیسوین پیادہ رجمنٹ

صوبہ دار گوبرایہ سنگہ بہادر — آٹھوین پیادہ رجمنٹ

صوبہ دار میجر شو رام بہادر — شیخاواٹی پلٹن (تیرھوین پیادہ رجمنٹ)

صوبہ دار میجر رام رتن بہادر — لدہیانہ رجمنٹ (پندرھوین پیادہ رجمنٹ)

صوبہ دار رام چرن بہادر — اگرہ رجمنٹ (اٹھتیسوین پیادہ رجمنٹ)

صوبہ دار میجر رام رتن بہادر سنگہ بہادر — آسام رجمنٹ (بیالیسوین لیٹ انفنٹری)

صوبہ دار میجر بہادر — آسام رجمنٹ (تینتالیسوین لیٹ انفنٹری)

صوبہ دار رنبیر بہادر — پہلی گورکھا پلٹن لیٹ انفنٹری

قائم صوبہ دار سرپ جیت تھاپا بہادر — دوسری گورکھا پلٹن (شہزادہ پرنس آف ویلز کی پلٹن سرمور رفلیز)

اور دائے میجر تیج بہادر خواص بہادر — تیسری گورکھا پلٹن (کماؤن)

متعلق نہوگی ٹھلا سنگہ بہادر — پنجاب کا چوتھا رسالہ سرحدی فوج

صوبہ دار میجر انوکھا سنگھ	بہادر	پانچویں رجمنٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر جیون سنگھ	بہادر	بتیسویں پنجاب رجمنٹ
صوبہ دار حبیب اللہ خان	بہادر	گورنر جنرل کے باڈی گارڈ (کی پلٹن)
صوبہ دار میجر کھڑک سنگھ رانا	بہادر	چوالیسویں پلٹن سلہٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر بلیا تھاپا	بہادر	چوتھی گورکھا پلٹن
صوبہ دار میجر شیو سہائے سنگھ	بہادر	چونتیسویں پیادہ رجمنٹ (فتح گڑھ)
رسالدار آصف علی	بہادر	بنگال کا تیسرا رسالہ
صوبہ دار میجر بادن سنگھ	بہادر	سفر مینا فوج
صوبہ دار میجر کرامت اللہ خان	بہادر	تینتیسویں پیادہ رجمنٹ (الہ آباد)
صوبہ دار میجر پیاب	بہادر	پہلی پنجاب انفنٹری سرحدی فوج
رسالدار قمر الدین خان	بہادر	بنگال کا سترھواں رسالہ
صوبہ دار میجر بلونت سنگھ	بہادر	چھٹی رجمنٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار شیو بخش دوبے	بہادر	گیارھویں پیادہ رجمنٹ
رسالدار میجر میر جعفر علی	بہادر	پنجاب کا پانچواں رسالہ سرحدی فوج
رسالدار میجر علاؤ الدین خان	بہادر	دوسرا رسالہ حیدر آباد کنٹنجنٹ
صوبہ دار رام چندر	بہادر	دوسری گورکھا پلٹن (پرنس آف ویلز کی پلٹن) سرمور رائفلز
صوبہ دار حائل خان	بہادر	بیالیسویں آسام رجمنٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار راموکو ٹھیت	بہادر	تیرھویں رجمنٹ شیخاواٹی
رسالدار مرتضیٰ خان	بہادر	بنگال کا چھٹا رسالہ

مدراس

صوبہ دار میجر شیخ حامد	بہادر	چھٹی پیادہ رجمنٹ

صوبہ دار میجر شیخ سرور	بہادر	انتیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر کرشناما	بہادر	اکتالیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر منتوسوامی	بہادر	پانچوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر شیخ حسین	بہادر	چھبیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار رنگا سوامی	بہادر	چھبیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار جہانگیر خان	بہادر	چھبیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار نرسالو	بہادر	چودھوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر سوبیا	بہادر	پینتیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر محمد قاسم		تیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر لچھمین سنگہ		ستائیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر محی الدین خان		اٹھائیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر شیخ حامد		تیسری لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر محمد قاسم		تیسری لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر آپاؤو		بچیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر دالیا		ساتوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر آپیا		ساتوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر بابو رام		اڑتیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر یعقوب خان		تیرھوین پیادہ رجمٹ

بمبئی

رسالدار میجر ہنی سنگہ	بہادر	تیسری رجمٹ لیٹ کیولری (خاص ملکہ معظمہ کا رسالہ)
اسمعیل جی اسرائیل	بہادر	ستائیسوین رجمٹ لیٹ انفنٹری یعنی پہلی بلوچی رجمٹ

صوبہ دار بالاجی مورے	بہادر	سفر مینا کی پلٹن
صوبہ دار شیخ امام دھارواڑ	بہادر	پہاڑی توپخانہ نمبر ۱
صوبہ دار سیپا ریا	بہادر	سفر مینا کی پلٹن
رسالدار میجر میر قاسم علی	بہادر	تیسرا رسالہ سندھ ہارس
صوبہ دار میجر سیموئل جی عیسیٰ جی	بہادر	تیسری رجمنٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر پتھمبر	بہادر	انتیسوین پیادہ رجمنٹ یعنی دوسری بلوچی رجمنٹ
صوبہ دار میجر چیندن دِچیت	بہادر	پندرھوین پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر ربن جی اسرائیل	بہادر	آٹھوین پیادہ رجمنٹ
رسالدار میجر حسین بخش	بہادر	پونا ہارس
رسالدار میجر مصطفیٰ خان	بہادر	پہلی رجمنٹ سندھ ہارس
صوبہ دار میجر شیخ مدار	بہادر	پچیسوین رجمنٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر شیخ عثمان	بہادر	نوین پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر شیخ اسمٰعیل	بہادر	اکیسوین پیادہ رجمنٹ یعنی بحری پلٹن
رسالدار میجر شیخ حسین		دوسری رجمنٹ لیٹ کیولری
صوبہ دار میجر دیوی سنگھ		بیسوین پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر اپربل سنگھ		چودھوین پیادہ رجمنٹ

جماعت دوم خطاب بہادر

بنگال

صوبہ دار میجر گنیشا سنگھ	ستائیسوین پیادہ رجمنٹ (پنجاب)
صوبہ دار میجر گھمنڈا سنگھ	دوسری سکھ پیادہ پلٹن (پنجاب کی سرحدی فوج)
صوبہ دار میجر عبد اللہ خان	چھبیسوین پیادہ رجمنٹ (پنجاب)

۸۴ ٹھی پنجاب انفنٹری پنجاب کی سرحدی فوج

نام	پلٹن
صوبہ دار میجر رسول خان	چھبیسویں (پنجاب) پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر پیر بخش	بائیسویں پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر سوہن لال تواڑی	آٹھویں ملی کی بیقاعدہ پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر بھندو خان	دیوب کا تیسرا رسالہ پنجاب کی سرحدی فوج
رسالدار میجر جعفر علی خان	پنجاب توپخانہ نمبر ا
صوبہ دار میجر مردان علی شاہ	پہاڑی گارڈ خاص ملکہ معظمہ کا)
رسالدار میجر خاقان خان وائسرائے کا مصاحب	رسالہ ویں پیادہ پلٹن یعنی یوپی کی خیر خواہ پلٹن
صوبہ دار میجر چھمن سنگھ	سترھویں حیدرآباد کنٹنجنٹ
رسالدار میجر شیخ بہادر	پہلا رسالہ پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر شیخ محبوب	تیسری (پنجاب) پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار میجر ارجن سنگھ	انیسویں (پنجاب) پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار گامان خان	چوبیسویں لیفن (راٹری سکھ) پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار حکم سنگھ	پینتالیسویں پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار نہال سنگھ	بیسویں (پنجاب) پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار خواجہ محمد	نویں پیادہ رجمنٹ پیادہ سنٹرل انڈیا ہارس
رسالدار رام سنگھ	دوسری رجمنٹ پیادہ رجمنٹ (کماؤن)
صوبہ دار سیلو سنگھ ناگی	تیسری گورکھا رجمنٹ پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار چتر بھوج اوستھی	چوتھی پیادہ پلٹن
صوبہ دار بھولا پرشاد شکل	سفر مینا کی پلٹن کیولری (خاص پلٹن)
صوبہ دار نہال سنگھ	چودھویں (فیروز پور) انفنٹری یعنی
رسالدار جہانگیر خان	دسویں بنگال لینسرز

صوبہ دار رنبیر کھتری — دوسری گورکھا رجمنٹ (خاص پرنس آف ویلز کی پلٹن سرمور رئفلز
صوبہ دار شوٹہل سنگہ — دوسری رجمنٹ (خاص ملکہ معظمہ کی پلٹن)
صوبہ دار گوبردھن سنگہ — اکتالیسوین (گوالیار) پیادہ پلٹن
رسالدار تہور خان — چھٹا بنگال کا رسالہ
صوبہ دار رام بخش مشر — نیپال کی اردل فوج
رسائیدار اور وردی میجر امام بخش خان — بنگال کا پندرھوان رسالہ

مدراس

صوبہ دار میجر مہرور سنگہ — چالیسوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر شیخ امام — پندرھوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر ناگیا — اکیسوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر ویرراجو — تئیسوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر ونکٹ سوامی — آٹھوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر بھوانی سنگہ — سولھوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر شیخ بوڈین — چوتھی پیادہ پلٹن
صوبہ دار میجر عبدالنبی — پہلی رجمنٹ لیٹ کیولری
صوبہ دار سردار خان — پہلی پیادہ پلٹن
صوبہ دار شیخ میردین — انیسوین پیادہ پلٹن
صوبہ دار شیخ عبدالقادر — دوسری پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار سید احمد — چھتیسوین پیادہ رجمنٹ
صوبہ دار شیخ سکندر — سینتیسوین پیادہ رجمنٹ (گران ڈیل)
صوبہ دار حامد بیگ — نوین پیادہ رجمنٹ

نام	رجمنٹ
صوبہ دار میتوئل ڈیوس کونزن	چوالیسوین رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار شیخ عثمان	بتیسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار پیچی پیرل	انتالیسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار نگیہ	بیالیسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار محمد مداری	گیارھوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار سید عبد القادر	دسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار غلام نبی	بیسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار یعقوب خان	تینتیسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری

بمبئی

نام	رجمنٹ
صوبہ دار میجر لوئس گیبریل	تیئیسوین رجمٹ لیٹ انفنٹری
صوبہ دار میجر شیخ سلطان	چھٹی پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر سولومن الائیجا	انیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر دریاؤ سنگھ	اٹھارھوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر محمد خان	گیارھوین پیادہ رجمٹ
ہمائیر	چھبیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر گو راؤ ڈونگرے	ساتوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر لکشمن یادو	چوبیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر اوجی ہریل	سولھوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر اسوب جی ادھے	دوسری پیادہ پلٹن مخاطب بخطاب شہزادہ ویلز کی اپنی پلٹن گرانڈیل
صوبہ دار میجر سیاجی سرکے	بائیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر ہیادو سی اسرائیل	سترھوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار میجر موسیٰ جی	

صوبہ دار میجر ولی محمد	پہلی پیادہ رجمٹ گرانڈیل)
صوبہ دار میجر حاجی خان	تیسوین پیادہ رجمٹ معروف بہ جیکبز ریفلز
صوبہ دار میجر شیخ عمر	دسوین پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری
رسالدار میجر شادی خان	دوسری رجمٹ سندھ ہارس
صوبہ دار شیخ محی الدین	نوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار گنیش	اٹھائیسوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار شیخ عبداللہ	تیرھوین پیادہ رجمٹ
صوبہ دار راگھوجی مُرسکر	چوتھی پیادہ رجمٹ
صوبہ دار بھیکا	تیسری پیادہ رجمٹ لیٹ انفنٹری

---

۱ عالیجناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کونسل کے اجلاس مین اعلیحضرت ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی منظوری سے اشتہار فرماتے ہین کہ آئندہ سے کمانیر کے سوا اور فرنگی افسر جو ہندوستانی رجمٹون سے متعلق ہین خطاب کے اعتبار سے دو قسم پر منقسم ہونگے ؞

۲ سکواڈرن اور ونگ افسر مع افسر سکنڈ کمان کے سکواڈرن اور ونگ کمانیر کہلائینگے اور باقی معہ رسالہ کے اجیٹن اور پیادہ پلٹن کے اجیٹن و کوارٹر ماسٹر کے سکواڈرن اور ونگ افسر کہلائینگے رسالہ مین اجیٹن کے عہدہ پر ایک سکواڈرن افسر اور پیادہ پلٹن مین اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر کے عہدہ پر ایک ونگ افسر مقرر ہوگا ؞

۳ یہ بھی اشتہار دیا جاتا ہے کہ آئندہ ہندوستانی رجمٹونکے جو افسر خالص ملٹری عہدون یا پرسنل سٹاف کے عہدون پر ایک میعاد مقررہ کے لئے نامزد کئے جائین تو وہ اپنی رجمٹ مین ترقی پانیکے مستحق سمجھے جائینگے ؞

۴ جو افسر اس طرح پر مستحق سمجھا جائیگا وہ رجمٹ مین اپنا مرتبہ قائم رکھیگا اور جب کوئی عہدہ خالی ہوگا تو ترقی

پائیگا گویا کہ وہ اُسوقت رجمنٹ مین موجود ہے اور جب سٹاف کی خدمت ختم ہونیکے بعد اپنی رجمنٹ مین واپس آئیگا تو اُس عہدہ پر آئیگا جو رجمنٹ مین اُسکو حاصل ہے +

عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس مین مشتہر فرماتے ہین کہ تینون احاطون مین اور پنجاب کی سرحدی فوج مین پیادونکی ہر ایک پلٹن کو باجا رکھنے کی اجازت ہوگی اگر اُس پلٹن کے افسر باجا رکھنا چاہین اور اس صورت مین خرچ کے واسطے سرکار سے معمولی امداد دی جائیگی +

اشتہار مندرجۂ ذیل آج کی تاریخ کے لندن گزٹ سے عام کی آگاہی کے لئے دوبارہ مشتہر کیا جاتا ہے +

اعلیحضرت ملکہ معظمہ آج خطاب قیصر ہند کے اعلان کے موقع پر کہ دہلی مین ہوا ہے - عالیجناب جیاجی راؤ سیندھیا بہادر جی سی ایس آئی مہاراجہ گوالیار اور عالیجناب رنبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی مہاراجہ جمو و کشمیر کو براہ الطاف خسروانہ فوج مین آنریری جنرل کا رتبہ عطا فرماتی ہین +

بشرط منظوری اعلیحضرت ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے عالیجناب نواب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر رحیم خان خان بہادر اسسٹنٹ سرجن کو آنریری سرجن کا رتبہ عطا فرماتے ہین +

عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس مبارک موقع پر کہ اعلیحضرت ملکہ معظمہ نے خطاب قیصر ہند اختیار کیا ہے ہر ایک ادنے افسر اور ملاح - شاہی جہازی پلٹنون کے ہر ایک چھوٹے افسر اور گورے کو جو بحر ہند مین شاہی جہازون پر متعین ہین ایک روز کی تنخواہ بطور انعام عطا فرماتے ہین +

ایک روز کی تنخواہ کہ جس مین نیک چلنی کی تنخواہ بھی شامل ہے ہندمین اعلیحضرت ملکۂ معظمہ کی فوج کے کل چھوٹے افسر اور سپاہی کو بھی خواہ وہ گورہ ہو یا کالا عطا کی جائیگی اور رینز والنٹیر کی اُن پلٹنون کے چھوٹے عہدہ دارون اور سپاہیون کو جو جلسۂ قیصری مین موجود ہین ٭

ایچ کے کرزل برنی
سکرٹری گورنمنٹ اوف انڈیا

ضمیمہ نمبر ۲

حصّۂ دوم

دیسی رؤسائے والیانِ ملک و امرا

حیدر آباد

عالیجناب میر محبوب علی خان بہادر ۔ نظام و صوبہ دارِ حیدر آباد ۔ دکن

ذات ۔ سیّد ۔

خطاب وغیرہ ۔ سپہ سالار ۔ مظفر الملک ۔ رستمِ دوران ۔ ارسطوے زمان میر محبوب علی خان بہادر ۔ فتح جنگ ۔ نظام الدولہ ۔ نظام الملک ۔ آصف جاہ ۔

سلامی ۲۱ توپ کی ۔ عمر اس وقت دس سال کی ۔

رقبہ	تقریباً	۹۸۰۰۰ میل مربع
آبادی	تقریباً	۹۰ لاکھ باشندے
آمدنی		۳۰۳۱۰۰۰۰ روپے سالانہ

پولیٹکل افسر معہ سٹاف (عملہ)

کرنیل سر آر جے میڈ صاحب بہادر کے سی ایس آئی ریزیڈنٹ

لفٹنٹ ۔ کرنیل اے ڈی کلے صاحب بہادر	سینیئر اپوتھیکری آر میبری صاحب بہادر
لفٹنٹ ۔ کرنیل ڈبلیو ٹم برڈ صاحب بہادر	میجر اے سی ہیولاک صاحب بہادر حاکم گارد
۔نیل ۔ ایف الگزینڈر صاحب بہادر	کپتان کلارک صاحب بہادر
ہر ایک جے ایچ ٹریور صاحب بہادر	مسٹر ایلیفنٹ صاحب بہادر
تنخواہ بطور ۔ جے لا صاحب بہادر	مسٹر کروکر صاحب

مسٹر ایس ڈی گوشٹا صاحب

امرا و دیسی شرفا

نواب سر سالار جنگ بہادر۔ جی سی ایس آئی وزیر اعظم

نواب وقار الامرا بہادر۔ فوج پائگاہ کے ایک حصہ کا چارج ان کے سپرد ہے +

راجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار یعنی نائب وزیر۔ راجہ چندو لال کا پوتا +

نواب محتشم الدولہ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ نواب امیر کبیر کا بڑا بھتیجا +

نواب بشیر الدولہ بہادر۔ وزیر صیغۂ جوڈیشل۔ امیر کبیر کا چھوٹا بھتیجا +

نواب خورشید جاہ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ نواب وقار الامرا کا سب سے بڑا بیٹا +

نواب اقبال الدولہ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ نواب مذکور الصدر کا دوسرا بیٹا +

نواب ظفر جنگ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ وقار الامرا بہادر کا پوتا +

نواب امام جنگ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ وقار الامرا بہادر کا پوتا +

نواب شمشیر جنگ بہادر وزیر پولیس +

نواب شہاب جنگ بہادر وزیر تعمیرات و تعلیمات وغیرہ +

نواب نظام یار جنگ بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ وزیر کا سالہ +

نواب میر لائق علی خان بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ وزیر کا بیٹا +

نواب میر سعادت علی خان بہادر۔ کوئی خدمت مقرر نہین۔ وزیر کا دوسرا بیٹا +

تہنیت یاور الدولہ۔ نظام خرد سال کی مصاحبت مین معتمد خدمت پر مامور ہین اور وزیر کو محل سرا کی خبرین پہنچانے مین نظام سابق کے معتمد تھے +

ارسلان جنگ بہادر۔ وزیر سابق رکن الدولہ کا پوتا +

سعید الدولہ بہادر۔ ناظم حیدر آباد +

سلیمان یار جنگ بہادر۔ نور الامرا کا پوتا +

راجہ گنگا پرشاد خلفِ راجہ نانک بخش - گورنمنٹ نظام کے صیغۂ پرٹ مین صدر تعلقہ داری کی خدمت پر مامور ہیں *

مستحکم جنگ بہادر	راجہ گوپال راؤ
اکرام جنگ بہادر	محمد مظفر الدین صاحب
قوت جنگ بہادر	محمد علی حاکم
قادر جنگ بہادر	مسیح الدوران خان بہادر
تہمتن جنگ بہادر	حکیم غلام دستگیر
شاہسوار جنگ بہادر	محمد معز الدین صاحب
مولوی مسیح الزمان خان صاحب	سید حسین بلگرامی
حسام الدولہ بہادر	میر تہور علی صاحب
سلیمان یار جنگ بہادر	میر ریاست علی صاحب
صارم جنگ بہادر	محمد صدیق صاحب
ارسلان جنگ بہادر	سید عبد الوہاب صاحب
مقدم جنگ بہادر	سید باقر علی خان صاحب
قمقام الدولہ بہادر	میر ناصر علی
برق جنگ بہادر	میر عابد علی
آغا میرزا بیگ خان صاحب	گردھاری پرشاد ری صاحب بہادر
سید ابراہیم بیگ خان صاحب	شیدی عنبر صاحب بہادر حاکم گارد

بڑودہ

مبارک صاحب بہادر

ہرہائنس جناب مہاراجہ سیاجی راؤ بہادر - گائکواڑ لیفٹنٹ صاحب بہادر

تنخواہ بطریقہ مرہٹہ

سٹر کرو کر صاحب

خطاب وغیرہ- سینا خاص خیل شمشیر بہادر سلامی ۲۱ توپ کی عمر اسوقت ۱۳ سال

رقبہ ۴۳۹۹ میل مربّع

آبادی تقریباً ۲۰ لاکھ باشندے

آمدنی ۱۱۵۰۰۰۰۰ روپے سالانہ

عُلیا جناب مہارانی جمنابائی مہاراجہ کی متبنّی کرنے والی ماں +

پولیٹیکل افسر مع سٹاف (عملہ) +

فلپ سٹینڈش رطول صاحب بہادر سی ایس آئی - اجنٹ گورنر جنرل +

کپتان جی ای منی صاحب بہادر + مسٹر آر ڈی کروز +

امرا و دیسی شرفا

سر ٹی مادھوراؤ - کے سی ایس آئی دیوان +

میر کمال الدین حسین خان - نواب اور سر صوبہ کنٹنجنٹ +

میر ابراہیم علی خان سردار

انند راؤ وسواس راؤ مانے - سردار - مہاراجہ کا ماموں +

خاسے راؤ سرکے - سردار - مہاراجہ کا بہنوئی +

جگدیو راؤ جگ تاپ - سردار - مہاراجہ کا بہنوئی +

نواب بیرت راؤ مانے - سردار - عُلیا جناب مہارانی کا چچا +

تہنیت یاور الدولہ مانے - سردار - عُلیا جناب مہارانی کا چچا +

خبریں پہنچانے میں نظام - سردار - مہاراجہ کا بھائی +

ارسلان جنگ بہادر - وزیر سابق - سردار +

سعید الدولہ بہادر - ناظم حیدرآباد + ـ دیوان +

سلیمان یار جنگ بہادر - نور الامراکا بیٹا - دار +

مادھوراؤ رامچندر فرنویس ٭
رگھوناتھ راؤ دربار وکیل ٭
گنپت راؤ مہاجن محل کمدار ٭

میسور

عالیجناب مہاراجہ چم راجندر ودیر بہادر والی میسور ٭
ذات - یادو - راجپوت کی نسل سے ٭
خطاب - عالیجناب مہاراجہ میسور - مہاراجہ متوفی کے پسر متبنٰی ٭
عمر ۱۵ برس - سلامی ۲۱ توپ کی ٭

رقبہ ۲۹۳۲۵ میل مربع ٭
آبادی ۵۰۵۵۴۱۲ باشندے ٭
آمدنی ۱۰۹۴۹۶۸۰ روپے سالانہ ٭

پولٹیکل افسر معہ سٹاف (عملہ)

سی بی - سانڈرز صاحب بہادر - سی بی چیف کمشنر میسور وکورگ ٭
کرنیل نیوٹن صاحب بہادر ٭
کرنیل ایچ - لی جی - بروس صاحب بہادر سی بی - آر - ایچ - اے ٭
سرجن - میجر جے - ہنڈرسن صاحب بہادر - ایم ڈی ٭
کپتان ایف - اے - ولسن صاحب بہادر ٭
لفٹنٹ آر - اوون صاحب بہادر ٭

امرا و دیسی شرفا

گوپال راج آرس - مہاراجہ کا بھائی ٭
سوبرمنیا راج آرس - مہاراجہ کا بھائی ٭

بسّپاجی اُرس ۔ مہاراجہ کا سالہ ٭

وُلوائی دیوراج اُرس ۔ میسور کے دلوائی خاندان کا جانشین ٭

نَنج راج اُرس
بلراج اُرس } مہاراجہ کے قریبی رشتہ دار ٭

دی رپاجی اُرس ۔ مہاراجہ کا رشتہ دار ٭

نَنجُنڈ راج اُرس ۔ مہاراجہ کا رشتہ دار ٭

مسٹر سی رنگا چارلو ۔ مہاراجہ کے امورِ خانہ داری کا ناظر و مختار ٭

مسٹر رام سوامی ٭

مسٹر نرسا سنگا ٭

اجنٹی وسطِ ہند

گوالیار

عالیجناب مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیا بہادر جی سی ایس آئی والیِ گوالیار ٭

ذات ۔ مرہٹہ ٭

خطاب وغیرہ ۔ عالیجناب مہاراجہ سیندھیا جی سی ایس آئی ٭ سلامی ۲۱ توپ

عمر [illegible] برس ٭

مہاراجہ سابق کے متبنّیٰ ۔ سنہ [illegible] میں گدّی پر بیٹھے ۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں بڑی بہادری اور سرکار کی خیر خواہی ظاہر کی ٭

رقبہ ۔ ۳۳۱۱۹ میل مربّع ٭

آبادی ۔ ۳۵۰۰۰۰۰ باشندے ٭

آمدنی ۔ ۱۳۰۰۰۰۰ روپیے سالانہ ٭

امراء ولیس شہزادے

سر گنپت راؤ - کے سی ایس آئی - دیوان	تاتیا صاحب کھان ولکر
جنرل باپو صاحب آؤ ہد	سنتو باوادا صاحب
راؤجی راؤ سیندھیا	احسان علی صاحب
وٹھل راؤ سیندھیا	میجر کاشی راؤ سروے
شنکر راؤ گر سود	کپتان شمشیر خان
باپو صاحب	

اِنْدَوْر

عالیجناب مہاراجہ تکاجی راؤ ہلکر بہادر - جی سی ایس آئی - اندور

ذات - مرہٹہ - خاندان ہلکر

خطاب وغیرہ - عالیجناب مہاراجہ ہلکر - جی سی ایس آئی - سلامی ۲۱ توپ کی عمر اسوقت ۴۳ سال مہاراجہ ایک لائق رئیس فرمان روا ہین اور اُنکے اوصاف مشہور و معروف ہین - مہاراجہ بہادر ہلکر کے دوسرے بیٹے ہین - جب کھنڈے راؤ چند مہینے حکمرانی کر کے بلا ازدواج و بغیر وارث مر گئے - تو اُنہین سرکار انگلشیہ نے انتخاب کر کے ۱۸۸۶ء مین متوفی کی جگہ گدّی پر بٹھا دیا ؞

رقبہ	-	۸۰۷۵	میل مربع
آبادی	-	۶۳۵۴۵۰	باشندے
آمدنی	-	۵۰۰۰۰۰۰	رو

امراودیسہ

ودیسی شہ

شواجی راؤ ہلکر - بڑا بیٹا

یشونت راؤ ہلکر چھوٹا بیٹا

سر کاشی راؤ دادا - کے سی ایس آئی ؞

رام راؤ نارائن - دیوان

کرنیل سکھ رام مارتنڈ	سداشو اپادھے
باپو صاحب بانڈی	مولوی صدرالدین
آپا صاحب ہلکر	بھیکاجی شبنویس
گوبند راؤ خزانچی	مادھو راؤ ڈاکٹر
رام چندر وٹھل	کنھیالال
وامن راؤ	باپوجی مادھو
محمد عظیم خان	سکھ رام
کانوجی گونڈ	
سکھ رام گوپال	

بھوپال

عالیجناب نواب شاہجہان بیگم ۔جی سی ایس آئی ۔ والیۂ بھوپال

ذات افغان ۔قوم میرزی خیل

خطاب وغیرہ ۔عالیجناب نواب شاہجہان بیگم ۔سلامی ۱۹ توپ کی ہوتی ہے ۔عمر اسوقت ۳۷ برس کی ہے ۔بیگم صاحبہ کے دوسرے خاوند صدیق حسین نامی سرکار کی طرف سے نواب کا خطاب پاکر اُن کے شوہر تسلیم کیے گئے ہین ۔بیگم صاحب اپنے باپ نواب جہانگیر محمد خان کی جگہ ۱۸۴۴ء مین مسند نشین ہوئین مگر اپنی بیوہ ماں سکندر بیگم کی خاطر اپنے حق سے دست بردار ہوئین اور اُن کی ماں نے بڑی لیاقت سے فرمان روائی کر کے ۱۸۶۸ء مین انتقال کیا ۔

بیگم بھوپال سرکار انگلشیہ کی ایک راسخ اور خیر خواہ دوست ہین +

رقبہ	۸۲۰۰	میل مربع
آبادی	۷۶۹۲۰۰	باشندے

آمدنی ۲۶۸۰۳۴۰۰ روپیے سالانہ

امرا و دیسی شرفا

نواب صادق حسین خان

منشی جمال الدین مدار المہام

ریوان

عالیجناب مہاراجہ رگھو راج سنگھ بہادر - جی سی ایس آئی والی ریوان

ذات چھتری - بگھیل راجپوت

خطاب وغیرہ - عالیجناب مہاراجہ بہادر جی سی ایس آئی - سلامی ۲۱ توپ کی ہوتی ہے - عمر اسوقت ۵۲ سال کی ہے ۱۸۳۴ء مین جے سنگھ دیو کے بیٹے اور قائم مقام وشوناتھ سنگھ کی جگہ گدی پر بیٹھے اور اپنے خاندان کے سلسلے مین اکتیسوین راجہ ہین ۱۸۵۸ء مین جو خدمتین انہون نے کین ان کے صلہ مین سرکار انگلشیہ نے اضلاع سُہاگ پور اور امرکنٹک انہین عطا فرمائے ٭

رقبہ	۱۳۰۰۰	میل مربع
آبادی	۲۰۲۵۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۵۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

امیر اور دیسی شریف

دین بندھو سنگھ دیوان

ریاست دھار

راجہ انند راؤ پوار - والی دھار

ذات - راجپوت

خطاب وغیرہ - راجہ انند راؤ پوار - ۱۵ - توپ کی سلامی - عمر اسوقت ۴۴ سال - پوار

خاندان کا دعویٰ ہے کہ ہم بکرمادت کی اولاد سے ہین جو مشہور راجہ قدیم زمانہ مین گذرا ہے - یہ ریاست بغاوت کے سبب سے ۱۸۵۸ء مین ضبط کی گئی تھی مگر بعد ازان رئیسِ حال کو جو اُسوقت نابالغ تھے واگذار کی گئی +

رقبہ	۲۵۰۰	میل مربع
آبادی	۱۵۰۰۰	باشندے
آمدنی	۸۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

امرا و دیسی شرفا

گوپال وسواس راؤ کارباری	رام بھاؤ
گوبند وسواس راؤ	گنیش شاستری
مہاڈیک صاحب	پورانک
بابا پاٹھر یکر	بالم بھٹ
پانڈے صاحب	بھاؤ صاحب منگیکر
دامودر پنت	

دیواس (شاخِ خُرد)

راجہ نراین راؤ پوار - والی دیواس (شاخِ خُرد)

ذات - راجپوت

اس قوم کی اصلیت مین مرہٹون کے ساتھ شادی کرنے سے فرق آگیا ہے +

رتلام

راجہ جسونت سنگھ والیٔ رتلام

ذات - راجپوت

خطاب وغیرہ - راجہ جسونت سنگھ کی سلامی ۱۳- توپ کی ہوتی ہے عمر اسوقت

کی ہے اور یہ راجہ مغربی مالوہ مین راجپوتون کے بڑے سردار خیال کئے جاتے ہین

رقبہ	۱۲۰۰	میل مربع
آبادی	۱۰۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۳۰۰۰۰	روپے سالانہ

امرا و دیسی شرفا

میر شہامت علی خان بہادر ۔ سی ایس آئی ۔ پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ

ٹھاکر مان سنگہ | ٹھاکر تخت سنگہ

مہاراجہ ایلیٹھا | منیر الدین

سمپتھر

راجہ ہندوپت بہادر والی سمپتھر

ذات ۔

خطاب وغیرہ ۔ راجہ ہندوپت بہادر ۔ سلامی ۱۱ توپ کی ہوتی ہے ۔ عمر اسوقت ۵۱ سال ۔ رئیس حال مخبوط الحواس ہین اور ۱۸۵۵ع سے کاروبار ریاست مین دخل نہین رکھتے ۔ ان کے بیٹے راجہ بہادر جنکی عمر بتیس سال کی ہے ریاست کے تین حصون کے منتظم ہین باقی ایک حصہ کا انتظام رئیس کی زوجہ رانی صاحبہ کے سپرد ہے جو مقام آمرہ مین اپنے دیوانہ شوہر کی نگہداشت کرتی ہین ؛

رقبہ ۔	۱۷۵	میل مربع
آبادی	۱۰۸۰۰۰	باشندے
آمدنی	۴۰۰۰۰	روپے سالانہ

چرکھاری

ذات ۔

خطاب ۔ سنگہ دیو بہادر والی چرکھاری

ذات بُندیلا راجپوت

خطاب وغیرہ۔ مہاراجہ ادھیراج۔ سلامی ۱۱ توپ کی۔ عمر ۲۳ سال

مہاراجہ رتن سنگھ کے بیٹے ہیں۔ بجے بہادر کے پوتے ہیں۔ ان کے دادا نے رؤسائے بُندیلا میں سب سے اوّل گورنمنٹِ انگلشیہ کی اطاعت قبول کی۔ رئیسِ حال سنہ ۱۸۶۰ء میں اپنے باپ کے انتقال کے وقت بہت خُردسال تھے جولائی ۱۸۷۴ء میں اُن کو کامل اختیار ملے۔

رقبہ	۸۶۱	میل مربّع
آبادی	۱۲۱۰۰۰	باشندے
آمدنی	۵۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا اور دیسی شُرفا

شیخ محمّد عثمان۔ وزیر

چمان راؤ

لیاقت حسین

پنّا

مہاراجہ سر رُدر پرتاب سنگھ بہادر۔ کے سی ایس آئی۔ والیِ پنّا

ذات۔ بندیلا راجپوت

خطاب وغیرہ۔ مہاراجہ۔ کے سی ایس آئی۔ سلامی ۱۳ توپ کی ہوتی ہے۔ عمر ۲۸ سال۔ ذکی ہیں اور طبیعت میں ترقی اور اصلاح کی قابلیت رکھتے ہیں۔ بڑے شوقین عکسی مصوّر ہیں

رقبہ	۲۵۵۵	میل مربّع
آبادی	۱۸۳۰۰۰	باشندے
آمدنی	۵۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

چھتر پور

راجہ بشن ناتھ سنگہ بہادر والیِ چھتر پور

ذات - پواڑ

خطاب وغیرہ - راجہ بشن ناتھ سنگہ - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر ۱۱ سال

پرتاب سنگہ کے خلفِ متبنّٰی اور اُن کے چھوٹے بھائی کے پوتے جگت راج کے بیٹے ہین *

رقبہ	۱۲۴۰	میل مربّع
آبادی	۱۷۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۵۰۰۰۰	روپے سالانہ

اجے گڑھ

مہاراجہ رنجور سنگہ بہادر راجۂ اجے گڑھ

ذات - بُندیلا راجپوت

خطاب وغیرہ - مہاراجہ رنجور سنگہ - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر ۲۷ سال - مہی پت سنگہ کے بیٹے ہین جنھون نے سنہ ۱۸۵۳ء مین انتقال کیا - اور اُن کی بیاہتا رانی کے پیٹ سے نہین رنجور سنگہ سنہ ۱۸۶۸ء مین گدّی پر بیٹھے اور اِن کی جانشینی سنہ ۱۸۶۹ء مین تسلیم کی گئی

رقبہ	۸۰۲	میل مربع
آبادی	۵۳۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۲۵۰۰۰	روپے سالانہ

بجاور

مہاراجہ بھان پرتاب سنگہ - بہادر والیِ بجاور

ذات - بُندیلا راجپوت

خطاب وغیرہ - مہاراجہ پرتاب سنگھ سلامی ۱۱ توپ کی - عمر ۳۳ سال - پچھمن سنگھ کے بیٹے ہین جو رتن سنگھ کے بھتیجے تھے - رتن سنگھ نے گورنمنٹ انگلشیہ کو اس مضمون کا اطاعت نامہ لکھدیا تھا کہ میرے جھگڑے فساد جو گردو پیش کے رؤسا کے ساتھ ہون اُن کا تصفیہ گورنمنٹ انگلشیہ کرے ❊

رقبہ	۹۲۰	میل مربّع
آبادی	۱۰۲۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۲۵۰۰۰	روپیے سالانہ

بیرونڈا

راجہ رگھبر دیال سنگھ والی برونڈا

ذات رگھوبنسی راجپوت

خطاب وغیرہ - راجہ رگھبر دیال - سلامی ۹ توپ کی - عمر ۳۵ سال - ان کے باپ سرب جیت موہن سنگھ کے بھتیجے تھے جن کو سرکار کی طرف سے ۱۸۶۲ء مین اُن کی جدّی ریاست کے اُس حصّہ کے استقلال کی سند عطا ہوئی جو علی بہادر کے ماتحت مرہٹون کے حملہ کے وقت اُن کے قبضے مین تھا

رقبہ	۲۳۸	میل مربّع
آبادی	۱۴۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۸۰۰۰	روپیے سالانہ

روسائے والیانِ ریاست جن کی سلامی نہین ہوتی

پالدیو

چوبے انیرُودھ سنگھ رئیسِ پالدیو

ذات۔ ہندو برہمن

خطاب وغیرہ۔ جاگیردار چوبے۔ عمر اب ۳۸ سال کی ہے۔ اپنے بھائی مکند سنگہ کی جگہ جنھون نے ۱۸۴۳ء مین انتقال کیا مسند نشین ہوئے شیو پرشاد کے بیٹے ہین جو ۱۸۶۵ء مین فوت ہوئے

رقبہ	۲۸	میل مربع
آبادی	۸۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۰۰۰۰	روپے سالانہ

علی پورا

راؤ چھترپتی جاگیردارِ علی پورا

ذات۔ ہندو۔ پڑی پورہ راجپوت

خطاب وغیرہ۔ راؤ چھترپتی عمر ۴۲ سال۔ پنّا کے ایک سردار اکھد سنگہ کی نسل سے ہین جنھین علی پورا مہاراجہ ہندوپت کی سرکار سے بطورِ جاگیر ملا تھا ٭

رقبہ	۸۵	میل مربع
آبادی	۱۵۰۰۰	باشندے
آمدنی	۳۲۰۰۰	روپے سالانہ

راج گڑھ

نواب موتی سنگہ۔ عرف محمّد عبد الواسع خان

ذات۔ اصل مین اُمست راجپوت۔ ۱۸۷۱ء مین انھون نے علانیہ دینِ محمّدی قبول کرنیکا اظہار کیا اور ۱۸۷۲ء مین نواب کا خطاب عطا ہونے پر اپنے موروثی خطابِ راوت کو چھوڑ دیا۔

خطاب وغیرہ۔ [illegible] پت انگریزی کی طرف سے نوّاب کے خطاب پر ممتاز ہوئے

اب ۶۲ برس کی عمر ہے -
ان کی ریاست سندھیا کی تابع ہے جس کے ذریعے سرکار کو ۸۵۰۰ روپے سالانہ ادا کرتے
ہین راج گڑھ کی سند نشینی کے انتظام ہین مہاراجہ سندھیا کو کچھ دخل نہین

رقبہ	۶۴۲	میل مربع
آبادی	۷۵۷۴۲	باشندے
آمدنی	۳۵۰۰۰	روپے سالانہ

جگنی

راؤ لکشمن سنگھ جاگیردار جگنی

ذات بندیلا ہندو

خطاب وغیرہ - راؤ لکشمن سنگھ جاگیردار - اب ۱۵ برس کی عمر ہے - مہاراجہ چھتر سال کے بیٹون بین سے پدوم سنگھ کی نسل سے ہین اور جو حصہ ریاست کا باپ سے اُن کو ملا تھا اُس مین یہی حال کی جاگیر باقی ہے ٭

رقبہ	۱۷	میل مربع
آبادی	۴۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۴۰۰۰	روپے سالانہ

راجپوتانہ

اُدیپور یا میواڑ

عالیجناب مہارانا سجن سنگھ والیِ اُدیپور

ذات راجپوت سورج بنسی خاندان سیسودیہ گوت گیلوت

خطاب وغیرہ۔ عالیجناب مہاراجہ دہراج مہارانا۔ سلامی ۲۱ توپ کی۔ عمر اب ۱۸ سال مہارانا سمبھو سنگہ کی جگہ جو ۱۸۷۴ء مین لاولد انتقال کرگئے تھے گدی نشین ہوئے اور امرا کی رضامندی سے مہارانیون نے اُنہین متبنّٰی کیا ؛

رقبہ	۱۱۶۱۴	میل مربّع
آبادی	۱۱۶۱۴۰۰	باشندے
آمدنی	۲۵۰۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

بیدلہ راؤجی
سیجہ راوت جی
آسیند راوت جی
ہمیر گڑھ راوت جی
تانہ راج
پردھان (وزیر ریاست)
بیدلہ کنور جی
پارسولی کنور جی
بابا فتح سنگہ جی
ماما بختاور سنگہ جی
بمبورہ راوت جی
سیانا
بنیڑہ والونکا بیٹا

دولت گڑھ والون کا بیٹا
براج
کرن سنگہ جی
ترکان
راٹھور پرتھی سنگہ جی
سنگت
باڑا رام لال جی
ڈوڈوا رام دوار جی
برتھ چیتر بھج جی
بیدم راؤجی
پارسولی راؤجی
کرجلی باباجی
ٹھاکرلاوہ

ٹھاکر کیلوہ	ستوری
گوگندہ کنور جی	برج کا کھیرا
پالٹری	جیون
خیر آباد والون کا بیٹا	چوہان لچھمن جی
ماما امر سنگہ جی	چوڑاوت اُنر جی
ککریری	راٹھور مور جی
سمپراوالا	ڈوواڑیہ چارن سانول داس جی
بنرام والون کا بیٹا	بختاور سنگہ جی

جے پور

عالیجناب مہاراجہ ادھیراج سوائی رام سنگہ بہادر جی سی ایس آئی - والی جے پور ذات - کچھواہہ قوم کے راجپوت - یہ قوم ہندوستان کے اُن چھتیس شاہی خاندانون مین سے ہے جو اپنے تئین راجہ رام چندر جی کی نسل سے بتاتے ہین ؛

خطاب وغیرہ - عالیجناب سر آمد راجہاے ہندوستان راج رجندر سری مہاراج ادھیراج بہادر جی سی ایس آئی - سلامی ۲۱ توپ کی - عمر اب ۴۳ سال - اپنے باپ جے سنگہ سوم کی جگہ جنہون نے ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مسند نشین ہوئے ؛

رقبہ	۱۵۲۵۰	میل مربع
آبادی	۱۹۹۵۰۰۰	باشندے
آمدنی	۴۷۵۰۰۰۰	روپے سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

ٹھاکر گوبند سنگہ	ٹھاکر اونیارہ

راؤ راجہ سیکر	راؤ راجہ کیتری
ٹھاکر نول گڑھ	ٹھاکر ڈگی
راؤ راجہ دولہ	ٹھاکر فتح سنگہ وزیر اعظم
راول بیجے سنگہ	

جودھپور یا مارواڑ

عالیجناب مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر جی سی ایس آئی۔ والیِ جودھپور
ذات ہندو۔ راتھوڑ قوم کے راجپوت
خطاب وغیرہ۔ عالیجناب مہاراجہ صاحب کو حضور پرنس آو ویلز نے آپ بمقامِ کلکتہ یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو خطابِ جی سی ایس آئی سے اعزاز بخشا۔ سلامی ۱۹ توپ کی۔
عمر اب ۳۹ سال ۱۸۷۳ء میں اپنے باپ مہاراجہ تخت سنگہ کی جگہ جو بڑے خیر خواہِ سرکار تھے اور ایامِ غدر میں اُن سے نمایاں خدمتیں ہوئی تھیں گدّی پر بیٹھے

رقبہ	۳۵۶۷۰	میل مربع
آبادی	۲۰۰۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۵۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

میجر جنرل مہاراج کشور سنگہ صاحب	مہاراج بہادر سنگہ صاحب
ٹھاکر رائے پور	ٹھاکر آسوب
فیض اللہ خان صاحب	سید وزیر علی

بوندی

عالیجناب مہاراؤ راجہ رام سنگہ بہادر والیِ بوندی جی سی اس آئی

ذات - چوہان راجپوت - شاخ ہاڈہ

خطاب وغیرہ - عالیجناب مہاراؤ راجہ کی ۱۷ توپ کی سلامی ہوتی ہے - عمر اب ۶۶ سال ہے - اپنے باپ مہاراؤ راجہ بشن سنگہ کی جگہ ۱۸۲۱ء مین گدی پر بیٹھے

رقبہ	۲۳۰۰	میل مربع
آبادی	۲۲۴۰۰۰	باشندے
آمدنی	۸۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ - اُمرا کی جاگیرون

اور صیغۂ دھرم ارتھ کی معافیات کے سوا

اُمرا و دیسی شرفا

ارجن سنگہ	گوبردھن سنگہ
اندر سال	ہنوت سنگہ
امرت سال	بھگونت سنگہ
دُرجن سال	

قرولی

عالیجناب مہاراجہ ارجن پال بہادر والیِ قرولی

ذات - راجپوت - سرگروہِ قوم جادون چندربنسی

خطاب وغیرہ - مہاراجہ جادون کل چندر بھال - سلامی ۱۷ توپ کی -

۱۸۷۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ پال کی جگہ مسند نشین ہوئے - مہاراجہ مدن پال نے جو مہاراجہ جے سنگہ پال سے پہلے قرولی کے حاکم تھے - غدر ۱۸۵۷ء مین خدماتِ نمایان کین اور سرکارِ انگریزی سے جی سی ایس آئی خطاب پایا *

رقبہ	۱۸۷۰	میل مربع
آبادی	۱۲۴۰۶۰	باشندے

آمدنی ۵۰۰۰۰۰ روپیے سالانہ

اُمراو دیسی شرفا

ٹھاکر ملوک پال
اُونکار پال
چودھری شام لال
جمعدار دھپ سنگھ
جمعدار فضل رسول خان

جگن ناتھ پال
دیوان بلدیو سنگھ
راجہ بہادر
ٹھاکر ہرجن پال

بھرتپور

عالیجناب مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر۔ جی سی ایس آئی۔ والیِ بھرتپور
ذات۔ جاٹ
خطاب۔ مہاراجہ برج اندر سوائی۔ سلامی ۱۷ توپ کی۔ عمر اب ۲۵ سال ۱۸۵۳ء مین اپنے باپ مہاراجہ بلونت سنگھ کی جگہ گدی نشین ہوئے ؞

رقبہ	۱۹۷۴	میل مربع
آبادی	۷۴۳۷۱۰	باشندے
آمدنی	۳۲۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

ٹونک

عالیجناب نوّاب محمد ابراہیم علی خان بہادر والیِ ٹونک
ذات۔ بونیر قوم کے پٹھان
خطاب امین الدولہ وزیر الملک۔ سلامی ۱۷ توپ کی۔ عمر ۲۵ سال۔ ۱۸۶۸ء مین اپنے باپ [illegible] علی خان کی جگہ مسند نشین ہوئے جو ۱۸۶۷ء مین اپنے بڑے بڑے جاگیردارون عالیجناب مہاہمین اور متوسّلون کو دغا سے قتل کرنے کے سبب سرکار انگریزی کے اعلان

کے بموجب معزول ہوئے تھے *

رقبہ	۲۷۳۰	میل مربّع تقریباً
آبادی	۳۲۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۱۰۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
خانصاحب - وزیرِ اعظم
محمد اکرام خان
عبد الرّحمان خان
احمد خان
احمد اللہ خان
محمد خان (محمد جمال خان کا بیٹا)
حمید خان
عبد الرّحیم خان
عبد المجید خان
محمد شفیع اللہ خان
نور الدّین خان
احمد یار خان
عبد الرّؤف خان
احمد علی خان
عبد اللہ خان
محمّد خان
محمّد خان
حافظ محمّد عنایت اللہ خان
محمّد خان (عبد الکریم خان کا بیٹا)
حافظ محمّد اسحاق خان
حافظ عبد الوہاب خان
عبد الصّمد خان
عبد اللہ خان
محمّد سعید خان
محمّد اسفند یار خان
امداد اللہ خان

کشن گڑھ

عالیجناب مہاراجہ پرتھی سنگھ بہادر والیِ کشن گڑھ

ذات۔ راٹھور راجپوت۔ اِن کا خاندان جودھپور کی ایک شاخ ہے
خطاب۔ مہاراجہ ادھیراج بہادر۔ سلامی ۱۷ توپ کی۔ عمر ۴۱ سال۔ کلیان سنگھ کے بیٹے مہاراجہ محکم سنگھ نے اُنہین متبنّٰی بنایا۔ ۱۸۴۸ء مین اِن کی جگہ مسند پر بیٹھے +

رقبہ	۷۲۴	میل مربّع
آبادی	۱۰۵۰۰۰	باشندے
آمدنی	۳۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

الور

عالیجناب مہاراؤ راجہ منگل سنگھ بہادر والیِ الور
ذات۔ راجپوت۔ خاندان نرو کا
خطاب وغیرہ مہاراؤ راجہ سوائی بہادر۔ سلامی ۱۵ توپ کی۔ عمر ۱۷ سال۔ مہاراؤ راجہ شیودان سنگھ نے جب انتقال کیا اور اپنے پیچھے نہ کوئی صلبی اور نہ متبنّٰی وارثِ جائز چھوڑا تو ۱۸۷۴ء مین سرکار نے اُنہین انتخاب فرمایا +

رقبہ	۳۰۲۴	میل مربّع
آبادی	۷۷۸۵۹۶	باشندے
آمدنی	۲۳۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

مسٹر ٹامس ہیدرلے ڈپٹی کلکٹر

اُمرا و دیسی شرفا

ٹھاکر ہاتھی سنگھ
رسالدار بھوپال سنگھ
ٹھاکر منگل سنگھ۔ کونسلِ ریاست کے ممبر
ٹھاکر بیری لال

حضرات سلطان سنگھ رئیسِ تھانہ
فیض آب روپ نراین
[illegible] سنگھ
عالیجناب [illegible] سنگھ

ٹھاکر بلدیو سنگھ	رسالدار کمان سنگھ
بخشی راؤ ہر بخش	خواص شیو بخش
رسالدار اُمراؤ سنگھ	

دھولپور

عالیجناب مہاراجہ رانا نہال سنگھ بہادر والی دھولپور

ذات - بمرولیا خاندان کے جاٹ جو آگرہ کے قریب ۱۵۰۵ء مین قائم ہوا

خطاب وغیرہ - سرکاری القاب - رئیس الدولہ - سپہدار الملک - مہاراج ادھیراج - سری سوائی رانا - لوکیندر بہادر - دلیر جنگ - جے دیو - سلامی ۱۵ توپ کی - عمر ۱۳ سال ۱۸۷۳ء مین اپنے دادا مہارانا بھگونت سنگھ کے جانشین ہوئے - جو سرکار کی خیر خواہی مین ثابت قدم رہے اور جنہین ہند کی بغاوت فرو ہونے کے بعد علیا جناب حضور ملکہ معظمہ کی طرف سے خطاب کے سی ایس آئی مرحمت ہوا

رقبہ	۱۶۶۰	میل مربع
آبادی	۱۹۳۰۰۰	باشندے تقریباً
آمدنی	۱۱۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

کنور ہردیو سنگھ	زین الدین
لالو لچھمی سنگھ	لالو نراین سنگھ
جمعدار عُمر خان	

جھالا واڑ

عالیجناب مہاراج رانا ظالم سنگھ بہادر والی جھالا واڑ

ذات - کاٹھیاوار کے برون خاندان کے راجپوت

خطاب وغیرہ - مہاراج رانا - سلامی ۱۵ توپ کی عمر ۱۲ سال - مہارانا راجہ پرتھی سنگھ کی وفات پر جو اگست ۱۸۷۵ء مین ہوئی کچھ تھوڑے عرصہ گدّی غالی رہی پھر جولائی ۱۸۷۶ء مین متبنّیٰ ہونے کے حق سے مسند نشین ہوئے

رقبہ	۲۵۶۰	میل مربّع
آبادی	۲۲۶۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۶۰۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

ٹھاکر بجے سنگھ راٹھور	راج گوپال داس
ٹھاکر نرپت سنگھ	ٹھاکر اندر سنگھ
ٹھاکر گمن سنگھ	دلّا بھائی ڈگر ناتھ
سیٹھ ہرک چند	بوہرہ نتھّالال

راجپوتانہ کے وہ اُمرا جن کی سلامی نہیں ہوتی اور نہ حضور ویسرائے اُن سے ملاقاتِ بازدید فرماتے ہین

راجہ بنائے	ٹھاکر باندن واڑہ
ٹھاکر ساور	راجہ راجگڑھ
ٹھاکر مسعودہ	دیوان جی سجّادہ نشینِ درگاہِ خواجہ صاحب
راجہ پیسان گن	متولّی درگاہِ خواجہ صاحب
ٹھاکر جونیان	سیٹھ سُمیرمل
ٹھاکر دیولیہ	سیٹھ چاندمل
ٹھاکر کھروہ	میر نظام علی

۱۷

بمبئی

کولھاپور

خطاب وغیرہ - چھترپتی مہاراج - سلامی ۱۹ توپ کی - عمر اب ۱۳ سال - خانات کے بھونسلہ خاندان کے سرگروہ دنکن راؤ کے بیٹے ہین - اکتوبر ۱۸۷۱ء مین مسند کولھاپور پر بٹھائے گئے اور اُس وقت اُنہون نے اپنا نام سیواجی راؤ رکھا

ذات - مرہٹہ - خاندانی نام بھونسلے

رقبہ	۳۱۸۴	میل مربع
آبادی	۸۰۲۶۹۱	باشندے
آمدنی	۳۰۴۷۲۴۰	روپیے سالانہ

کچھ

خطاب وغیرہ - مہاراجہ مرزا مہاراؤ شری سر پرگ مال جی بہادر جی سی ایس آئی - سلامی ۱۷ توپ کی - عمر اب ۳۷ سال - اِن کے دو بیٹے اور ایک لڑکی ہے - ۱۸۶۰ء مین اپنے باپ راؤ دیسال کی وفات کے بعد مسند پر بیٹھے

ذات - جھریج - راجپوت

رقبہ - باستثنائے رن یعنی جھیل ۶۵۰۰ میل مربع

آبادی	۵۰۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۱۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

ایدر

مہاراجہ کیسری سنگھ جی

ذات - راجپوت از خاندانِ جودھپور

خطاب - مہاراجہ - سلامی ۱۵ توپ کی - عمر ۱۵ سال اور سر جوان سنگھ جی مہاراجہ ایدر کے سی ایس آئی
متوفی کے بیٹے ہین جو بمبئی کی مجلسِ واضعانِ قوانین کے ممبر مقرر ہوئے تھے - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء مین
اُنہون نے انتقال کیا اور اُن کی جگہ اُن کے بیٹے رئیسِ حال جانشین ہوئے ؏

رقبہ صحیح صحیح معلوم نہین پر اراضی مزروعہ تخمیناً ۶۰۰۰۰ بیگھہ ہے

آبادی	۲۱۷۳۸۲	باشندے
آمدنی	۶۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

راج پیپلا

مہارانا گمبھیر سنگھ جی راجہ راج پیپلا

ذات - گوہیل راجپوت

خطاب - راجہ - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۳۱ سال - ویریسال جی کے بیٹے ہین ۱۷ نومبر
سنہ ۱۸۶۰ء مین جب اُن کے والد ریاست سے دست بردار ہوئے یہ گدّی پر بیٹھے

رقبہ	۱۵۱۴	میل مربّع
آبادی	۱۲۰۰۳۶	باشندے
آمدنی	۶۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

درنگ درا

عالیجناب مان سنگھ جی

ذات - راجپوتون کے ایک بڑے پُرانے خاندان جھالا کی نسل سے

خطاب - راجہ صاحب - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۳۹ سال

رقبہ - تخمیناً ۱۲۵ دیہات اِس مین شامل ہین

آبادی	۸۷۹۴۹	باشندے
آمدنی	۴۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

بھاونگر

عالیجناب تخت سنگھ جی ٹھاکر صاحب بھاونگر

ذات - گوہیل راجپوت

خطاب - ٹھاکر صاحب - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۱۸ سال بھاؤ سنگھ جنہون نے ۱۷۴۲ء مین بھاؤنگر کی بنیاد ڈالی - اُن کے پڑپوتے وجے سنگھ کی نسل سے ہین

رقبہ - کہتے ہین اس ریاست مین ۴۴۵ دیہات ہین

آبادی	۴۰۳۷۵۴	باشندے
آمدنی	۲۵۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

جنجیرا

شیدی ابراہیم خان

ذات - قوم کے شیدی یعنی حبشی - مذہب کے محمدی

خطاب - نواب - سلامی ۹ توپ کی - عمر اب ۵۶ سال - ایک بیٹا اِن کا شیدی احمد خان بیاہتا بیوی سے ہے اور دو حرم سے - اِن مین بڑا بیٹا بخشی یعنی ریاست کا جرنیل ہے

رقبہ	۳۲۴	میل مربع
آبادی	۸۲۴۹۶	باشندے
آمدنی	۳۲۷۰۰۰	روپے سالانہ

جوناگڑھ

عالیجناب سر مہابت خان - کے سی ایس آئی نواب جوناگڑھ

ذات - مسلمان

خطاب - نواب - اور کے سی ایس آئی - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۳۹ سال - بہادر خان کے بیٹے اور حمید خان کے پوتے ہین - اِن کا بڑا بیٹا بہادر خان جی جس نے

راج کمار کالج مین تعلیم پائی ہے ولیعہد ہے

رقبہ	۳۸۰۰	میل مربّع
آبادی	۳۸۰۹۲۱	باشندے
آمدنی	۲۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

ساونت واڑی

رگھوناتھ ساونت بھونسلہ

ذات - مرہٹہ

خطاب - سردیسی - سلامی ۹ توپ کی - عمر اب ۱۵ سال

پھُند ساونت بھونسلے بابا صاحب کے بیٹے اور کھیم ساونت بھونسلے متوفّا کے پوتے ہین - ۱۸۶۹ء مین اپنے باپ کی جگہ مسند نشین ہوئے

رقبہ	۹۰۰	میل مربّع
آبادی	۲۰۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۲۹۴۰۰۰	روپے سالانہ

نوانگر

عالیجناب جام شری وِبھاجی دالیٔ نوانگر

ذات - جھڑیجا راجپوت

خطاب جام - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۵۰ سال - رن مول جی کے بیٹے ہین جو جام ستواجی کے بھتیجے تھے - رن مول جی کو ستواجی نے ۱۸۱۴ء مین متبنّٰے کیا تھا - جام کے بیٹے بھیم سنگہ جی کو جو مسلمان بیوی کے بطن سے ہین سرکار انگریزی نے بیٹا تسلیم کرلیا ہے +

رقبہ	۳۳۹۳	میل مربّع
آبادی	۲۹۰۸۴۷	باشندے

آمدنی ۱۵۰۰۰۰۰ روپے سالانہ

بمبئی احاطہ کے اُمرا و دیسی شرفا

بمبئی	آنریبل راؤ صاحب وشوناتھ نراین منڈلیک
"	آنریبل نکھودا محمّد علی روگے
"	سر جمسیتجی جی جی بھائی بیرونٹ سی ایس آئی
"	بیرامجی جی جی بھائی بہادر سی ایس آئی
"	شنتارام نرائن بہادر
"	رگھوناتھ نرائن کھوٹے بہادر
"	ونایک واسدیوجی
احمد آباد	آنریبل راؤ بہادر بیچیر داس امباداس سی ایس آئی
"	راؤ بہادر گوپال راؤ ہری
پونا	کھانڈے راؤ صاحب راستے
"	پروفیسر کیرو لکشمن چھتری
سورت	جگ جیونداس خوشحالداس
"	میر غلام بابا
کائرا	وہاریداس امجھے عُرف بھاؤ صاحب
موروی	راؤ بہادر شمبھو پرشاد

پنجاب

کشمیر و جمّون

عالیجناب مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی والی جمّون و کشمیر

ذات - ڈوگرا راجپوت

خطاب - مہاراجہ اور جی سی ایس آئی - سلامی ۱۹ توپ کی - عمر اب ۴۸ سال - ۱۸۵۷ء میں اپنے باپ گلاب سنگھ کی جگہ جو اس خاندان کے بانی تھے جانشین ہوئے

رقبہ	۶۸۰۰۴	میل مربع
آبادی	۱۵۳۷۰۰۰	باشندے
آمدنی	۸۲۵۲۳۴۰	روپیہ سالانہ

لفٹنٹ کرنیل سی وی جنکنز صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ جنہیں اس ریاست کا پولیٹکل چارج تھا -

میجر ایل جی ایچ گرے صاحب بہادر جنھیں روسا پنجاب کا پولیٹکل چارج تفویض تھا سجے اسے اینڈرسن صاحب بہادر کارِ خاص پر

ڈاکٹر ایچ بلیو سی ایس آئی پنجاب کے کمشنرِ حفظانِ صحت

امرا و دیسی شرفا

دیوان جوالا سہاے	وزیر شب سرن
دیوان اننت رام	کمیدان جودھ سنگھ
دیوان گوبند سہاے	دیوان کرم چند

بہاولپور

نواب صادق محمد خان بہادر والی بہاولپور

ذات - مسلمان - داؤد پوترا خاندان کے

خطاب - نواب - سلامی ۱۷ توپ کی - عمر اب ۱۳ سال - ۲۵ مارچ ۱۸۶۶ء کو اپنے باپ نواب سابق کے جانشین ہوئے

رقبہ	۱۵۰۰۰	میل مربع

آبادی	۵۰۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۹۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

پولیٹکل اجنٹ وغیرہ

کرنیل سی سی منچن صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ

کپتان ایس پکیٹ صاحب بہادر - اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ

سرجن جے ہینگ صاحب بہادر ایم بی

کپتان جے برن صاحب بہادر

مسٹر جی سی ڈورن صاحب بہادر اتالیق

مسٹر جے ڈبلیو بارنس صاحب بہادر

اُمرا و دیسی شرفا

ناظم نور محمد خان	صوبہ دار میجر گاماشاہ
دیوان جٹھو مل	پنڈت لال جی پرشاد
کمیدان شیر شاہ	ناظم شیخ فیروزدین

جیند

عالیجناب راجہ رگھبیر سنگھ بہادر جی سی ایس آئی - والی جیند

ذات - سِندھو جاٹ قوم کے سکھ

خطاب - راجہ اور جی سی ایس آئی - سلامی ۱۱ توپ کی - عمراب ۴۲ سال - ان کے ایک بزرگ گجپت سنگھ نے ۱۷۶۳ء میں جیند کے صوبہ کی بنیاد ڈالی

رقبہ	۹۸۵	میل مربع
آبادی	۱۹۰۴۷۵	باشندے
آمدنی	۸۰۴۲۸۰	روپیے سالانہ

مالیرکوٹلہ

نوّاب محمّد ابراہیم علی خان بہادر والی مالیرکوٹلہ

ذات ۔ افغان

خطاب نوّاب ۔ سلامی ۱۱ توپ کی ۔ عمر اب ۱۹ سال ۔ اِن کے بزرگ ابتدا مین کابل سے آئے اور سلاطینِ مغلیہ کے دور مین ضلع سرہند مین معزز عہدون پر ممتاز ہوئے اور جون جون مغلیہ خاندان کو زوال آتا گیا رفتہ رفتہ خود مختار ہوتے گئے

رقبہ	۱۶۴	میل مرّبع
آبادی	۷۶۲۰۰	باشندے
آمدنی	۲۵۸۹۳۰	روپیے سالانہ

کپتان ۔ آر ۔ بارتھالومیو ۔ پولیٹکل افسر

امیراور دیسی شریف

پنڈت سوہن لال

فریدکوٹ

راجہ بکرم سنگھ بہادر ۔ والیِ فریدکوٹ

ذات ۔ جاٹ براڑ بنس ۔ سکھ

خطاب ۔ راجہ بہادر ۔ سلامی ۱۱ توپ کی ۔ عمر اب ۴۴ سال ۔ اپنے باپ راجہ وزیر سنگھ کی وفات کے بعد ۱۸۷۴ء مین مسندنشین ہوئے

رقبہ	۶۰۰	میل مرّبع
آبادی	۶۸۰۰۰	باشندے
آمدنی	۳۰۰۰۰۰	روپیے سالانہ

ٹی جی واکر صاحب بہادر پولٹیکل افسر

اُمراو وبیسی شرفا

سردار نراین سنگھ	سردار رام سنگھ

چمبہ

راجہ شام سنگھ والیِ چمبہ

ذات - راجپوت

خطاب - راجہ - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۱۱ سال - ۱۸۷۳ء مین اپنے باپ گوپال سنگھ کی جگہ گدّی پر بیٹھے جن کی بدچلنی کے سبب گورنمنٹِ انگلشیہ ناراض ہوگئی تھی اور اس سبب سے اُنہین ریاست سے دست بردار ہونا پڑا

رقبہ	۳۲۱۶	میل مرّبع
آبادی	۱۳۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۹۴۳۹۰	روپے سالانہ

کرنیل بلیر - ٹی - ریڈ صاحب بہادر پولیٹکل افسر

کلسیا

سردار بشن سنگھ والیِ کلسیا

ذات - سکھ جاٹ

خطاب - سردار - عمر اب ۲۰ سال - اس خاندان کے بانی سردار گوربخش سنگھ تھے جو موضعِ کلسیا سے جو پنجابِ خاص مین واقع ہے آئے تھے محصولِ پرمٹ کے نقصان کی تلافی کے طور پر سرکارِ انگریزی سے سردارِ حال کو ۲۸۵۱ روپیہ سالانہ ملتا ہے

رقبہ	۱۶۸	میل مرّبع
آبادی	۲۰۰۰۰	میل مربّع

آمدنی ۱۳۱۵۰۰ روپیے سالانہ

پاٹودی

نواب محمد مختار حسین علی خان والیِ پاٹودی

ذات - افغان

خطاب - نواب - عمراب ۲۰ سال کی - نوابِ حال سنہ ۱۸۶۲ع مین کہ اُس وقت نابالغ تھے مسندنشین ہوئے - اصل مین نواب فیض طلب خان کو پرگنۂ پاٹودی سنہ ۱۸۰۶ع مین سرکار سے عطا ہُوا تھا یہ اُس جان فشانی کا صلہ تھا جو اُنہون نے ہُلکر کی فوج کے مقابلہ مین زخمِ کاری کھاکر دکھائی تھی ؏

رقبہ	۵۰	میل مربّع
آبادی	۲۰۹۹۰	باشندے
آمدنی	۸۱۰۰۰	روپیے سالانہ

لوہارو

نواب علاءالدین احمد خان والیِ لوہارو

ذات - مغل

خطاب نواب - عمراب ۴۳ سال کی

رقبہ	۲۸۵	میل مربّع
آبادی	۲۲۰۰۰	باشندے
آمدنی	۶۶۰۰۰	روپیے سالانہ

دُجانہ

[illegible]اب محمد سعادت علی خان والیِ دجانہ

[illegible] افغان آمدنی ۰۰۰

خطاب - نواب - عمر اب ۳۶ سال کی - ریاست ان شرائط پہ سرکار سے ملی ہوئی ہے کہ جب ضرورت ہو سرکار کو فوج سے مدد دیجائے - ابتدا مین عبد الصمد خان کو اُن کی خدمتون کے صلہ مین لارڈ لیک نے یہ جاگیر بطور انعام کے عطا کی تھی

رقبہ	۱۰۰	میل مربع
آبادی	۲۷۰۰۰	باشندے
آمدنی	۶۰۰۰۰	روپے سالانہ

بلاسپور

راجہ ہیرا چند والی بلاسپور (کہلور)

ذات - راجپوت

خطاب - راجہ - سلامی ۱۱ توپ کی ہوتی ہے اور ایام غدر کی خدمتون کے صلہ مین خلعت ملتا ہے - عمر اب ۱۸ سال کی سنہ ۱۸۸۳ء مین گدی پر بیٹھے

رقبہ	۳۰۰	میل مربع
آبادی	۶۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۰۰۰۰۰	روپے سالانہ

کپتان ایچ ایم وڈ صاحب بہادر پولٹیکل افسر

سُکیت

راجہ رُدّر سین والی سُکیت

ذات - راجپوت

خطاب - راجہ - سلامی ۱۱ توپ کی عمر اب ۴۸ سال - پچھلے برس گدی نشین ہوئے - ان کے باپ راجہ اُگر سین سنہ ۱۸۴۶ء مین خود مختار رئیس قرار دیے گئے

رقبہ	۴۲۰	میل مربع

آبادی	۴۵۳۵۸	باشندے
آمدنی	۶۷۷۵۰	روپیے سالانہ

ناہن

راجہ شمشیر پرکاش بہادر کے سی ایس آئی والی ناہن (سرمور)

ذات - راجپوت

خطاب - راجہ اور کے سی ایس آئی - سلامی ۱۱ توپ کی - عمر اب ۳۱ سال ۱۸۵۶ء مین گدی پر بیٹھے - سرمور جسکے معنی تاجدار سر کے ہین اُس راجہ کے رہنے کا مقام تھا جو ریاست پر حکمران ہوتا تھا - غدر کی خدمتونکے صلہ مین ۲ توپون کی سلامی سردار کو عطا ہوئی
کپتان ڈبلیو - جے پارکر پولیٹیکل افسر

اُمرا و دیسی شرفا

سردار صورت سنگہ
کشن لال - اتالیق

سردار رام مول سنگہ
سردار چرن داس

پنجاب کے اُمرا و شرفا

لاہور	راجہ ہربنس سنگہ
"	نوّاب نوازش علیخان قزلباش
"	بھائی جرنجیت سنگہ
"	پنڈت من پھول - سی ایس آئی
"	نوّاب عبدالمجید خان ملتانی - سدّوزئی
"	فقیر ظہور الدّین
"	رائے مول سنگہ

لاہور	پنڈت موتی لال
دہلی	مرزا ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش
"	رائے صاحب سنگھ
"	رائے اُمراؤ سنگھ
امرتسر	راجہ سر صاحبدیال کے سی ایس آئی
"	سردار اجیت سنگھ اٹاری والہ
"	کپتان گلاب سنگھ رئیس اٹاری
"	خان محمد شاہ - خان بہادر
"	میاں محمد جان کشمیری
"	سردار صورت سنگھ مجیٹھیہ - سی ایس آئی
کانگڑا	راجہ امرچند رئیس نادون
جالندھر	کنور ہرنام سنگھ - کپورتھلہ
"	سردار بکرما سنگھ بہادر - کپورتھلہ
لدھیانہ	شاہزادہ شاہپور
"	سردار اتم سنگھ رامپور (ملودھ)
ڈیرہ اسمعیلخان	ایاز خان نواب سرفراز خان سدّوزئی
"	نواب غلام حسین خان علی زئی - سی ایس آئی
ہزارہ	نواب محمد اکرم خان - سی ایس آئی
"	راجہ جہان داد خان گکھڑ
راولپنڈی	بابا کھیم سنگھ - بیدی
"	محمد حیات خان - سی ایس آئی

راولپنڈی	فتح خان گھیبہ - کوٹ
"	ملک اولیا خان
"	فتح خان دھریک
"	ملک فتح خان
انبالہ	سردار جیون سنگھ - بوڑیا
"	میر باقر علیخان - رئیس کوٹاہہ
کوہاٹ	بہادر شیر خان بنگش - خان بہادر
"	مظفر خان رئیس ہنگو بنگش
شاہپور	ملک فتح شیر خان - خان بہادر
"	ملک شیر محمد خان - خان بہادر
"	ملک صاحب خان - سی ایس آئی - ٹوانا
فیروز پور	گرو فتح سنگھ - رئیس کوٹ ہر سہائی
ملتان	غلام قادر خان خاکوانی
پشاور	محمد سرفراز خان - مومند
"	ارباب عبد المجید خان خلیل
ڈیرہ جات	علی وردی خان
بنوں	ایاز خان
ڈیرہ غازی خان	میاں شاہنواز خان سوائی
"	امام بخش خان مزاری
"	جمال خان لغماری
"	بہادر خان کھوسہ

ڈیرہ غازی خان	میران خان دریشک
"	غلام حیدر خان گُرچانی
"	غلام حیدر خان لُنڈ
"	فضل علی خان کسرانی
"	دوست محمد خان بوزدار
"	گوڑے خان کھیتران
ٹانک واقع ضلع ڈیرہ اسمعیلخان	نوّاب شاہنواز خان
کھٹک واقع ضلع کوہاٹ	نوّاب سر خواجہ محمد خان - کے سی ایس آئی
مکھڈ واقع ضلع راولپنڈی	نامعلوم

بنگال

کوچ بہار

راجہ نرپیندر نراین بھوپ والی کوچ بہار

ذات - راج بنگشی - عرف کوچ - اِن کا خاندانی نام نراین ہے

خطاب - راجہ - سلامی ۱۳ توپ کی - عمر ۱۴ سال - اور مہاراجہ نرندر نراین کے بیٹے ہین - جن کی جگہ - اگست ۱۸۶۳ع مین گدّی پہ بیٹھے

رقبہ	۱۳۰۷	میل مربّع
آبادی	۵۳۲۵۶۵	باشندے
آمدنی	۱۰۷۰۰۰۰	روپیے سالانہ

اضلاعِ شمال مغربی

رامپور

عالیجناب کلبِ علیخان جی سی ایس آئی نوابِ رامپور

ذات - مسلمان

خطاب - عالیجناب فرزندِ دلپذیرِ دولتِ انگلشیہ - جی سی ایس آئی
سلامی ۱۳ توپ کی - عمر اب تقریباً ۴۴ سال - ۱۸۶۴ء مین اپنے باپ یوسف علیخان کی جگہ مسند نشین ہوئے جنھون نے ایّامِ بغاوت مین سرکار کی بڑی نمایان خدمتین کین -

رقبہ	۹۴۵	میل مربّع
آبادی	۵۰۷۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۴۶۰۰۰۰	روپے سالانہ

ٹیہری

راجہ پرتاب شاہ والیِ ٹیہری

ذات - سورج بنسی نسل کے چھتری

خطاب - راجہ - خاندانی نام ساہ ہے - عمر ۲۶ سال - ۱۸۷۱ء مین اپنے باپ راجہ بھوانی سنگھ کی جگہ گدّی پر بیٹھے - راجہ بھوانی سنگھ شیو درشن کے بیٹے غیر منکوحہ بیوی سے تھے اور اُنھون نے سرکار کی اعانت مین عمدہ خدمتین کین تھین

رقبہ	۴۱۸۰	میل مربّع
آبادی	۱۵۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۸۰۰۰۰	روپے سالانہ

مدراس

اُمرا و دیسی شرفا

مدراس	عالیجناب عظیم جاہ - عمدۃ الامراءاد الملک - عظیم الدّولہ - اسد الدّولۃ الانگلیز - سپہ سالار - ظہیر الدّولہ محمّد علیخان - محمّد بدیع اللہ خان بہادر - ذو الفقار جنگ - فطرت جنگ - شہزادۂ ارکاٹ - سیّد
تانجور	عُلیاجناب - سوبھاگ وتی - چرنجیو - وجیاموہن مُکتابائی آمانی راجہ صاحب مرہٹہ سودر لکھو رام صاحب عُلیاجناب کے شوہر
تناویلی	جگدویر - رام کمار ایٹّیہ تایکر - زمیندار ایٹہ پورم - ہندو سودر - تامل
	عالیجناب شہزادۂ ارکاٹ
	کرم اللہ خان عالیجناب کے فرزند
	عضد الدّولہ بہادر } بھائی معز الدّولہ بہادر }
	حیدر جنگ بہادر سکرٹری

زمیندار پتاپور	آنریبل وی رامنگر
زمیندار ایٹہ پورم	ٹی - مٹ سوامی اینگر
آنریبل جی این گجپتی راو	لفٹنٹ کرنیل ٹرل ایم این آئی - ان کو
آنریبل میر ہمایون جاہ	امرا و رؤسائے مدراس کا چارج سپرد ہے

بنگال

گڈّر واقع منگھیر

مہاراجہ بہادر سر جے منگل سنگھ کے سی ایس آئی راجپوت

راجہ شو پرشاد سنگھ	بان علیخان
کنور ہر پرشاد سنگھ	بھکاری لال
کنور ایشری پرشاد سنگھ	سمبھو سہاے
کنور گرُ پرشاد سنگھ	پیر علی
لالہ پمیشری پرشاد سنگھ	حاجی محمدی
لالہ سردھا پرشاد سنگھ	شیخ عبدالحمید

دربھنگہ

مہاراجہ بہادر لچھمیسر سنگھ - برہمن

بابو رامیشر سنگھ	بابو ستی شرن سنگھ

ہتوا واقع سرن

مہاراجہ بہادر کرشن پرتاب ساہی - برہمن

بابو جگونن پرشاد نرائن سنگھ	خواجہ احمد حسین
گرو اوجھ	رام گوپال سنگھ
دیبی پاٹھک	رامو گر سنگھ
رگھو بردیال	شو پرشاد نرائن
شو راج لال	دیبی پانڈے
	چرنی

دمراون واقع شاہ آباد

مہاراجہ بہادر مہیشر بخش سنگھ - راجپوت

جے پرکاش لال	وحید الدّین
لالہ ڈلو لال	رندھیر پرشاد

بابو راماین سنگھ

شاہ آباد

راجہ رادھا پرشاد سنگھ - راجپوت

سون برسا واقع بھاگلپور

راجہ ہر بلّب نراین سنگھ - راجپوت

کلکتہ

آنریبل راجہ ہر ینڈ .رشن کائستھ

راجہ جوتندر موہن ٹیگور - برہمن

نوّاب امیر علی

افضل الدّین احمد

واجد حسین

بذل الرحمٰن

ڈاکٹر ہاشم

نواب بہادر سیّد اصغر علی - سی ایس آئی

نوّاب احمد علی - خان بہادر

محمد شریف

حمید القدر مرزا محمد ہزبر علی - بہادر

شہزادہ محمد انور شاہ - شاہِ معزولِ اودھ کے بڑے بیٹے

نواب محمد امیر علی - خان بہادر

نواب حسن علی - خان بہادر

مولوی عبد اللطیف - خان بہادر

چانڈا دھرم راؤ زمیندار اہیری

شیخ خورشید حسین

ہوشنگ آباد راجہ کامران شاہ

نیماڑ گوبند راؤ کرشن بھس کٹے

جبلپور راجہ مہیب سنگھ سالیہ

ساگر راؤ کرشن راؤ

اودھ

شاہِ معزول کے خاندان سے

نواب مرزا محمد مصطفیٰ علی حیدر بہادر

نواب مرزا سلیمان قدر بہادر

نواب ممتاز الدولہ بہادر

تعلقہ داران

آنریبل سر دگ - بجے سنگھ - بہادر - کے سی ایس آئی مہاراجہ بلرام پور لال ترلوکی ناتھ سنگھ - رئیسِ شاہ گنج

راجہ ہنونت سنگھ بہادر رئیس کالا کانگر

راجہ ہردیو بخش بہادر رئیسِ کٹیاری

رُدر پرتاب سنگھ - رئیسِ ڈیرہ

راجہ امیر حسن خان - بہادر - رئیسِ محمود آباد

رانا شنکر بخش - بہادر - رئیسِ کھجور گانو

راجہ فرزند علی - خان بہادر - رئیسِ جہانگیر آباد

راجہ جنگ بہادر - خان بہادر - رئیسِ نان پارہ

بھوانی پور واقع مضافات کلکتہ

آنریبل بابو جگدآنند مکرجی

وسط ہند

اجنٹئے وسط ہند

کنور ارجن سنگھ	دمودر راؤ

اضلاع متوسطہ

راجۂ کالاہانڈی	راجۂ چنکھادن
راجۂ بمرا	راجۂ نند گاؤن
ناگپور	راجۂ جانوجی بھونسلہ - راجہ بہادر دیور
"	راجۂ سلیمان شاہ سوستھانک گونڈ راجہ
"	راؤ صاحب ترمبک جی ناناصاحب اہرراؤ
"	اپّوجی اہرراؤ
"	کرشن راؤ گوجر
"	رام چندر راؤ موہتے
"	راگھوجی راؤ موہتے
"	مادھو راؤ گنگا دھر چٹ نویس
"	اہر چند رائے بہادر
بھنڈارا	یادو راؤ پانڈے

محمد کاظم حسین خان - رئیس پہنتی پور
راجہ جگموہن سنگھ - رئیس اٹونجہ
راجہ آنند سنگھ - بہادر
راجہ جگموہن سنگھ - بہادر - رئیس چاند پور
راجہ اندر بکرم شاہ - رئیس خیراگڑھ
ٹھاکر سربجیت سنگھ - رئیس رام نگر
راجہ شیر بہادر سنگھ - بہادر رئیس کمیار
دیوان متھرا داس بہادر - رئیس بونڈی
سردار اوتار سنگھ - رئیس بیلہ بھیلہ
چودھری محمد خصلت حسین بہادر - رئیس ککرٹہی
ٹھاکر بسنت بخش - رئیس حسن پور
ٹھاکر بلدیو بخش - بہادر رئیس آکھوی
مرزا عباس بیگ - بہادر رئیس بارہ گانو

اودھ

راجہ نہیشر بخش - رئیس کلہ پور کھیری
رائے ابراہیم علی - رئیس دریاباد - بارہ بنکی
سردار بلدیو بخش - رئیس گوپال کھیڑہ - لکھنؤ
سیٹھ سیتارام - رئیس معزالدین پور - سیتاپور
نواب علیخان - رئیس میلارائے گنج - بارہ بنکی
ٹھاکر بل بھدر سنگھ - رئیس مہیوا - کھیڑی
دیوان رن بجے بہادر سنگھ - رئیس پٹی سیف آباد - پرتاب گڑھ

ٹھاکر اجودھیا بخش - رئیس نرندپور چرہار - رائے بریلی

بابو سربجیت سنگھ - رئیسِ ٹکارے - رائے بریلی

راجہ رندھیر سنگھ - رئیس بھوراوان - ہردوئی

دیوان اچھروملی - اجنٹ عالیجناب مہاراجہ کپورتھلہ و قائم مقام سکرٹری برٹش انڈین اسوسی ایشن اودھ

برٹش برہما

رنگون	مونگ اُون
"	مونگ ہپا
ہنزادا	مونگ باتو
مولمین	شوی مونگ
اکیاب	مونگ تادووے
"	مونگ پھیرو
	کوسیاہ کے تین سردار

اجمیر

راجہ بھنائی	ٹھاکر باندن واڑہ
ٹھاکرِ ساور	راجہ راجگڑھ
ٹھاکرِ مسعودہ	دیوانجی درگاہِ خواجہ صاحب
راجہ پیسانگن	متولئی درگاہِ خواجہ صاحب
ٹھاکرِ جونیان	سیٹھ سامرل
ٹھاکرِ دیولیہ	میر نظام علی
ٹھاکرِ کھروا	سیٹھ چاندمل

دیسی اُمرا

کنور ہرنام سنگھ - پنجاب

صوبہ دار شیخ ابراہیم

نواب غلام حسین خان - الہ زئی - خان بہادر - سی ایس آئی

رسالدار میجر مان سنگھ - سردار بہادر

صوبہ دار میجر اندر بیر لاما - سردار بہادر

صوبہ دار میجر نتھا سنگھ - سردار بہادر

رسالدار میجر مرزا علاؤ اللہ خان - سردار بہادر

صوبہ دار میجر بساوا سنگھ - بہادر

صوبہ دار میجر دیبی دین - سنمر - سردار بہادر

دیواس

راجہ کرشنا جی راؤ پوار (شاخ کلان)

خطاب - راجہ - سلامی ۱۵ توپ کی - عمر اب ۲۸ سال - اُسی خاندان سے ہین جس سے دھار
کالوجی کے دو بیٹے تکاجی اور جیواجی تھے - پیشوائے اوّل سے ان کو جاگیر دیواس اور آورہ اضلاع
جواب ریاست دیواس مین شامل ہین ملے تھے - دونو بھائیون کی نزاع وفساد کے سبب سے
یہ جاگیر باہم تقسیم ہوگئی اور آجکے دن تک یہ تقسیم چلی آتی ہے - ایک دار الریاست مین ایک
نسل اور مساوی رتبہ کے دو سردار حکمران ہین

رقبہ	۱۳۸۷	میل مربع
آبادی	۶۲۸۸۴	باشندے
آمدنی	۲۷۷۸۳۰	روپے سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

جیواجی راؤ پواڑ	بالکشن
نیل کنٹھ راؤ اتالیق	

اُرچھا

مہاراجہ پرتاب سنگھ بہادر - والیِ اُرچھا (ٹہری)

ذات - بُندیلا

خطاب - مہاراجہ مہندر بہادر - سلامی ١٥ توپ کی - عمر اب ٢٢ سال ١٨٤٢ء مین جب تیج سنگھ فوت ہو گئے تو مسند نشینی پر لاڈ رائے رانی صاحبہ نے جھگڑا کیا - آخر وہ ایجنٹ مقرر ہوئین اور مرتے دم تک حکمران رہین جب ١٨٦٩ء مین انہون نے وفات پائی تو ریاست ہمیر سنگھ رئیسِ سابق کو پہنچی *

رقبہ	٢١٦٠	میل مربع
آبادی	١٩٥٠٠٠	باشندے
آمدنی	٩٠٠٠٠٠	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

راؤ گنیش جو	منشی شیو دیال
راؤ سمریا	پانڈے بھگوانداس
سوائی کمیدان - بہادر	پانڈے رگھو نندن
جہان بیگ	لالہ لچھمن سنگھ
کمیدان سردار بیگ	قلعہ دار رام پرشاد
کنور منگل سنگھ	راؤ دسوا بلی
کنور تخت سنگھ	نند کشور

رام بخش	وزارت حسین
لالہ کندن	لالہ ہر پرشاد

دتیا

مہاراجہ بھوانی سنگہ - بہادر والی دتیا

ذات - راجپوت بندیلا

خطاب - مہاراجہ بھوانی سنگہ - بہادر - سلامی ۱۵ توپ کی - عمر اب ۳۰ سال ۱۸۵۷ء مین بجے بہادر کے جانشین ہوئے جنہون نے اُنہین متبنّٰی کیا تھا

رقبہ	۸۳۰	میل مربع
آبادی	۱۸۰۰۰۰	باشندے
آمدنی	۱۰۰۰۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

دیوان متنّی لال	کنور ہر دیش
منشی نند کشور	راؤ امان سنگہ
راؤ بہادر پہاڑ سنگہ	منشی جیالال
دیوان بہادر سبدل سنگہ	پرشت تلوک سنگہ
کنور رنجیت سنگہ	حکیم آغا محمد
کنور مہیپت سنگہ	راے کلیان سنگہ

جاورہ

نواب محمد اسمٰعیل خان - بہادر والی جاورہ

ذات - پٹھان

خطاب - نواب بہادر - سلامی ۱۳ توپ کی - عمر اب ۲۲ سال - فارسی انگریزی مین خاصی مہارت رکھتے ہین - امید ہے کہ اچھے لائق حکمران ہون اور گورنمنٹ انگلشیہ سے جو عقیدت اور رابطۂ اتحاد اُن کے گھرانے کو تھا وہ بھی اُن کو وراثتاً حاصل ہو ÷

رقبہ	۸۷۲	میل مربع
آبادی	۸۵۵۰۰	باشندے
آمدنی	۷۹۹۳۰۰	روپیہ سالانہ

اُمرا و دیسی شرفا

حضرت نور خان وزیر | پنڈت وشیشر ناتھ

جے لال دیوان

شرکا جلسہ جو درباری نہین

دیسی

گریس چندر داس رائے بہادر | بابو گریس چندر رائے

مولوی نواب جان | مہا دیو راؤ

بیسر مکرجی | بینرجی

عالیجناب حضور وایسرائے بہادر کا کمپ

مہمان

عالیجناب مہاراجہ ایشوری پرشاد نراین سنگھ بہادر - والی بنارس آنریبل - سر دگ بجے سنگھ بہادر کے سی ایس آئی راجہ بلرام پور آنریبل - راجہ نرندر کرشن بہادر
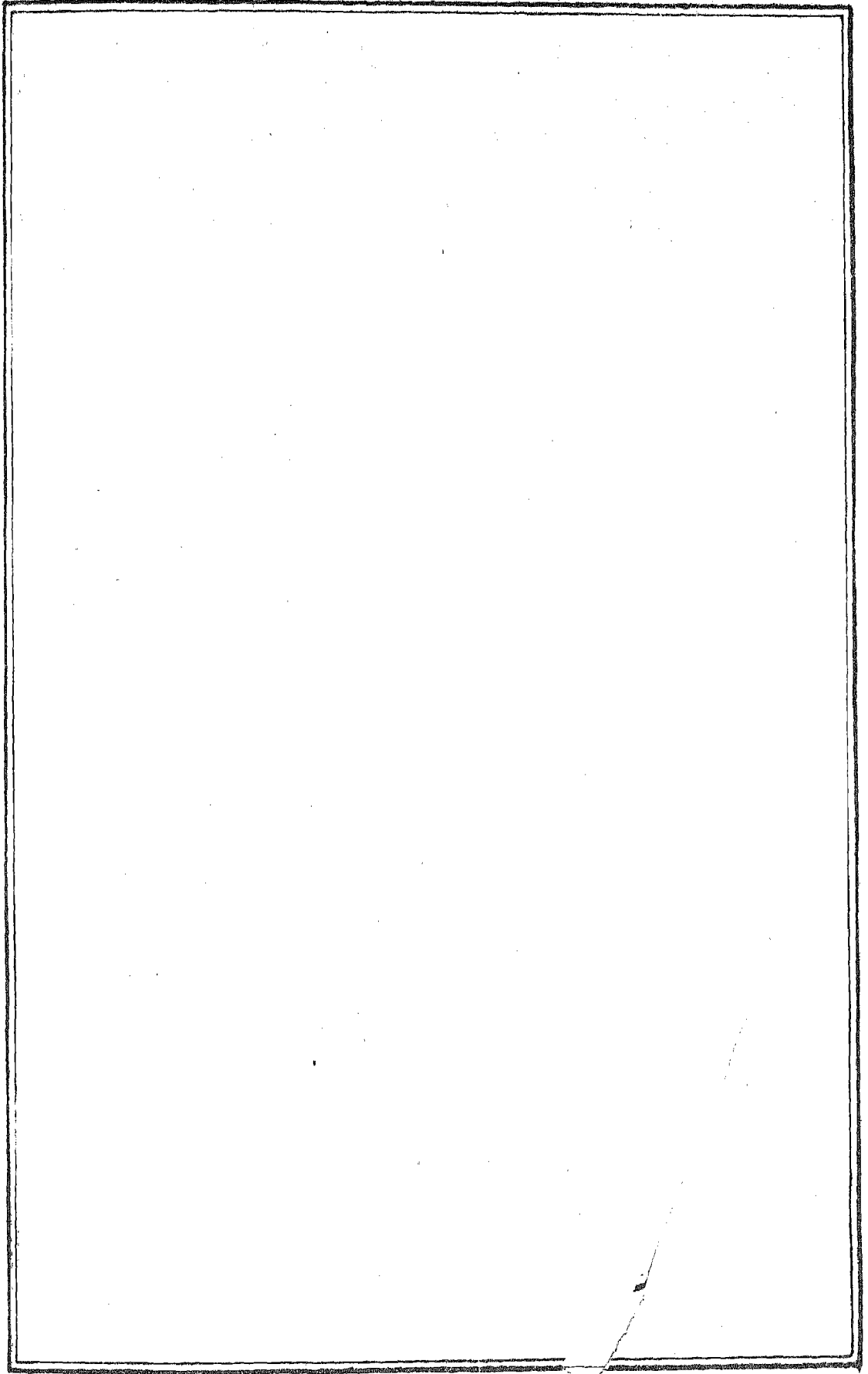
ضمیمہ نمبر ۳

دہلی مین عالیجناب حضور وایسرائے و گورنر جنرل بہادر کی تشریف آوری

مستخرجہ گزٹ آف انڈیا

جناب نوّاب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۶ء کو شنبہ کے دن دوپہر پر دو بجے دہلی مین داخل ہوئے ✦

ریلوی سٹیشن پر کونسل کے صاحب پریزیڈنٹ بہادر اور پنجاب اور بنگال اور ممالکِ مغربی وشمالی کے صاحبانِ لفٹنٹ گورنر بہادر اور صاحب کمانڈر انچیف بہادرِ ہند اور صاحب کمشنرِ دہلی نے جنابِ ممدوح کا استقبال کیا ✦

جناب نوّابِ ممدوح کی تشریف آوری پر رؤسائے فرمانروا موجودہ دہلی ریلوے سٹیشن پر جنابِ ممدوح کی پیشوائی کے واسطے جمع ہوئے ✦

حیدرآباد کے صاحب رزیڈنٹ اور میسور و آسام و ممالکِ متوسطہ و اودھ و برٹش برہما کے صاحبانِ چیف کمشنر اور راجپوتانہ و وسطِ ہند و بڑودہ کے صاحبانِ ایجنٹ گورنر جنرل بھی پیشوائی کے واسطے سٹیشن پر موجود تھے ✦

پلیٹ فارم (چبوترہ سٹیشن) پر دروازہ سٹیشن کے دونو طرف یورپین اور ہندوستانی سپاہیون کا ایک تعظیمی گارد صف بستہ استادہ تھا۔ اُس نے جناب نوّاب وایسرائے بہادر کے گاڑی سے اُترنے کے وقت ہتیارون سے سلامی اُتاری ✦

اُسیوقت ایک شاہی سلامی اُس توپخانہ سے سر ہوئی جو سٹرک کوڑیا پل اور کوئنز روڈ کے

اتصال پر قائم تھا ❖

پھر جناب نواب ویسرائے بہادر نے مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی ❖

اے والیانِ ملک و رؤسا و اُمرا - مجھے اس بات سے نہایت خوشی ہوئی کہ آپ ہند کے مختلف قطعات سے ایک ایسے جلسہ مین شریک ہونے کو یہان تشریف لائے ہین جس سے مجھکو بھروسا ہے کہ حضرتِ ملکۂ معظّمہ کی گورنمنٹ اور بڑے بڑے متعہّدین و باج گزارانِ سلطنت کے مابین جو روابطِ اتّحاد ہین وہ زیادہ تر مستحکم ہو جائینگے ❖

جس خلوص کے ساتھ آپ نے میرے بُلاوے کو منظور کیا اُس کا مین شکریہ ادا کرتا ہون اور مجھکو بھروسا ہے کہ ہماری کارروائیون کا جیسا کہ آغاز مبارک ہے ویسا ہی انجام بخیر ہو گا - مین آپکو دہلی مین تشریف لانے کی دل سے مبارکباد دیتا ہون ❖

رؤسائے فرمانروا جو وہان موجود تھے اُن کو ہاتھ اُٹھا کر سلام کر کے جنابِ ممدوح اپنے ہاتھی پر سوار ہوئے اور جلوس کے ہاتھیون کی دورویہ قطار مین سے جو کوئنز روڈ پر استادہ تھی گزر کر آگے بڑھے ❖

اس وقت جنابِ ممدوح کے صاحبانِ سٹاف اور پنجاب اور بنگال اور ممالکِ مغربی و شمالی کے صاحبانِ لفٹننٹ گورنر بہادر اور صاحب کمانڈر انچیف بہادر ہند اور سر ہنری نارمن صاحب جنابِ ممدوح کے پیچھے پیچھے تھے ❖

جلوس اس ترتیب سے تھا -

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب - جنابِ ممدوح کے کیمپ کا مہتمم

گیارہوان رسالہ ہُزّارز (خاص شاہزادہ البرٹ کا)

شاہی اسپی توپخانہ کا ایک دستہ

تیسرا رسالہ بمبئی (خاص شاہزادہ ویلنز کا)

خاص اردلی کا افسر | خاص اردلی کا برگیڈ میجر

خاص اردلی کا جنرل کمان افسر

(ہاتھیون پر سوار)

جناب نواب ویسرائے بہادر کے دو مصاحب	جناب نواب ویسرائے بہادر کے دو مصاحب

(گھوڑون پر سوار)

شاہی دربار کا نقیب اعلےٰ

بارہ ترچھی (چھچھ کی قطار)

باڈی گارڈ

(ہاتھیون پر سوار)

جناب نواب ویسرائے بہادر۔ اور لیڈی لٹن

جناب نواب ویسرائے بہادر کی صاحبزادیان

باڈی گارڈ کا دستہ

جناب نواب ویسرائے بہادر کی سٹاف چھ ہاتھیون پہ

افسران اعلےٰ و دو دستہ رسالہ دہم ہزار زر شاہی - خاص شاہزادہ ویلز کا)

گھوڑون پر سوار

صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب	صاحب کمان افسر سٹیشن

(ہاتھیون پر سوار)

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی سٹاف کے دو ممبر	نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی سٹاف کے دو ممبر

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال کی سٹاف کے دو ممبر	نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال کی سٹاف کے دو ممبر

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالکِ مغربی و شمالی کی سٹاف کے دو ممبر | نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالکِ مغربی و شمالی کی سٹاف کے دو ممبر

نواب کمانڈر انچیف بہادر ہند

نواب کمانڈر انچیف بہادر ہند کی سٹاف کے دو ممبر | نواب کمانڈر انچیف بہادر ہند کی سٹاف کے دو ممبر
نواب گورنر بہادر مدراس کی سٹاف | نواب گورنر بہادر بمبئی کی سٹاف

(گھوڑون پر سوار)

فوج کی صدر سٹاف کے افسر

فوجِ مقیم دہلی کی سٹاف کے افسر

رسالۂ دہم ہزارز (شاہی خاص شاہزادۂ ویلز) کا ایک دستہ

(ہاتھیون پر سوار)

میجر جنرل آنریبل سر ایچ ڈبلیو نارمن صاحب کے سی بی | بنگال کے صاحبِ چیف جسٹس
آنریبل آرتھر ہاب ہوس صاحب کیو سی | ممالکِ مغربی و شمالی کے صاحب چیف جسٹس
کرنیل آنریبل سر اے کلارک صاحب کے سی ایم جی۔ سی بی | آنریبل سر اے جے آر ہہنٹ صاحب کے سی ایس آئی
نواب کمانڈر انچیفِ بمبئی | آنریبل ای سی بیلی صاحب۔ سی ایس آئی

کونسلِ واضعِ آئین و قوانین کے ممبر او ہندوستانی اُمرا و شرفا اور صاحبانِ سکرٹری گورنمنٹ وغیرہ

مدراس کے سوارون کی تیسری رجمنٹ

بنگال کے سوار ونکی چوتھی رجمنٹ

شاہی اسپی توپخانہ کا دستہ

پندرھوان رسالۂ ہزارز (شاہی)

یہ جلوس مندرجۂ ذیل راستہ سے گزرا

کوئنز روڈ۔ لوتھین روڈ۔ خاص بازار کی سڑک۔ مسجد کے گرد۔ دریبہ۔ چاندنی چوک۔ بازار فتحپوری۔ چکّر کی سڑک۔ ہملٹن روڈ۔ سڑکِ اعظم۔ پہاڑی کی سڑک۔ جناب نوّاب ویسرائے بہادر کے کمپ کی سڑک +

فوجِ موجودہ دہلی جس رستہ جلوس گیا اُس پر حسب الحکم نوّاب کمانڈر انچیف بہادر ہندو وطرفہ استادہ کی گئی تھی +

ہندوستانی رُؤسائے فرمانروا کی سپاہ اور اُن کے ہان کے عہدہ دار سواری کے رستہ کے دونو طرف مختلف مقامون پر بہ ترتیب ذیل صف بستہ کھڑے تھے +

نہر سے لیکر لوتھین روڈ کے دونو طرف وہان تک جہان کہ وہ چاندنی چوک کی سڑک سے ملی ہے اور یہان انگریزی سپاہ استادہ تھی + | راجپوتانہ

پھر یہان سے لوتھین روڈ کے دونو طرف خاص بازار کی سڑک تک اور پھر خاص بازار کی سڑک پر دورویہ جامع مسجد تک +

لاہوری دروازے کے باہر سے چکّر کی سڑک کے دونو طرف وہان تک جہان کہ وہ اُس سڑک سے ملتی ہے جو کابلی دروازہ سے سڑکِ اعظم تک جاتی ہے۔ | پنجاب

وہان سے سڑکِ اعظم کے برابر برابر اُس مقام تک جہان سے سبزی منڈی شروع ہوتی ہے اور یہان سپاہِ انگریزی استادہ تھی +

جہان یہ انگریزی سپاہ استادہ تھی وہان سے سڑکِ اعظم کے دونو طرف اُس سڑک تک جو پہاڑی کو جاتی ہے پھر اُس سڑک کے برابر برابر فتح گڑھ تک جہان انگریزی سپاہ متعیّن تھی + | بمبئی۔ ممالکِ مغربی و شمالی۔ ممالکِ متوسّطہ

فتح گڑھ سے پہاڑی کی سڑک کے دونو طرف ہندوراؤ کے باڑے تک۔ جہان انگریزی سپاہ متعیّن تھی۔ پھر یہان سے چوبرجی مسجد تک اور یہان بھی انگریزی سپاہ تعینات تھی + | وسطِ ہند و مدراس

پچھو بُرجی مسجد سے پہاڑی کی سڑک کے دونو طرف باؤٹے تک بہ ترتیب مندرجۂ

بنگال - بڑودہ - میسور - حیدرآباد	حاشیہ ٭

والیانِ ممالکِ غیر اور گورنر اور دوَلِ خارجہ کے عمائدِ سفارت یا ایلچی اور کانسل (وکلا) جو دہلی مین موجود تھے اُن کے واسطے جلوس کی سیر دیکھنے کے لئے جامع مسجد مین معقول جگہ تجویز کی گئی تھی اور وہین وہ لوگ بھی تھے جو صرف خطابی رئیس ہین اور نیز وہ اشخاص بھی جو خاص کر بلائے گئے تھے ٭

جس وقت جناب نوّاب ویسرائے بہادر کی سواری قلعہ کے قریب پہنچی اُس وقت قلعہ پر سے شاہی سلامی سر ہوئی اور اُن کا جھنڈا بلند کیا گیا ٭

جب سواری پہاڑی کے پاس پہنچی تو جو سپاہ جلوس کے آگے آگے تھی وہ وہان سے علیحدہ ہوگئی اور جناب نوّاب ویسرائے بہادر اپنی پرسنل سٹاف سمیت کہ اُس وقت صاحبانِ لفٹنٹ گورنر بہادر اور صاحبِ کمانڈر انچیف بہادر ہند جنابِ ممدوح کے ہمراہ تھے کمپ کی سڑک سے خیام گاہ کو تشریف فرما ہوئے - باقی سرکاری افسرانِ ملکی و فوجی اور اَور لوگ جو جلوس مین شریک تھے جب جناب نوّاب وایسرائے بہادر کی خیام گاہ پر پہنچے تو دروازہ کا سامنا چھوڑ کر دائین طرف کو کھڑے ہوگئے اور پھر خیام گاہ کے آگے سے ہو کر واپس چلے گئے ٭

جس وقت جناب نوّاب ممدوح کی سواری کمپ کی سڑکِ اعظم پر پہنچی اُس وقت پہاڑی پر جو توپخانہ قائم کیا گیا تھا اُس سے شاہی سلامی سر ہوئی اور پہلی توپ کے سر ہونے پر باؤٹے پر جنابِ ممدوح کا جھنڈا کھولا گیا ٭

انگریزی اور ہندوستانی سپاہ کا ایک تعظیمی گارڈ جناب نوّاب ویسرائے بہادر کے خیمے کے مقابل استادہ تھا جب جنابِ ممدوح دروازۂ کلان کے مقابل پہنچے تو اُس نے ہتیاروں سے سلامی اُتاری ٭

پنجاب اور بنگال اور ممالکِ مغربی و شمالی کے صاحبانِ لفٹنٹ گورنر بہادر اور صاحب کمانڈر انچیف بہادر ہند جنابِ ممدوح کی خیام گاہ مین پہنچکر اُن سے مرخّص ہوئے ٭

تتمہ ضمیمہ نمبر ۴

گورنمنٹ

ملک ہند مین سپریم گورنمنٹ ویسرا ے اور کمانڈر انچیف کے علاوہ پانچ ممبرونکی کونسل پر مشتمل ہے ہند کا کل انتظام اس گورنمنٹ کی نظر سے گزر جاتا ہے - اور کل کارروائی چھہ صیغون کے ذریعے سے ہوتی ہے - وہ صیغے یہ ہین - صیغۂ آمد و خرچ - صیغۂ داخلہ - صیغۂ خارجہ - صیغۂ فوج - صیغۂ تعمیرات - اور صیغۂ زراعت و مال و تجارت - ہر ایک صیغہ کا مہتمم ایک سکرٹری ہے - اور سپریم کونسل کا ایک ممبر بھی اُس کی خاص نگرانی کرتا ہے - اِس ممبر کو اختیار ہے کہ معمولی اور جزئی معاملات خود طے کر دے - اور جو امور گورنر جنرل اور اُن کی کونسل کے سارے ممبرون کے سامنے پیش کرنے قابل سمجھے اُنہین الگ کر دے - گورنر جنرل دفتر خارجہ کے پولیٹکل کام کی نگرانی کرتا ہے - صیغۂ آمد و خرچ کا تعلّق صرف انکم ٹیکس - سٹامپ - آبکاری - اور ڈاکخانہ ہی سے نہین بلکہ ایسے معاملات سے بھی ہے جن سے سرکار پر کوئی دوامی خرچ عائد ہوتا ہے - صیغۂ داخلہ - تعلیم شفاخانجات - امور متعلّق بہ خادمانِ دینِ مسیحی - جوڈیشل - اور پولیس وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے - اور پورٹ بلیر و نکوبار کی بستیون کا اہتمام بھی اسی کے سپرد ہے - صیغۂ خارجہ - راجپوتانہ و وسطِ ہند کی بہت سی ہندوستانی ریاستونکے پولیٹکل اجنٹون اور میسور کے چیف کمشنر اور حیدرآباد کے رزیڈنٹ سے خط و کتابت کرتا ہے - صیغۂ فوج کو افسرانِ فوج برّی و بحری کی کارروائی کی نگرانی سپرد ہے - صیغۂ تعمیرات کے سپرد اُن امور کا اہتمام ہے جو تعمیرات و ٹیلیگراف سے متعلّق ہین - صیغۂ زراعت و مال و تجارت کو وہ معاملات طے کرنے پڑتے ہین جو زراعت - مال - تجارت - نمائش - وزن - اور ماپ سے تعلّق رکھتے ہین - قانونی ممبر واضعانِ قوانین کی کونسل مین اُن قوانین کا نگران رہتا ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے پیش ہوتے ہین -

اس کونسل مین کارکن کونسل کے سات ممبرون کے علاوہ بارہ ممبر شامل ہین - اور ضرور ہے - کہ اُن مین سے نصف سرکاری ملازم نہ ہون - بنگال - مدراس - اور بمبئی کی کونسلین علحدہ ہین اِس واسطے کونسلِ ہند کو صرف اُن صوبون کے واسطے قانون وضع کرنے پڑتے ہین جہان ایسی کونسلین موجود نہین ہین یا کسی ایسے امر کی نسبت جو بڑا اہم اور ساری سلطنت سے متعلق ہوتا ہے +

۱۸۶۲-۶۳ء مین سپریم گورنمنٹ کی آمدنی ۴۹۵۹۸۲۵۳۰ روپے تھی - اور خرچ ۵۴۹۵۹۲۲۸۰ روپے تھا - ہند کی ساری فوج کا خرچ مدراس و بمبئی کی فوج کے خرچ کے سوا اور قرضہ کا سود اور تمام اخراجات جو امپیریل یا امتیازِیہ یا اِونشیل ہین گورنمنٹِ ہند کے حساب مین درج ہوتے ہین +

ہند کا کل علاقہ جو سرکارِ انگلشیہ کی عملداری مین ہے نو صوبون پر منقسم ہے - ہر ایک صوبہ کا مختصر حال جداگانہ لکھنے سے پیشتر یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ احاطہ کا اِطلاق جو بنگال - مدراس اور بمبئی کی گورنمنٹون پر کیا جاتا ہے - وہ اب سزاوار نہین ہے - اور بنگال کو احاطہ کہنا تو بالکل دھوکے مین ڈالنا ہے - یہ لفظ اُس زمانہ کا یادگار ہے جب فورٹ ولیم - فورٹ سینٹ جارج - اور بمبئی تینون بستیان اپنے اپنے پریسیڈنٹ کے ماتحت تھین - اور ہند مین سرکارِ انگلشیہ کی کل کائنات یہی تھی - اس لفظ کے استعمال سے لوگون کو اکثر دھوکا ہوتا ہے کہ ہند مین انگریزی علاقہ اب بھی تین احاطون پر منقسم ہے حالانکہ اب انگریزی علاقہ نو صوبون پر مشتمل ہے - اور ہر ایک صوبہ کی سوِل گورنمنٹ علحدہ ہے - مگر سارے صوبے سپریم گورنمنٹ کے ماتحت ہین +

بنگال

۱۸۵۴ء تک یہ صوبہ گورنر جنرل کے زیرِ اہتمام رہا - مگر سالِ مذکور مین اُس کا انتظام علحدہ ہو گیا - اور وہان ایک لفٹنٹ گورنر مقرر ہوا - ممالکِ مغربی و شمالی کا انتظام ۱۸۳۳ء مین اور آسام کا ۱۸۷۴ء مین علحدہ ہوا - اب صوبۂ بنگال مین یہ علاقہ شامل ہے - اوّل گنگا کے دو نو

طرف کا علاقہ جس ہین بنگالہ خاص اور بہار شامل ہے۔ دوم چھوٹا ناگپور اور اڑیسہ جو مغرب اور جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ ہر ایک قسمت کا حاکم ایک کمشنر ہے۔ اور ہر ایک ضلع کا اگر وہ آئینی ہے تو مجسٹریٹ و کلکٹر اور غیر آئینی ہے تو ڈپٹی کمشنر۔ باشندون ہین سے دو تہائی کے قریب زراعت پیشہ ہین اور ایک تہائی کے قریب مسلمان۔ سالِ مذکور ہین افیون کی آمدنی چھ کروڑ سے زیادہ ہوئی۔ اس صوبہ سے سرکار کو خرچ کے بعد ساڑھے دس کروڑ روپیہ پس انداز ہوتا ہے۔ اور اور صوبون سے جو تھوڑا تھوڑا روپیہ آتا ہے وہ اس کے ساتھ ملکر ایک فنڈ بنتا ہے جس سے امپیریل اخراجات باامتیاز پراونشیل اخراجات ادا ہوتے ہین۔ بنگال کی نہایت مشہور پیداوار افیون۔ نیل۔ جوٹ اور غلہ ہے +

رقبہ ۱۹۸۰۹۰ میل مربع۔ قسمتین ۱۰۔ ضلعے ۴۷۔ آبادی سنہ ۱۸۷۲ع ہین ۶۳۷۲۴۴۸۴۰ ۰۰ یعنی ۳۲۱ فی میل مربع۔ آمدنی سنہ ۱۸۷۲-۷۳ع ہین ۱۵۹۴۳۴۵۶۰ روپے خرچ ۵۴۲۲۱۹۳۰ روپے قیمتِ مالِ تجارت جو غیر ملکون سے آیا ۱۵۳۹۶۱۸۹۰ روپے قیمتِ مال جو ساور کو چڑھا ۲۴۶۱۸۵۳۸۰ روپے

مقامِ صدر۔ کلکتہ۔ جس کی آبادی ۴۴۷۶۰۰ ہے

لفٹننٹ گورنر۔ آنریبل سر آر ٹمپل صاحب بہادر کے سی ایس آئی

پرائیویٹ سکرٹری۔ سی ای بیوک لینڈ صاحب بہادر

مصاحب۔ لفٹنٹ جے ایس فرتھ صاحب بہادر

لفٹننٹ گورنر کی کونسل آئین و قوانین وضع کرنے کے واسطے

آنریبل سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر بیرونٹ کے سی ایس آئی لفٹننٹ گورنر۔ پریسیڈنٹ

ممبران

آنریبل جی سی پال صاحب بہادر بی اے

آنریبل وی ایچ شالش صاحب بہادر سی ایس آئی

آنریبل نوّاب اصغر علی خان صاحب بہادر دلیر جنگ سی ایس آئی
آنریبل کرسٹوداس پال صاحب رائے بہادر
آنریبل ایچ جے رنلڈس صاحب بہادر بی اے
آنریبل ایچ ہل صاحب بہادر ایم اے
آنریبل رام شنکر سین صاحب۔ رائے بہادر
آنریبل میر محمّد علی صاحب نوّاب
آنریبل ایشر چنڈر صاحب متر
آنریبل ایچ ایف براؤن صاحب بہادر
آنریبل جے پارہری صاحب بہادر

گورنمنٹ کے سکرٹری

صیغۂ عام ومال۔ ایچ جے رنلڈس صاحب بہادر۔ بی اے (قائم مقام)
صیغۂ جوڈیشل وپولیٹکل۔ آر ایل منگلز صاحب بہادر۔ وی ایل۔ (قائم مقام)
جونیر سکرٹری۔ ایچ جے ایس کاٹن صاحب بہادر
انڈر سکرٹری ۔ جے کرافورڈ صاحب بہادر۔ بی اے
تعمیرات۔ کرنیل جے ای ٹی نکلز صاحب بہادر آر اِی
صیغۂ انہار۔ لفٹنٹ کرنیل ایف ٹی ہیگ صاحب بہادر آر اِی

ہائی کورٹ

چیف جسٹس۔ آنریبل سر رچرڈ گارتھ صاحب بہادر۔ کیو سی
جونیر جج ۔ آنریبل ایف بی کیمپ صاحب بہادر
آنریبل ڈبلیو مارک بی صاحب بہادر
آنریبل ایل ایس جیکسن صاحب بہادر
آنریبل سی پونٹی فے صاحب بہادر
آنریبل اے جی مکفرسن صاحب بہادر
آنریبل ڈبلیو اینزلی صاحب بہادر

آنریبل ای جے برچ صاحب بہادر — آنریبل ڈبلیو ایف میگڈانل صاحب بہادر
آنریبل جے جے مارس صاحب بہادر — آنریبل جے سیول وائٹ صاحب بہادر
آنریبل رمیش چندر صاحب متر

وکیل سرکار جی سی پال صاحب بہادر۔ بی اے (قائم مقام)

ممالک مغربی وشمالی

یہ صوبہ سنہ ۱۸۳۳ء میں بنگال سے علیحدہ ہوا۔ اور اس کا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر کے سپرد کیا گیا۔ اس کا رقبہ تقریباً برطانیہ کلان کے رقبہ کے برابر ہے۔ اور اس صوبہ میں دو کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہندو بستے ہیں
رقبہ ۸۱۴۶۳ میل مربع۔ قسمتیں ۸۔ ضلعے ۳۶۔ آبادی ۱۸۸۱ء میں ۳۰۷۶۹۰۵۶ یعنی ۳۷۸ فی میل مربع۔ آمدنی ۱۸۸۲-۸۳ء میں ۱۴۰۱۷۹۴۴۸۵ روپیے۔ خرچ ۲۰۸۳۵۶۲۰ روپیے۔
صدر مقام۔ الہ آباد

لفٹنٹ گورنر۔ آنریبل سر جی ای ڈبلیو کوپر صاحب بہادر بیرونٹ سی بی (قائم مقام)
پرائوٹ سکرٹری۔ کپتان جارج ویس اینسن صاحب بہادر
مصاحب۔ لفٹنٹ ایچ ڈی بی اکے ڈن صاحب بہادر۔ عارضی
سکرٹری گورنمنٹ۔ پی ڈبلیو کالوین صاحب بہادر
جونیر سکرٹری۔ جے ایس میکن ٹاش صاحب بہادر
انڈر سکرٹری۔ بی ویلی صاحب بہادر

ہائی کورٹ

چیف جسٹس۔ آنریبل سر رابرٹ سٹوارٹ صاحب بہادر
جونیر جج۔ آنریبل ایف بی پیرسن صاحب بہادر۔ آنریبل سی اے ٹرنر صاحب بہادر۔ آنریبل آر سپین کی صاحب بہادر۔ آنریبل آر سی اولڈ فیلڈ صاحب بہادر
وکیل سرکار۔ ای آر وارنر صاحب بہادر

ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم - ایم کیمپسن صاحب بہادر - ایم اے

پنجاب

یہ صوبہ سکھون کی دوسری لڑائی کے بعد ۱۸۴۹ء مین ممالکِ محروسہ سرکارِ انگلشیہ مین شامل ہوا - اور کمشنرون کی ایک جماعت یہان کی حاکم قرار پائی - ۱۸۵۹ء مین یہان لفٹنٹ گورنری قائم ہوئی اور اُسی وقت قسمتِ دہلی ممالکِ مغربی وشمالی سے علیحدہ ہوکر اِس صوبہ مین شامل کی گئی - انگریزی علاقہ کے سوا جو تقریبًا سلطنتِ اطالیہ کے برابر وسیع ہے اُسیقدر رقبہ ہندوستانی ریاستون کے ماتحت ہے - اِن ریاستون کی تعداد ۳۴ ہے - اُن کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے اور آمدنی ۱۶۰۰۰۰۰ روپے اور فوج ۵۰۰۰۰ - اِن ریاستون مین سب سے اعلےٰ اور اعظم ریاستِ کشمیر ہے - اور وہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ وسطِ ایشیا کی تجارت کی بڑی بڑی راہین اُدھر سے کھلی ہوئی ہین - اِس کے سوا سرحدی قومین ہین جو بیشمار خیلون مین منقسم ہین - اور اُنکی اغراض ایک دوسرے کے مخالف ہین اِن کی فوج کی تعداد ۱۳۰۰۰۰ جوان ہے ٭

رقبہ ۱۰۳۷۴۸ میل مربع - قسمتین ۱۰ - ضلعے ۳۲ - آبادی ۱۸۶۸ء مین ۱۷۵۹۶۷۵۲ یعنی ۱۷۰ فی میل مربع - آمدنی ۱۸۶۲-۶۳ء مین ۳۶۰۴۹۲۳۰ روپے - خرچ ۱۵۸۶۹۲۶۰ روپے

صدر مقام - لاہور

لفٹنٹ گورنر - آنریبل سر رابرٹ ایچ ڈیوس صاحب بہادر کے سی ایس آئی

پرائویٹ سکرٹری - کپتان جرلڈ ڈی سی مارٹن صاحب بہادر

مصاحب - لفٹنٹ - جے سی کاٹلی صاحب بہادر

گورنمنٹ سکرٹری

سکرٹری - لیپل گریفن صاحب بہادر - (قائم مقام)

انڈر سکرٹری - سی ایل ٹپر صاحب بہادر - (قائم مقام)

ملیٹری سکرٹری - لفٹنٹ کرنیل بلیک صاحب بہادر
سکرٹری صیغۂ تعمیرات - میجر جنرل اے ٹیلر صاحب بہادر - سی بی - آر ای - قائم مقام
سکرٹری شعبۂ آبپاشی - لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ایچ گلیور صاحب بہادر
فنانشل کمشنر - آر ای ایجرٹن صاحب بہادر - سی ایس آئی
ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم - میجر ڈبلیو آر ایم ہالرائڈ صاحب بہادر

اودھ

سنہ ۱۸۵۶ء مین لارڈ ڈلہوزی نے، رعایا کے فائدے کی نظر سے جو ایک صدی سے اپنے حکّام کی بدانتظامی اور ظلم سے پس رہی تھی صوبۂ اودھ کو سلطنتِ انگریزی مین شامل کیا - اِسکے تین طرف ممالکِ مغربی و شمالی کا علاقہ ہے اور شمالی حد پر کوہستانِ نیپال کا سلسلہ زیرین ہے - اس کا رقبہ ہالینڈ اور بلجیم کے قریب قریب ہے

رقبہ ۲۳۹۳۰ میل مربّع - قسمتین ۴ - ضلعے ۱۲ - آبادی سنہ ۱۸۶۹ء مین ۱۱۲۲۰۲۳۲
یعنی ۴۶۹ فی میل مربّع

آمدنی سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء مین ۱۶۵۶۶۰۲۰ روپیہ - خرچ ۶۲۲۶۵۱۹۰ روپیہ

صدر مقام لکھنؤ

چیف کمشنر - آنریبل جے ایف ڈی اِنگلس صاحب بہادر - سی ایس آئی (قائم مقام)
سکرٹری - ایچ جے سپارکس صاحب بہادر (قائم مقام)
جوڈیشل کمشنر - سی کرّی صاحب بہادر

ممالکِ متوسّطہ

یہ صوبہ سنہ ۱۸۶۱ء مین ممالکِ مغربی و شمالی اور مدراس سے کچھ علاقہ علیحدہ کرکے بنایا گیا - بمبئی اور کلکتہ کے مابین جو ریل کی سڑک ہے وہ اِس مین سے ہوکر گزرتی ہے - اور اس سے

اِس ملک کی حالت جسے اب سے بارہ برس پہلے کوئی جانتا بھی نہ تھا بالکل بدل گئی ہے - جس قدر اسباب تجارت جبلپور مین ہوکر گزرتا ہے اُس قدر بمبئی کے سوا ہندوستان کے کسی شہر مین نہین گزرتا - رُوئی جو اس ملک اور صوبۂ برار کی بڑی پیداوار ہے - اب بآسانی یورُپ کی دساور کو چڑھ جاتی ہے - اِس صوبہ مین پندرہ دیسی ریاستین شامل ہین - اِن سب کا رقبہ رقبۂ ذیل کے سوا ۲۸۸۳۴ میل مربّع ہے ❊

رقبہ ۸۴۹۶۳ میل مربّع - قسمتین ۴ - ضلعے ۱۹ - آبادی ۱۸۷۲ء مین ۸۲۰۱۵۱۹ یعنی ۷۹ فی میل مربّع

آمدنی ۷۳-۱۸۷۲ء مین ۱۶۵۶۶۰۲۰ روپے - خرچ ۵۹۲۸۵۳۰ روپے

صدر مقام - ناگپور

چیف کمشنر جے ایچ مارس صاحب بہادر

سکرٹری چیف کمشنر - جے ڈبلیو نیل صاحب بہادر (قائم مقام)

جوڈیشل کمشنر - لفٹنٹ کرنیل ایچ میکنزی صاحب بہادر

برٹش برہما

یہ صوبہ خلیج بنگالہ کے مشرقی ساحل پر لمبا چلا گیا ہے مگر چوڑا بہت کم ہے - برہما کی پہلی لڑائی کے اختتام پر ۱۸۲۵ء مین اضلاع تناسرم اور اراکان اس مین شامل ہوئے اور ۱۸۵۲ء مین دوسری لڑائی کے ختم ہونے پر پیگو ملایا گیا وسعت کے لحاظ سے برٹش انڈیا مین یہ صوبہ نہایت ہی کم آباد ہے - اس کی وجہ یہ نہین ہے کہ یہان کی زمین بنجر ہے کیونکہ جس علاقہ مین دریاے ایراوتی بہتا ہے وہ اور جہان وہ دو شاخ ہوکر سمندر مین گرا ہے وہ ازبس زرخیز ہے - بلکہ سڑکون کا نہونا کم آبادی کا موجب ہے اِس بات سے گورنمنٹ بخوبی واقف ہے اور اِس احتیاج کے رفع کرنے کی سعی اور کوشش کر رہی ہے ❊

رقبہ ۸۸۳۶۴ میل مربع - قسمتین ۳ - ضلعے ۱۵ - آبادی سنہ ۱۸۷۲ع مین ۲۷۴۷۱۴۸ یا ۳۱ فی میل مربع

آمدنی سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع مین ۱۳۹۲۸۳۴۰ روپے - خرچ ۶۹۹۶۶۳۴۰ روپے

مال برآمد ۳۷۷۶۹۸۰۰ روپے - مال درآمد ۱۶۸۰۲۰۲۰ روپے

صدر مقام - رنگون

چیف کمشنر - اے ریورز ٹامسن صاحب بہادر

سکرٹری چیف کمشنر - میجر سی ڈبلیو سٹریٹ صاحب بہادر

جوڈیشل کمشنر - جے ڈبلیو کوئنٹن صاحب بہادر (قائم مقام)

آسام

سنہ ۱۸۲۵ع مین برہما کی پہلی لڑائی کے بعد وہان کے بادشاہ نے صوبۂ آسام گورنمنٹ انگلشیہ کے حوالہ کیا - سنہ ۱۸۷۴ع تک یہ صوبہ صوبۂ بنگال کے لفٹنٹ گورنر کی حکومت مین شامل رہا مگر پھر علیحدہ صوبہ قرار پایا - اس کی آمدنی اور صوبون کی نسبت کم ہے - ہندوستان کے تمام اضلاع مین کچھار اور سلہٹ چاء کی پیداوار کے لیے نہایت مشہور اور عمدہ ضلعے ہین سنہ ۱۸۷۲ع مین یہان ۱۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ چاء پیدا ہوئی ؎

رقبہ ۵۲۰۰۰ میل مربع - قسمت ۱ - ضلعے ۱۱ - آبادی ۲۹۲۶۹۹۲ یا ۶۰ فی میل مربع

صدر مقام - گوالپاڑہ

چیف کمشنر - کرنیل آر ایچ کیٹنگ صاحب بہادر - وی سی - سی ایس آئی

سکرٹری کمشنر - ایچ لٹان جانسن صاحب بہادر

جوڈیشل کمشنر - کرنیل ڈبلیو اگنیو صاحب بہادر

اوپر کے سات صوبونکا ذکر مدراس اور بمبئی سے پہلے اس لئے کیا گیا کہ وہ ان دونو پرانے

احاطون کی نسبت گورنر جنرل باجلاسِ کونسل سے زیادہ تعلّق رکھتے ہین - مدراس اور بمبئی کی گورنمنٹون کو جو آزادی پہلے اِس ضرورت کے سبب سے حاصل تھی کہ اُس وقت گورنر جنرل کے ساتھ مراسلت کرنی ایسی آسان نہ تھی جیسی اب ہے وہ کسی قدر اب بھی حاصل ہے - گو بڑے بڑے معاملات مین انھین سکرٹری آف سٹیٹ (یعنی دبیرِ کبیرِ ہند) سے بذریعۂ گورنمنٹ آف انڈیا مراسلت کرنی پڑتی ہے لیکن اور بہت سے چھوٹے چھوٹے امورِ تفصیل طلب مین وہ براہِ راست اُن سے خطّ و کتابت کرسکتی ہین ⁂

مدراس

یہ صوبہ انگریزون اور فرانسیسون کی رزم گاہ تھا - فرانسیسون کی بڑی بستی یعنی پانڈیچری شہر مدراس سے صرف ۹۰ میل جنوب کو ہے - اگرچہ تینون احاطون مین لارڈ کلائو کے فتوحات تک جن سے بنگالہ کو اوّل درجہ کی عظمت و وقعت حاصل ہوئی یہ احاطہ سب پر فائق رہا تو بھی سنہ ۱۸۰۱ع تک وسعت مین کم تھا - مگر اُسوقت کرناٹک کے شامل ہونے سے قریب قریب حال کی وسعت کو پہنچ گیا - یہ صوبہ برطانیۂ کلان اور آئرلینڈ دونو کے مجموعہ سے بڑا ہے - تجارتی اغراض کے لحاظ سے دنیا کا کوئی شہر ایسا نہین جس کی بندرگاہ مدراس کی بندرگاہ سے بُری ہو حقیقت یہ ہے کہ یہان بندرگاہ ہے ہی نہین - اور ماسوا اسکے اِس احاطہ کے ساحل پر جو ۱۷۰۰ میل لمبا ہے - ایک بھی اچھی قدرتی بندرگاہ نہین - گورنر کی اعانت اور صلاح و مشورہ کے لئے تین ممبرون کی ایک کونسل اور واضعانِ قوانین کی ایک مجلس مقرّر ہے ⁂

رقبہ ۱۳۹۶۹۸ میل مربّع - قسمتین ۳ - ضلعے ۲۱ - آبادی سنہ ۱۸۷۱ع مین ۳۱۵۹۷۸۷۲ یعنی ۲۲۶ فی میل مربّع - آمدنی سنہ ۱۸۷۳-۷۴ع مین ۸۱۹۹۱۱۰۰ روپے - خرچ ۶۰۴۵۳۷۸۰ روپے - مالِ برآمد سنہ ۱۸۷۳-۷۴ع مین ۲۲۴۴۶۶۸۰ روپے - مالِ درآمد ۲۹۳۲۱۹۶۰ روپے

صدر مقام - مدراس جس کی آبادی ۳۹۷۵۲۲ ہے
گورنر امیر الامرا ڈیوک آف بکنگھیم و چنڈوس صاحب بہادر
پرائویٹ سکرٹری - کپتان ہنگن صاحب بہادر آر اے
ملٹری سکرٹری - میجر جارج بر ٹی بی ہوبرٹ صاحب بہادر آر اے
مصاحب - لفٹنٹ جی آر ہرا سے صاحب بہادر

کونسل

لفٹنٹ جنرل سر نیول چمبرلین صاحب بہادر [illegible] ایس آئی کمانڈر انچیف - آنریبل ڈبلیو رابنسن صاحب بہادر سی ایس آئی - آنریبل [illegible] ایس ایس صاحب بہادر سی بی

آئین و قوانین وضع کرنے کے واسطے زائد ممبر

آنریبل ایچ ایس کننگھیم صاحب بہادر وکیل سرکار - آنریبل ڈی ایف کارمائیکل صاحب بہادر - آنریبل ڈبلیو ہڈلسٹن صاحب بہادر - آنریبل ورن بوکم رامینگر سی ایس آئی - آنریبل گوڈے نرائن گجپتی راؤ - آنریبل میر ہمایون جاہ بہادر - آنریبل جے جی کولمین صاحب بہادر - آنریبل بی پیکلے ڈین صاحب بہادر

گورنمنٹ کے سکرٹری

چیف سکرٹری - آنریبل ڈبلیو ہڈلسٹن صاحب بہادر
انڈر سکرٹری - جان سٹرک صاحب بہادر
صیغۂ مال - آنریبل ڈی ایف کارمائکل صاحب بہادر
انڈر سکرٹری ایل اے کیمبل صاحب بہادر
صیغۂ فوج - کرنیل جیمز مائیکل صاحب بہادر سی ایس آئی
صیغۂ تعمیرات - لفٹنٹ کرنیل جے ملز صاحب بہادر آر اے

ہائی کورٹ

چیف جسٹس - سر والٹر پارگن صاحب بہادر - نائٹ

جج - آنریبل ولیم ہالوے صاحب بہادر - آنریبل ایل سی انز صاحب بہادر - آنریبل جی کرنن صاحب بہادر - آنریبل جے آر کنڈرسلے صاحب بہادر وکیل سرکاری ایچ ایس کنگھیم صاحب بہادر

بمبئی [illegible]

جزیرۂ بمبئی چارلس دوم شاہ انگ[illegible] پرتگال کے جہیز میں ملا تھا - اور شاہ مذکور نے ۱۶۶۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو عطا فرمایا - اس صوبہ کا کل رقبہ ممالک جرمنی سے کچھ بہت کم نہیں - ایک ثلث میں دیسی ریاستیں ہیں اور ایک ربع میں سندھ کا غیر آئینی صوبہ اور باقی ۸۲۰۰۰ میل مربع میں خاص بمبئی کا علاقہ ہے جو ایک زمانہ میں پیشوا کی ریاست تھا - اس صوبہ کا طول ۱۰۵۰ میل ہے اور اس میں بہت سی عمدہ قدرتی بندرگاہیں ہیں باشندے زیادہ تر یعنی ۷۶ فیصدی ہندو ہیں اور ۱۷ فیصدی مسلمان - شہر بمبئی ہندوستان کی بڑی تجارتی بندرگاہ ہونے سے سال بسال رونق پکڑتا جاتا ہے - سلطنت برطانیہ میں لندن کے بعد یہ شہر سب سے زیادہ آباد ہے - بمبئی سے دوسرے درجہ پر اس صوبہ کی بڑی بندرگاہیں کراچی اور کرہ وہ ہیں - مدراس کی طرح یہاں بھی گورنر کی مدد و اعانت کے لیے تین ممبروں کی کونسل اور واضعان قوانین کی ایک مجلس مقرر ہے - سرکاری علاقہ کا رقبہ ۱۲۴۴۵۸ میل مربع - قسمتیں ۳ - ضلعے ۲۴ - آبادی ۱۶۲۲۸۷۷۴ یعنی ۱۳۰ فی میل مربع

دیسی ریاستوں کا رقبہ ۶۸۰۰۰ میل مربع - آمدنی ۹۵۸۹۵۲۹۰ روپے - خرچ ۷۳۹۰۵۳۶۰ روپے - مال برآمد بمبئی سے ۱۹۹۲۹۳۱۵۰ روپے - سندھ سے ۶۵۷۹۹۴۰ روپے - مال درآمد بمبئی میں ۱۰۲۳۵۶۸۴۰ روپے - سندھ میں

میسور اور صوبۂ برار کا کہ جن کا طرزِ حکومت وہی ہے جو علاقۂ انگریزی کا ہے مگر اُن کی آمدنی مین سے خزانۂ شاہی مین ایک حبہ داخل نہین ہوتا اور حیدر آباد کی دیسی ریاست اور راجپوتانہ اور وسطِ ہند کی بہت سی با اختیار ریاستون کا مختصر حال لکھا جاتا ہے +

صوبۂ میسور۔ ایک قطعۂ مرتفع ہے اور وسعت مین تقریباً ۲۷۰۰۰ میل مربع۔ یعنی سلطنتِ یورپ کے ایک بھگ ہے۔ یہ ہر جانب صوبۂ مدراس سے محدود ہے لیکن اس کے شمال مغرب کی طرف احاطۂ بمبئی واقع ہے۔ مہاراجہ سابق کے زمانہ مین بدنظمی پھیلی ہوئی تھی اُس کے مٹانے کے لیے ۱۸۳۱ء مین سرکار انگریزی نے اس صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا جب تک مہاراجہ صاحب حال نابالغ ہین اس وقت تک یہان سرکار ہی کا دخل رہیگا۔ ایک انگریزی افسر خاص راجہ صاحب کی تعلیم کے غرض سے مقرر ہے تاکہ اُن کو ایسی تربیت دی جاوے کہ وہ اپنی آیندہ کی ذمہ داریون کے لائق بنجاوین +

یہ صوبہ مسٹر سی بی سانڈرز صاحب بہادر سی بی چیف کمشنر کے تحت مین ہے اور کورک کی چھوٹی سی ریاست کی نگرانی اور نگہداشت بھی انہین کے سپرد ہے۔ ان دونو ریاستون مین جن اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان مین اور کہین نہین ہوتا +

برار۔ یہ صوبہ حیدر آباد کے شمال کی طرف ہے ۱۸۵۳ء مین ریاست حیدر آباد نے واسطے ادا کرنے ایک رقم کثیر کے جو سرکار انگریزی کی اُس کے ذمہ چلی آتی تھی سرکار کے حوالہ کر دیا تھا + اِس کا رقبہ ۱۸۰۰۰ میل مربع ہے۔ یہان کی روئی ہندستان کے اور مقامون کی روئی سے عمدہ ہوتی ہے۔ اِس صوبہ کی نگرانی بھی ریزیڈنٹ انگریزی مقیم حیدر آباد کے متعلق ہے ہندستان کے شاہی محاصل مین یہان کی آمدنی مین سے کچھ نہین آتا۔ نظم و نسق کے خرچ سے جو کچھ فاضل بچتا ہے گورنمنٹ نظام کے حوالہ کیا جاتا ہے +

ریاست حیدر آباد جس کے مغرب کی طرف احاطۂ بمبئی اور مشرق کی جانب احاطۂ مدراس اور ممالکِ متوسطہ ہین اُس کا رقبہ ۰۰۰۰ ۸ میل مربع ہے اور یہ ہندوستان کی با اختیار ریاستون

انڈر سکرٹری - جی سی ویٹ ورتھ صاحب بہادر (قائم مقام)

صیغۂ افواجِ بحری و برّی و صیغہ متعلق بہ خدامِ دینِ مسیحی - کرنیل جے اے ایم میگڈانلڈ صاحب بہادر

صیغۂ تعمیرات و ریل - میجر جرنیل ایم کے کینڈی صاحب بہادر - آر ای

انڈر سکرٹری (صیغۂ تعمیراتِ سرکاری) - لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو اے بیکر آر ای

صیغۂ نہر - کرنیل سی جے ہیری مین صاحب بہادر آر ای (قائم مقام)

صیغۂ ریل - لفٹنٹ کرنیل ایچ ایف ہنکاک صاحب بہادر - آر ای

ہائی کورٹ

چیف جسٹس - آنریبل سر مائکل آر ویسٹراپ صاحب بہادر

جج سر چارلس سارجنٹ صاحب بہادر - آنریبل ایل ایچ بیلی صاحب بہادر - آنریبل ایم ملول صاحب بہادر - آنریبل سی جی کیمبل صاحب بہادر - آنریبل جے پی گرین صاحب بہادر - آنریبل ریمنڈ وسٹ صاحب بہادر - آنریبل آر ایچ پنہے صاحب بہادر - آنریبل جارج اٹکن سن صاحب بہادر - آنریبل نانا بھائی ہرید اس صاحب بہادر

اجیوٹن جرنیل - بریگیڈیر جرنیل سی ٹی ایچین صاحب بہادر سی بی

کوارٹر ماسٹر جرنیل - بریگیڈیر جرنیل جی آر ایس بروز صاحب بہادر

جج ایڈووکیٹ جنرل - کرنیل سی اُوماڈ صاحب بہادر

ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کے ایم چیٹ فیلڈ صاحب بہادر - بی اے

ہندوستانِ خاص مقبوضۂ سرکارِ انگریزی کے نو صوبوں کا ذکر ہو چکا ان کی کل آمدنی کوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ روپے ہوتی ہے اور اس کے ذریعے سے سرکارِ انگریزی جو ایک غیر قوم ہے اتنی بڑی سلطنت پر جو وسعت میں روس کے سوا کل یورپ کے برابر ہے اور اس میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۴ آدمی بستے ہیں بے کھٹکے حکومت کرتی ہے - اور اپنا قبضہ جمائے اور بڑی خوبی سے انتظام بٹھائے ہوئے ہے - اب صوبہ

میسور اور صوبہ برار کا کہ جن کا طرزِ حکومت وہی ہے جو علاقہ انگریزی کا ہے مگر اُن کی آمدنی مین سے خزانۂ شاہی مین ایک حبہ داخل نہین ہوتا اور حیدرآباد کی دیسی ریاست اور راجپوتانہ اور وسطِ ہند کی بہت سی بااختیار ریاستون کا مختصر حال لکھا جاتا ہے +

صوبۂ میسور - ایک قطعۂ مرتفع ہے اور وسعت مین تقریباً ۲۷۰۰۰ میل مربع یعنی سلطنتِ یورپ بائے لگ بھگ ہے - یہ ہر جانب صوبۂ مدراس سے محدود ہے لیکن اس کے شمال مغرب کی طرف احاطۂ بمبئی واقع ہے - مہاراجہ سابق کے زمانہ مین بدنظمی پھیلی ہوئی تھی اُس کے مٹانے کے لیے ۱۸۳۱ء مین سرکار انگریزی نے اس صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا جب تک مہاراجہ صاحبِ حال نابالغ ہین اس وقت تک یہان سرکار ہی کا دخل رہیگا - ایک انگریزی افسر خاص راجہ صاحب کی تعلیم کے غرض سے مقرر ہے تاکہ اُن کو ایسی تربیت دی جاوے کہ وہ اپنی آیندہ کی ذمہ واریون کے لائق بنجائین +

یہ صوبہ مسٹر سی بی سانڈرز صاحب بہادر سی بی چیف کمشنر کے تحت مین ہے اور کورگ کی چھوٹی سی ریاست کی نگرانی اور نگہداشت بھی انہین کے سپرد ہے - ان دونو ریاستون مین جن اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان مین اور کہاین نہین ہوتا +

برار - یہ صوبہ حیدرآباد کے شمال کی طرف ہے ۱۸۵۳ء مین ریاست حیدرآباد نے واسطے ادا کرنے ایک رقم کثیر کے جو سرکار انگریزی کی اُس کے ذمہ چلی آتی تھی سرکار کے حوالہ کر دیا تھا + اِس کا رقبہ ۱۸۰۰۰ میل مربع ہے - یہان کی روئی ہندستان کے اور مقامون کی روئی سے عمدہ ہوتی ہے - اس صوبہ کی نگرانی بھی ریزیڈنٹ انگریزی مقیم حیدرآباد کے متعلق ہے ہندستان کے شاہی محاصل مین یہان کی آمدنی مین سے کچھ نہین آتا - نظم و نسق کے خرچ سے جو کچھ فاضل بچتا ہے گورنمنٹ نظام کے حوالہ کیا جاتا ہے +

ریاست حیدرآباد جس کے مغرب کی طرف احاطہ بمبئی اور مشرق کی جانب احاطہ مدراس اور ممالکِ متوسطہ ہین اُس کا رقبہ ۸۰۰۰۰ میل مربع ہے اور یہ ہندوستان کی بااختیار ریاستون

ہین سب سے بڑی ریاست ہے - نظامِ حال کی نابالغی کے زمانہ تک یہان کا نظم ونسق ایک کارکن کونسل کے سپرد ہے جس کے اعلٰے ممبر سر سالار جنگ وزیرِ ریاست ہین اور گورنمنٹ آف انڈیا اُس کی نگران ہے - کرنیل سر آر جے میڈ کے سی ایس آئی یہان کے ریزیڈنٹ ہین +

راجپوتانہ - راجپوتانہ کا بڑا نامور ملک جس کے شمال کی طرف پنجاب جنوب اور مشرق کی طرف وسطِ ہند کی باختیار دیسی ریاستین اور مغرب اور جنوب مغرب کی طرف بمبئی احاطہ واقع ہے شمال سے جنوب تک کوئی ۴۹۰ میل لمبا اور ۳۰۰ میل چوڑا ہے - اُس کا رقبہ ۱۲۳۰۰۰ میل مربع سے کم نہین - اور اُس کی آبادی تخمیناً ۸۵۰۰۰۰۰ ہے - اِس مین اٹھارہ ریاستین ہین جن کی نگرانی ایک انگریزی افسر کے سپرد ہے - جس کو گورنر جنرل کا اجنٹ کہتے ہین اُسکے ماتحت بیس افسر رہتے ہین جو پولیٹکل اجنٹ اور اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ کہلاتے ہین - رؤسا اپنی اپنی ریاستون کی حدود کے اندر دیوانی و فوجداری عدالتونکے پورے پورے اختیار رکھتے ہین - راجپوت ہندو ہین اور قوم اُن کی چھتری ہے - جن سلاطینِ اسلام نے ہندوستان کو فتح کیا تھا اُن کا اُنھون نے نہایت سخت مقابلہ کیا - اِن کا سب سے پچھلا معرکہ ۱۵۲۷ء مین سلطان بابر سے ہوا اور اُس وقت اُنھون نے آگرہ کے قریب مقام سیکری پہ شکستِ فاش کھائی - اِن ریاستون کی فوج کی تعداد ۷۰۰۰۰ مقرر ہے - گورنر جنرل کے اجنٹ کرنیل سر لوئیس پیلی صاحب بہادر کے سی ایس آئی ہین اور - اے سی لائل صاحب بہادر قائم مقام اجنٹ ہین +

وسطِ ہند کی دیسی ریاستین جنوب اور مشرق کی طرف راجپوتانہ سے ملحق ہین - اِن سب کا رقبہ اسی ہزار میل مربع ہے - اور ان کی تعداد ۷۱ ہے - گوالیار یعنی مہاراجہ سیندھیہ کی ریاست اور اندور یعنی مہاراجہ ہلکر کی ریاست اِن مین بڑی نامور ہین - اِن دو کے بانی مرہٹہ سردار تھے جنھون نے پیشوا باجے راؤ کے ماتحت ۱۷۲۰ء کے قریب

بڑا اعزاز اور فروغ پایا۔ جو خدمتی فرائض راجپوتانہ کے اجنٹ کے ہین وہی وسط ہند کے صاحب اجنٹ گورنر جنرل کے ہین ٭ جو افیون مالوہ کی افیون کے نام سے مشہور ہے وہ ریاست اندور ہی مین پیدا ہوتی ہے سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء مین اس کے محصول کی آمدنی ۲۵۴۲۷۴۰۰ روپیہ بیٹھی تھی (یہ محصول اُس پر اُس وقت لگتا ہے جب وہ علاقۂ بمبئی مین آتی ہے)

اجنٹِ گورنر جنرل۔ میجر جنرل سر ایچ ڈیلی صاحب بہادر کے سی بی

خاتمہ